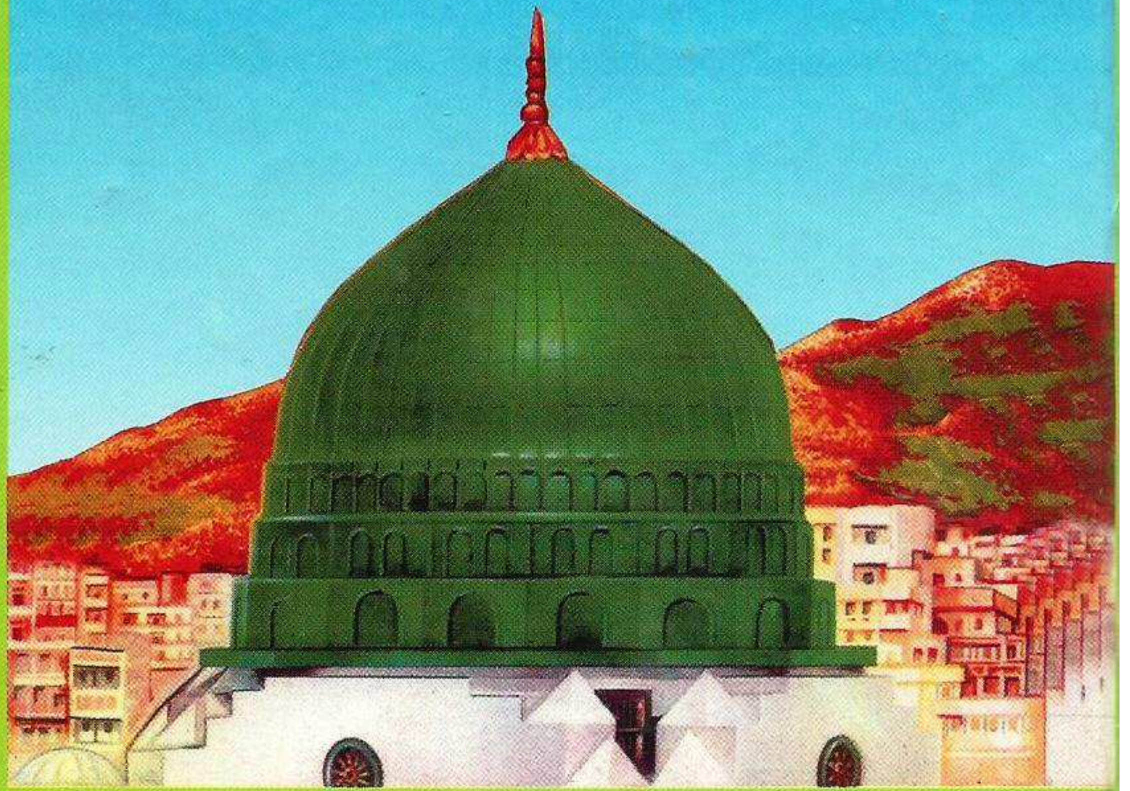
لقد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب



واقعہ میلاد شریف

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلفہ: پیر طریقت رہبر شریعت

حضرت پیر صوفی محمد عظیم قادری چشتی سہروردی

ابوالعلائی جہانگیری شکوری سعیدی

خاک پائے مرشد

واقعہ میلاد شریف

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

مولف

حضرت پیر صوفی محمد عظیم قادری

دارالعلوم قادریہ مراۃ الاولیاء رجسٹرڈ ہینسوالہ تحصیل شکر گڑھ (نارووال)

کتاب : واقعہ میلاد شریف حضور سرور کائنات ﷺ

مولف : حضرت پیر صوفی محمد عظیم قادری

کمپوزنگ : انٹر نیشنل کمپیوٹر کالج ریلوے روڈ شکر گڑھ

مطبع : شرکت پرنٹنگ پریس ۴۳ نسبت روڈ لاہور

صفحات : ۱۵۰

ہدیہ :

ملنے کا پتہ

دار العلوم قادریہ مراۃ الاولیاء رجسٹرڈ بھینسوالہ تحصیل شکر گڑھ (نارووال)

فہرست

نعت مقبول ﷺ

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

میرے دل کو درد عطا کیا

مجھے درد والا بنا دیا

تیرا شکریہ میرے دلربا

میں کروں تو کیسے ادا کروں

بلغ العلی

وہ گھڑی بھی آئے گی خواب میں

وہ دکھائیں اپنی تجلیاں

میں کہوں کہ آج حضور نے

میرا سویا بھاگ جگا دیا

بلغ العلیٰ

رخ مصطفیٰ وہ کتاب ہے

جو محبتوں کے نصاب ہے

کوئی آیا لے کے چلا گیا

کوئی عمر بھر بھی نہ پا سکا

میرے مولا تجھ سے گلا نہیں
یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے
بلغ العلیٰ

یہ عنائیتیں یہ نوازشیں
غمِ دو جہاں سے چھڑا دیا
غمِ مصطفیٰ تیرا شکریہ
مجھے مرنا جینا سکھا دیا

بلغ العلیٰ
نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں
نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہے اس کو نواز دے
یہ درِ حبیب کی بات ہے
بلغ العلیٰ

وہ خدا نہیں با خدا نہیں
وہ مگر خدا سے جدا نہیں
وہ ہیں کیا مگر کیا نہیں
یہ محبّ حبیب کی بات ہے

بلغ العلیٰ

نہ تو مجھ میں کوئی کمال ہے

نہ دخل ہے اس میں غرور

مجھے رکھتے ہیں وہ نگاہ میں

یہ کرم ہے میرے حضور

بلغ العلیٰ

جسے چاہا در پہ بلا لیا

جسے چاہا اپنا بنا لیا

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے

یہ بڑے نصیب کی بات ہے

جناب صوفی محمد رمضان قادری سعیدی عظیمی ہینسروالہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

پیش لفظ!



تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے کائنات کا خوب ترین نظام و نسق رکھا زمین و آسمان کو پیدا فرمایا اور بادلوں سے پانی برسایا اور پودے پیدا فرمائے روزی اور خوراک مقرر کردی اور نیک کاموں پر اجر عطا فرمایا صلوٰۃ و السلام ہو حضور نبی پاک ﷺ جو واضح معجزات لے کر تشریف لائے اور جن کے نور پاک

سے کائنات وجود پذیر ہوئی اور صلوۃ والسلام ان کی آل بیعت اور صحابہ کرامؓ اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر اور احسان ہے کہ اس نے اپنے حبیب پاک ﷺ کے وسیلے سے جو کرم فرمائی کی ہے اس پر جتنا شکرو سجدہ کیا جائے کم ہے کہ مجھے حضرت قبلہ عالم پیرو مرشد اشاہ محمد سعید مراۃ الاولیاء رحمت اللہ علیہ کی غلامی نصیب فرمائی اور حضرت قبلہ عالم رحمت اللہ علیہ اور انکے دست مبارک پر بیعت ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور حضرت قبلہ عالم رحمت اللہ علیہ کے پیرو مرشد حضرت عبدالشکور تاج لاولیار حمت اللہ علیہ جن مزار مبارک نیو گارڈن ٹاون بستی جیون ہانا شریف لاہور میں مرجع بندگان خدا کیلئے رشد وہدایت کا سرچشمہ ہے ان پاکیزہ نفوس کی برکت اور تعلیم وتربیت کی وجہ سے راہ ہدایت جو اس خاک راہ کو ملی ہے اس رشد و ہدایت کے صدقے حضرت پیرو مرشد اشاہ محمد سعید مراۃ الاولیاء قادری، چشتی، سہروردی ابو العلائی جہانگیری شکوریؒ نے مجھے اپنا خلیفہ مجاز بنایا اور انکی تربیت پاک کے صدقے مجھے یہ ہدایت ملی کہ یہ کتاب واقع میلاد شریف "حضور سرور کائنات ﷺ بندگان خدا تک پہنچا سکوں۔

زیادہ تر کوشش کی گئی ہے قرآن مجید اور حدیث شریف حضور پاک ﷺ اور جو بزرگ اولیائے کاملین ہم پہلے سے گزرے ہیں انکی کتابوں سے اقتباس پیش کیے ہیں۔ جنہوں نے حضور ﷺ کی خلوص دل و محبت سے اطاعت و پیروی کی جیسے کہ انکو انکے پیران عظام نے تعلیم دی جس کے صلے میں اللہ رب العزت نے جو ان کو ولایت بلند و بالا مقام عطا فرمایا ہے وہ سب پر ظاہر ہے

جیسا کہ حدیث شریف سے بات بالکل واضح ہو جاتی ہے حضور پاک ﷺ ارشاد مبارک ہے کہ لوگوں کیلئے وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو اور ان کیلئے وہی ناپسند کرو جو تم اپنے لئے ناپسند کرتے ہو۔(حوالہ مشکوۃ شریف جلد اول کتاب الایمان)۔

وما علینا الا البلاغ المبین.



مولفہ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر صوفی محمد عظیم قادری، چشتی، سہروردی، ابو العلائی، جہانگیری شکوری، سعیدی ناظم اعلیٰ انجمن اتحاد المسلمین دعوت محبت و یقین قادریہ، عظیمیہ ہینسوالہ (رجسٹرڈ) تحصیل شکر گڑھ

خاک پائے مرشد۔

۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لقد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین.

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

واقعہ میلاد شریف

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لقد جاء کم من اللہ نو ر و کتاب مبین.

ترجمہ :بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیااور روشن کتاب۔



مغز قرآں روح ایماں جان دین

ہست حب رحمت اللعالمین

تمام تعریفیں اللہ تعالےٰ کے لئے جس نے سید الانبیاء مالکِ دو سرا، شفیع روزِ جزا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مسعود کو جس نے اس امت ضعیفہ کو قوت ایمان اور نور و ہدایت سے سر فراز فرمایا، حضور کو اس وقت نبوت کا تاج

پہنایا اور نبی الانبیا بنایا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی آب و گل میں تھے اور جمیع کائنات کیلئے رسول رحمت اور طیب قلوب بنا کر امتیاز بخشا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ جو سب سے سچا صادق القول ہے حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں فرمایا۔

"اور اہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے۔ (پارہ ۱۷، رکوع ۷)

حبیب کبریا ﷺ سب گنہگاروں کا وسیلہ ہیں جن کے بارے میں خالق بر حق نے ہماری ہدایت کیلئے صاف کھول کر بیان فرمایا تا کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ ہم حضور کے دامن رحمت میں کیونکر پناہ و قرار حاصل کریں اور پھر اس طریقہ کو اپنائیں۔

ترجمہ قرآن: "اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے (پارہ ۵، رکوع ۶)

بلغ العلےٰ بکماله　　كشف الدجى بجماله

حسنت جميع خصاله　　صلوا عليه و آله

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے حضور ﷺ کا میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے حضور ﷺ کے میلاد کی تعظیم کی اس نے گویا اسلام کو زندہ کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے حضور ﷺ کا میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا گویا وہ غزوہ

بدر و حنین میں حاضر ہوا۔ حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے حضور ﷺ کے میلاد شریف کی تعظیم کی اور میلاد خوانی کا سبب بنا وہ دنیا سے ایمان کی دولت لے کر جائے گا اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو گا۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ کاش میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور میں اسے حضور سید عالم ﷺ کے میلاد شریف پڑھنے پر صرف کروں، حضرت جنید بغدادی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں جو حضور ﷺ کے میلاد شریف کی محفل میں حاضر ہوا اور اس کی تعظیم و تکریم کی تو وہ ایمان کے ساتھ کامیاب ہو گا حضرت معروف کرخی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں جس نے حضور ﷺ کے میلاد شریف کے کھانے کا اہتمام کیا اعزہ و احباب کو جمع کیا، چراغاں کیا، نئے کپڑے پہنے، خوشبو سلگائی اور عطر لگایا اور یہ سب اہتمام حضور کے میلاد شریف کی تعظیم کیلئے کیا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن انبیاء کے پہلے گروہ کے ساتھ اٹھائے گا اور وہ اعلیٰ علیین میں جگہ پائے گا۔ وحید العصر فرید رہبر حضرت امام فخرودین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص بھی گیہوں یا کھانے کی ایسی چیز جو اس کو مرغوب ہو اس پر حضور ﷺ کا میلاد شریف پڑھا تو اس میں اور ہر شے میں برکت ہو گی، جو اس کھانے پر ملادی جائے اور یہ کھانا اس وقت تک مضطرب اور بے قرار رہے گا اور اگر حضور ﷺ کا میلاد شریف پانی پر ہی پڑھا جائے تو جو شخص اس پانی کو پیئے گا اس کے قلب میں ہزار نور اور رحمتیں بھر جائیں گی اور ہزار کینے اور بیماریاں نکل جائیں گی، جس دن دل مر جائیں گے اس کا دل نہیں مرے گا اور جس شخص نے حضور کا میلاد شریف سونے اور چاندی کو

سکوں پر اور درہم و دینار پر پڑھا اور پھر ان میں دوسرے دینار ملا دیئے تو اس میں بھی برکت ہو جائے گی۔ محفل میلاد منعقد کرنے والا کبھی محتاج نہیں ہو گا اور حضور کی برکت سے کبھی تنگ دست نہیں ہو گا۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس نے اپنے دوست احباب کو محفل میلاد کیلئے جمع کیا اور کھانے کا اہتمام کیا، مکان کو خالی کیا اور احسان و اکرام کیا، خیرات تقسیم کئے اور میلاد خوانی کرائی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا اور جنت نعیم میں داخل کرے گا، حضرت سری سقطی قدس اللہ سرہ فرماتے ہین، جس نے کسی ایسی جگہ کا قصد کیا جہاں میلاد شریف پڑھا جاتا ہے تو اس نے گویا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کا قصد کیا، کیونکہ اس نے حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد ہے، ’’جس نے مجھ سے محبت کی جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔‘‘ سلطان العارفین امام جلال الدین سیوطی قدس اللہ سرہ و نور ضریحہ اپنی کتاب الوسائل فی شرح الشمائل میں فرماتے ہیں، کوئی گھر مسجد یا محلہ ایسا نہیں جس میں نبی محترم ﷺ کا میلاد شریف پڑھا جاتا ہو مگر یہ کہ فرشتے اس گھر کو مسجد یا محلّہ کو گھیر لیتے ہیں اور اس اہل خانہ پر نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحمت رضوان ان کے شامل حال کر دیتا ہے اور فرشتوں کے سردار جن کے گلے میں نوری طوق پڑے ہیں یعنی جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام بھی میلاد شریف کرانے والے کیلئے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ جس گھر میں مسلمان میلاد شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس گھر والوں سے قحط و وباء، آتش زنی و غرقابی، آفات و بلیات بغض و حسد و

نگاہِ شر اور چوروں کے خطرہ کو دور کر دیتا ہے اور جب وہ مر جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر منکر نکیر کے جواب کو آسان کر دیتا ہے، اور وہ قادر متعلق اور مالک حقیقی کے مقام صدق میں ہوتا ہے آیات قرآنی "فی مقصد صدق عند مکیك مقتدرہ"

جو حضور سید عالم ﷺ کے میلاد شریف کی تعظیم کرتا ہے اس کیلئے اتنا بیان کافی ہے جو حضور ﷺ کے میلاد شریف کی تعظیم نہیں کرتا اگر حضور ﷺ کی مدح و منقبت میں تمام دنیا بھر دی جائے تو بھی اس کے دل میں نبی کریم ﷺ کی محبت پیدا نہیں ہو گی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو ان لوگوں سے بنائے جو حضور ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں اور جو حضور ﷺ کی قدر و منزلت کو جانتے ہیں اور ہم سب کو حضور کے خاص الخاص محبین اور معتبین سے بنائے آمین یارب العالمین

وصلی الله علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آله و صحبه اجمعین

اشعار کا ترجمہ :اے میرے مولا میرے نبی محترم کا نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ ہے۔ ان کا فضل و کرم ہم پر ہمیشہ رہے۔

اے میرے مولا وہ میرے نبی کل قیامت کو، نار جہنم سے بچانے کیلئے میرے شفیع ہیں۔اے مولا وہ آفتاب سے بھی روشن تر نور ہیں۔ پروردگار عالم نے انہیں خصوصیت سے نوازا ہے۔

اے میرے مولا حضور کے فضل و کرم سے درخت بولنے لگے ان کا

چہرہ آفتاب وماہتاب سے بھی زیادہ روشن ہے۔

اے میرے مولا حضور سید عالم ﷺ آسمان سے اوپر تشریف لے گئے اور ساتوں بلند وبالا آسمانوں سے اوپر چلے گئے۔

اے میرے مولا ان کے ہاتھوں سے پانی کے چشمے پھوٹے جس سے لشکر جرار سیراب ہوگیا۔ حضور کی بینی اقدس بلند اور بانسہ کی طرف مائل تھی گویا شمشیر ہو ابروئیں نورانی تھیں۔ حضور کا رخسار مبارک سرخ گلاب کی طرح تھا اور آنکھیں سرمگیں تھیں، حضور کے بال مبارک اندھیری رات کی طرح سیاہ اور چھلکے ہوئے تھے۔ حضور کا دہانہ اقدس تنگ اور چھوٹا تھا۔ جعفری انگوٹھی کی طرح، حضور کا جسم مبارک کان سے نکلی ہوئی چاندی کی طرح سفید اور گداز تھا۔ مکڑی نے غار ثور کے منہ پر جالا تنا اور حضور کو جاہل کافروں سے چھپالیا۔ اے میرے مولا محبوب کیلئے میرا شوق بڑھ چکا ہے اور ہجر وفراق سے میرا سینہ داغ داغ ہے۔

اے میرے مولا جس نے بھی حضور پر دورد شریف پڑھا وہ رضائے الٰہی اور جنت الفردوس کے حصول میں کامیاب ہوگیا۔

اے میرے مولا رافضیوں کے نظریات کے عمل الرغم، حضور کے تمام اصحاب کرام سے راضی ہو۔ حدیث شریف حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا اور جب وہ روانہ کیئے جائیں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا اور جب خاموش ہوں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا، جب روکے جائیں

گے تو ان کی شفاعت کروں گا جب مایوس ہو جائیں گے تو ان کو بشارت دوں گا ، کرامت و بزرگی اور جنت کی کنجیاں سب میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے اپنے رب کے نزدیک سب سے زیادہ معزز ہوں گا، ہزار خادم میرا طواف کریں گے۔ گویا کہ وہ چمکتے ہوئے انڈے ہیں یا چمکار بکھیر تے ہوئے موتی اور وہ بڑے حسین جمیل ہوں گے

حضرت جبیر بن معظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

"حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بہت سے نام ہیں میں محمد ﷺ ہوں یعنی زیادہ تعریف کیا گیا۔ احمد ہوں یعنی بہت زیادہ تعریف و حمد کرنے والا۔ میں مٹانے والا ہوں، اللہ تبارک تعالیٰ میرے سبب کفر مٹائے گا اور میں جمع کرنے والا ہوں۔ میرے قدم پر سب لوگ جمع ہوں گے ، میں عاقب ہوں اور عاقب اسے کہتے ہیں جو سب سے پیچھے ہو، میں پیچھے آنے والا ہوں یعنی آخر الانبیاء ہوں، توبہ کا نبی اور نبی رحمت ہوں۔ (الحدیث)

جمال حبیب ﷺ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہ بہت دراز تھے اور نہ پستہ قد سر اقدس بزرگ تھا داڑھی گھنی تھی اور کندھے مبارک فراخ تھے، سینہ مبارک سے ناف اقدس تک بالوں کی ایک لکیر تھی، جب چلتے تو پنجے پر زور دیتے گویا کسی اونچی جگہ سے اتر رہے ہوں، حضور ﷺ کی مثل میں نے نہ پہلے دیکھا۔ نہ بعد میں۔ حضور کے سر مبارک اور ریش مبارک میں سفید بال بیس (۲۰) تک نہیں پہنچتے تھے، رنگ سفید اور روشن تھا، سر

مبارک گول سفید اور سرخی مائل تھا بینی مبارک بلند تھی آنکھیں سیاہ تھیں اور پلکیں دراز دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت، کیوں کہ حضور ﷺ خاتم النبین تھے یعنی تمام رسولوں کے آخیر میں تشریف لائے۔

سب سے زیادہ دریادل سب سے زیادہ راست گو سب سے زیادہ نرم طبع اور شریف خاندان تھے۔ جو بھی آپ کو اچانک دیکھ لیتا ہیبت زدہ ہو جاتا اور جو شخص پہچان کر یعنی مانوس ہو کر اور آپ کے مقام و مرتبہ سے واقف ہو کر ملتا جلتا آپ کا گرویدہ ہو جاتا حضور کو سراپائے جمیل بیان کرنے والا یہاں یہی کہتا پایا گیا کہ میں نے حضور انور ﷺ جیسا جمال و کمال میں صورت و سیرت میں نہ پہلے دیکھا اور نہ اب۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

لم یات نظیرک فی نظرِ مثل تو نہ شد پیدا جانا

جگ راج کو تاج تورے سر سوہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے جوتے مبارک خود مرمت کر لیتے۔ اپنے کپڑے خود سی لیتے۔ گھر میں اسی طرح کام کاج کرتے جیسے تم اپنے گھر میں کام کاج کرتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کل کیلئے کوئی چیز ذخیرہ بنا کر نہیں رکھتے تھے۔ حضور فخر عالم ﷺ کو جن فضائل و کمالات سے مخصوص فرمایا گیا تھا ان میں سے چند یہ ہیں:

حضرت آدم علیہ السلام اور جملہ مخلوق کو حضور کی خاطر پیدا کیا گیا ہے

، حضرت مولانا ظفر علی صاحب فرماتے ہیں گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا
شور نہ ہو۔ یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں تو حضو اقدس ﷺ
رات کو بھوکے سوتے لیکن صبح کو اٹھتے تو سیر ہوتے آپ کا رب آپ کو جنت میں
کھلا پیلا دیتا تھا۔ حضور اپنے پیچھے اسی طرح دیکھتے جس طرح سامنے کو دیکھتے تھے۔
حضور رات اور تاریکی میں دن اور روشنی کی طرح دیکھتے حضور ٹھوس پتھر پر چلتے تو
قدم مبارک اس میں گڑ جاتے اور قدموں کے نشان پڑ جاتے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو منتخب فرمایا اور برگزیدہ بنایا حضور ﷺ کی
آنکھیں سوتی تھیں مگر دل نہیں سوتا تھا۔ حضور ﷺ کے پسینہ کی خوشبو مشک و
عنبر سے زیادہ عمدہ تھی۔ حضور ﷺ کا سایہ مبارک زمین پر نہ پڑتا تھا اور سورج اور
چاند کی روشنی میں بھی حضور کا سایہ نظر نہیں آتا تھا اور حضور کے کپڑوں پر کبھی
مکھی نہیں بیٹھتی تھی، حضور اگر تشریف لے جاتے تو فرشتے حضور کے ساتھ
جاتے اور حضور کے پیچھے پیچھے چلتے اور حضور کے فضائل و کمالات میں سے یہ بھی
ہے کہ ہمارے پر واجب ہے کہ حضور ﷺ پر درود صلوٰۃ و سلام عرض کریں۔

ترجمہ اشعار: اے پروردگار نبی مکرمی ﷺ پر ہمیشہ درود و سلام نازل فرما
جب تک حدی خوان زمزمہ سنج رہے اور اندھیری رات میں ترنم ریز۔

اے میرے غم کے راز محبوب میرے ہجر و فراق کی مدت طویل ہو گئی
ہے اور میرا ذوق و شوق اور اشتیاق قلبی بڑھتا جاتا ہے جوں جوں ساربان نغمہ سرا
ہوتا ہے اور محبوب مکرم ﷺ کی طرف تیز تر گامزن۔

حضور مخلوقات کے سردار ہیں۔ پسندیدہ اخلاق اور شیریں کلام ہیں، ہم

غلاموں کے آقا اور حق تعالیٰ کے محبوب ہیں اور ایسے سر بستہ از ہیں۔ جن کے کنہ اور ماہیت کو کوئی نہیں پا سکا۔

میری جان اس محبوب پر فریفتہ ہے، جو حسن تخلیق کے ماہ کامل (طہ) کان ملاحت اور جان صباحت ہیں۔ قریب ہے کہ حضور کی بدولت میرے دل کا زخم بھر جائے اور غم کافور ہو جائے۔ مجھے یقین ہے کہ میرے گناہوں کے ذخیرے اور میرے کرب کے ازالے کیلئے آپ کافی ہیں۔ میری عقل منتہائے پرواز۔ رب العالمین۔ آپ پر صلوٰۃ و سلام نازل فرمائے میں اپنی ہر حرکت پر اور سکون میں آپ پر پاکیزہ ترین درود پڑھتا رہوں اور جو نیک خیال میرے دل میں آئے اور جو ترنم ریزی میں کروں۔ اس میں بھی آپ پر درود سلام پڑھا کروں۔

حضور شافع یوم انشور ﷺ کے معجزات اور خصائص

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور شفع یوم انشور ﷺ کے معجزات قیامت تک جاری و ساری رہیں گے جب کہ دیگر تمام انبیاء علیھم السلام کے معجزات اپنے اپنے وقت میں ختم ہو گئے۔ اب وہ صرف تاریخ کا حصہ ہیں۔ حضور سراپا نور ﷺ کے منجملہ معجزات میں سے چند یہ ہیں۔ حضور ﷺ کے دست مبارک میں کھانا تسبیح کرتا تھا جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں فرمایا کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے اور ساتھ ہی کھانے کی تسبیح بھی سن رہے تھے۔ پتھر حضور ﷺ کو سلام کرتا تھا جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں مکہ میں ایک ایسے پتھر کو جانتا ہوں۔ جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کہتا تھا اور میں اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔ درختوں نے حضور کو سلام کہا اور کلام کیا۔

چاند شق ہوں پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں
بارک اللہ مرجع عالم ہیں سرکار

(اعلی حضرت بریلویؒ)

جیسا کہ حضرت علی ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ہم رکاب تھا ہم جہاں جاتے تھے اور جو پہاڑ یا پتھر سامنے آتا حضور ﷺ کو سلام عرض کرتا۔

الصلواۃ واسلام علیك یا رسول اللہ

خشک تن خرما یعنی استنِ حنانہ نے حضور ﷺ کے شوق ہجر و فراق میں گریہ وزاری کی اور حضور کی انگشتان مبارک سے پانی کے فوارے جاری ہو گئے۔ حضور ﷺ کی برکت سے زمین سے پانی کے چشمے پھوٹے اور حضور کی دعا سے تھوڑا کھانا زیادہ ہو گیا۔ حضور ﷺ کے معجزات میں مردوں کو زندہ کرنا اور ان کا حضور ﷺ سے کلام کرنا شامل ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے والدین کو حضور ﷺ کی بدولت زندہ کر دیا اور وہ آپ پر ایمان لائے قربطی نے تذکرہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں بچوں کا کلام کرنا حضور کی نبوت کی گواہی دینا بھی حضور سید عالم ﷺ کے معجزات سے ہے۔ روایت آیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور

سرور کائنات ﷺ ایک جنگل میں کھڑے تھے کہ اتفاقاً وہاں ایک اعرابی آگیا اور کہنے لگا اس کا کیا ثبوت ہے کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تمہیں کس قسم کا ثبوت درکار ہے اس نے عرض کی کہ اگر وہ کھجور کا درخت جو دور جنگل میں کھڑا ہے آپ کی رسالت کی گواہی دے دے تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ حضور نے فرمایا تو اس درخت کے پاس جا کر کہہ کہ تجھے اللہ کے رسول نے بلایا ہے۔ وہ اعرابی دوڑتا ہوا گیا جوں ہی درخت نے فرمان نبوی ﷺ سنا تو اپنی جڑوں کو زور سے ہلایا۔ اور زمین کو چیرتا ہوا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور عرض کرنے لگا۔ **الصلواة واسلام عليك يا رسول الله.**

یہ سنتے ہی اس اعرابی نے کلمہ طیبہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ حضور ﷺ ابتدا میں مسجد نبوی ﷺ میں کھجور کی ایک لکڑی کے ستون سے کمر مبارک لگا کر واعظ فرمایا کرتے تھے۔ بعد میں منبر ہو الیا اور اس پر کھڑے ہو کر وعظ فرمانا شروع کیا تو وہ ستون بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگا۔ حضور ﷺ نے اسے کلیجہ سے لگا لیا اور اس سے رونے کی وجہ پوچھی۔ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کی تشریح فرمائی ہے۔

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون

گفت جانم از فراقت گشتہ خون

مسند من بودم زا من تافتی

بر سرِ سبز تو مسند ساختی

اس ستون نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کے ہجر و فراق میں میرا

خون ہوا چاہتا ہے پہلے حضور مجھ سے ٹیک لگا کر وعظ فرمایا کرتے تھے اب حضور منبر پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا منبر ہونا ضروری ہے۔ اب تو ہی بتا کہ اس محبت کا تمہیں کا کیا بدلہ دیا جائے۔

گر تو میخواہی ترا نخلے کنند

شرقی و غربی ز تو میوہ چنند

اگر تو چاہے تو تجھے ابھی ہرا بھرا درخت بنا دیتے ہیں کہ قیامت تک مشرق و مغرب کے آنے والے تبرک سمجھ کر تیرا میوہ کھاتے رہیں اور اگر تو چاہے تو تجھے جنت میں پہنچا دیں۔ ستون نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں وہ بات اختیار کرتا ہوں جو ہمیشہ رہے۔ چنانچہ اس ستون کو مردہ آدمیوں کی طرح زمین میں دفن کر دیا گیا اور وہ قیامت کے دن مدینہ شریف کے مسلمانوں کی طرح اور جنت میں داخل ہوگا۔

ایمان کی تین قسمیں ہیں: میثاقی، فطری اور تبلیغی۔

یہ ہر دو ایمان حضور ﷺ کے والدین کو میسر تھے رہا ایمان تبلیغی تو عہد فترت میں پیدا ہونے کے باعث اگرچہ اس کے مکلّف نہ تھے لیکن حضور ﷺ کا یہ خاص معجزہ ہے۔ کہ حضور کی خواہش پر انہیں زندہ کیا گیا اور حضور ﷺ نے انہیں تبلیغ فرمائی۔ جسے انہوں نے قبول فرما لیا اور ایمان تبلیغی سے بھی بہرور ہوئے۔ (افادات سید ابو البرکات)۔

حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ مثنوی شریف میں یہ حدیث نظم کی ہے کہ ایک مرتبہ رسول مقبول ﷺ ایک گاؤں میں تشریف لے گئے جہاں ایک

عورت حضور کو ازمانے کے لئے کہ واقعی آپ خدا کے سچے نبی ہیں۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کی گود میں ایک شیر خوار بچہ تھا جو ابھی بولنا نہیں جانتا تھا۔ وہ عورت اس بچے کو لئے حضور ﷺ کی خدمت پہنچی تو بچہ نے سر گود سے نکالا اور کہا۔

گفت کو دك سلم الله علیه

یا رسول الله قد جئنا الیك

بچہ کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں آپ پر اللہ کا سلام ہو۔ بچہ کو یوں بولتا دیکھ کر عورت متعجب ہوئی اور حیرت کے ساتھ اس سے پوچھنے لگی تجھے بات کرنا کس نے سکھایا۔ تجھے بولنا کس طرح آگیا۔ تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور تو نے کیسے سیکھا کہ تجھے انہیں سلام کرنا چاہئیے۔ بچہ نے جواب دیا۔

گفت حق آموخت وآنگہ جبرائیل

دربیاں با جبرائیل من رسل

مجھے خدا نے سکھایا اور اللہ کے فرشتہ جبرائیل نے مجھ سے کہلوایا بچے کا یہ جواب سن کر رسول اللہ ﷺ نے پیار کے ساتھ اس سے پوچھا۔ میاں تمہارا نام کیا ہے۔

گفت نامم پیش حق عبدالعزیز

عبد عزای پیش ایں یکمشت نیز

یعنی میرا نام اللہ کے ہاں تو عبدالعزیز ہے مگر میری ماں نے میرا نام

عبد العزیٰ رکھ لیا ہے۔ دراصل عزیٰ ایک بت کا نام ہے جس کی وہ عورت پوجا کرتی تھی۔ اور جہالت ونادانی سے اپنے بچے کو اس بت کا بندہ سمجھ کر اس کا نام عبد عزیٰ یعنی عزیٰ کا بندہ رکھا تھا مگر بچہ نے اس بیزاری کا اظہار کیا اور عرض کی۔

من زعزیٰ پاک وبیزار و بری

حق آنکہ ودات ایں پیغمبری

کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ میں تو عزیٰ سے بیزار ہوں مجھے اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں یعنی خدا یقیناً وہی ہے جس نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔

الصلواة واسلام عليك يا رسول الله

حضور ﷺ تریسٹھ ۶۳ برس کی عمر پائی۔ حضور ﷺ تمام انبیاء کرام سے اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ اطاعت کرنے والے اور فرمانبردار تھے۔ بارہ ربیع الاول شریف پیر کے دن مبارک کو پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے دست انور پر روشن معجزات ظاہر فرمائے ان میں چار سو معجزات ایسے ہیں جو اکثر لوگوں کو معلوم ہیں۔ بارہ معجزات حضور کے گھر میں ظہور پذیر ہوئے اگر ہم ان کا ذکر کریں تو یہ کتاب طویل ہو جائیگی۔ ایسے معجزات اسی نبی کے ہو سکتے ہیں جو تمام بنی نوع انسان اور تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہو۔

ترجمہ اشاعر: اے کھیا والے اے کھیا والے محمد ﷺ کی کما حقہ ہو نعت خوانی میرے لئے بہت مشکل ہے۔ محبوب جان نے میری ہوش و فرد کو شکار کر لیا ہے۔ کہ شاید رات کو میں اپنے محبوب کی زیارت کر لوں جو نہایت ہی خوبرہ اور روشن جبیں ہے۔ اسی کی روشنی میری آنکھوں کی زینت ہے۔ میں

طواف کوئے یار کروں گا اور محبوب کا نقش پا اپنی آنکھوں پر ملوں گا صبح کو نبی مختار ﷺ کی قبر شریف کی طرف چلو جو مرکز انوار ہے اور ہمیں بہت ہی محبوب ہے۔ اور عرض کرو۔ اے ہادی برحق ﷺ میرا دل حضور کی طرف مائل ہے اور حضور ﷺ کی محبت میرا سرمایا آخرت ہے۔ میری طرف نگاہ کرم فرمائیے ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام بڑے سعادت مند اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجد د شرف کے مالک ہیں اور حضور ﷺ سب سے سعید و خوش بخت ہیں ۔اور میں حضور ﷺ کی ثناخوانی کرتا ہوں۔ جو بڑی شان کے مالک ہیں اور جن کا نور ہر سو جلوہ گر ہے۔ حضور ﷺ صدق نیت کے ساتھ قرآن لے کر آئے ہیں۔ مقام ابراھیم علیہ السلام تعظیم کی جگہ جہاں میں اپنے رب سے حسن نیت کے ساتھ دعا کرتا ہوں۔ اور سعی کرنے کی جگہ چلو اور میرے ساتھ مل کر سات دفعہ طواف کرو۔ میرا تو ارادہ ہے کہ آنکھوں کے بل دیارِ حبیب ﷺ کو چلوں۔ میں چاہتا ہوں کہ گنبد خضرا علیہ الصلوٰۃ اسلام کیزیارت کا شرف حاصل کروں اس کے انوار تجلیات کا مشاہدہ کروں ۔ اور کہوں اے ہادی برحق ﷺ میری شفاعت کیجئے۔ آپ کی شفاعت میرے حق میں قبول کی جائے گی۔ اپنے اصحاب اور آل اصحاب کے طفیل در اقدس پر کھڑے ہو کر میری محبت و سلامتی کیلئے دعا کرو۔ اعلیٰ حضرت بریلویؒ فرماتے ہیں ہیں۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

کعبہ تو دیکھ لیا اب کعبے کا کعبہ دیکھو

آب زم زم پیا خوب بجھائیں پیاسیں

آؤ جو وشہ کوثر کا بھی دریا دیکھو

رقص بسمل میں اے امید بہاریں دیکھیں

ابر رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا

میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

حضرت حسن ابن احمد الکبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالےٰ نے نور محمد ﷺ کو رحمِ مادر میں منتقل کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے دل میں نکاح کی تحریک پیدا کر دی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ ماجد سے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میری طرف سے کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجیں۔ جو صاحب حسن و جمال ہو قد آور اور معتدل اعضاء کی ہو خوش رو اور باکمال ہو اور عالی حسب و نسب ہو والدہ محترمہ نے فرمایا جان مادر تیری خواہش کا احترام کیا جائے گا چنانچہ انہوں نے قریش کے قبیلوں اور عرب کی دوشیزاؤں کو گھوم پھر کر دیکھا ان میں صرف آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہ ان کے دل کو لگیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا امی جان ایک بار پھر انہیں اچھی طرح دیکھ لیجئے۔ لہذا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ دوبارہ آگئیں۔ اور دیکھا کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے چہرہ اقدس سے نور ہویدہ ہے اور وہ روشن ستارہ کی طرح چمک رہی ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شادی کے سلسلہ میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو ایک اوقیہ چاندی، ایک اوقیہ سونا ، ایک سو اونٹ اتنی ہی تعداد میں

گائیں اور بکریاں پیش کیں اسی طرح بہت سے جانور ذبح کیئے گئے اور بہت زیادہ کھانا تیار کیا گیا اور یوں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خلوت کی اور یہ جمعہ کی رات تھی روایت میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رجب المرجب کے مہینے میں شب جمعہ اپنے محبوب ﷺ کو حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اطہر میں منتقل فرمانے کا ارادہ کیا تو اس رات جنت کے خازنوں فرشتے رضوان کو حکم دیا کہ جنت الفردوس کے دروازے کھول دے اور ایک منادی کرنے والے نے آسمانوں اور زمین میں ندا کی۔ آگاہ رہو کہ وہ نور مکنون اور ستر مخزون جس سے نبی ہادی ﷺ ظہور فرمائیں گے۔ آج کی رات اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اقدس میں قرار پا گیا ہے۔ جہاں نور محمدی ﷺ کی خلقت بشری کی تکمیل ہو گی اور وہ تمام بنی نوع انسان کیلئے بشیر و نظیر بن کر ظہور فرمائیں گے۔ صلی اللہ علیہ وسلم بکرۃً و اصیلاً۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی آل و اصحاب پر صبح و شام صلوٰۃ و سلام نازل فرمائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس رات رسول ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حمل میں آئے اس رات یہ معجزہ رونما ہوا کہ قریش کے تمام جانور کلام کرنے لگے اور بول اٹھے کہ اللہ کے رسول ﷺ حمل مادر میں تشریف لے آئے ہیں رب کعبہ کی قسم! وہ اہل دنیا کے امام اور ان کیلئے ہدایت کا روشن چراغ ہیں۔ عرب و عجم کی تمام بادشاہوں کے تخت اوندھے ہو گئے ابلیس اللہ اس پر لعنت کرے بھاگتا ہوا سیدھا جبل ابو قبیس پہنچا اور وہاں زار و قطار رونے لگا اور چیخنے چلانے لگا جسے سن کر ہر طرف سے شیاطین دوڑتے ہوئے آئے اور اس کے ارد گرد جمع ہو گئے اور

پوچھنے لگے تجھے کیا ہو گیا کہ تو نے چیخنا چلانا شروع کر دیا ابلیس نے بعد حسرت و یاس کہا ستیاناس ہو تمہارا نبی آخر الزماں ﷺ کا زمانہ ظہور قریب آ گیا ہے جو کفار کا بہت زیادہ خون بہائیں گے اور انہیں انتہائی ذلیل و خوار کریں گے جن کے ساتھ ہو کر فرشتے بھی لڑیں گے جب سے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا حاملہ ہوئی ہیں ہم تباہ و برباد ہو کر رہ گئے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ مکہ کی تمام عورتیں اس ماملہ میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا پر حسد کرتی تھیں اور سو عورتیں اسی حسرت و افسوس میں مر گئیں کہ وہ حضور کے حسن و جمال سے محروم رہیں اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی میں وہ نور محمدی ﷺ جلوہ گر تھا جس کے باعث عورتیں آپ پر فریفتہ ہوا چاہتی تھیں۔ جب یہ نوار اقدس محمدی ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن اقدس میں آیا تو مشرق کے جانور مغرب کے جانوروں کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اور اس طرح سمندر کے جانوروں نے بھی ایک ایک دوسرے کو خوشخبریاں دیں اور حضور ﷺ کے ظہور قدسی کی بشارت دینے لگے۔

حضور ﷺ کے ہر مہینے ایک ندا آسمان میں اویک زمین میں دی کہ خوشخبری ہو کہ ابو القاسم محمد مصطفےٰ ﷺ کے ظہور کا وقت قریب ہے جن کے دم و قدم سے چمن عالم میں بہار آئے گی اور ہر طرف یمن و برکت کا دور دورہ ہو گا۔

ایک عاشق رسول اللہ ﷺ نے ولادت باسعادت کا تذکرہ ان محبت بھرے الفاظ میں کیا ہے!

ملائکہ آمنہ خاتون کو مژدہ سناتے تھے

ابو القاسم محمد مصطفٰے تشریف لاتے ہیں

حبیب اللہ کی ام القریٰ میں آمد آمد ہے

شواہد قدرت حق کے خلائق کو دکھاتے ہیں

اگر کعبہ کی دیواریں کریں سجدہ عجب کیا ہے

کہ مصداق دعائے حضرت ابراہیم آتے ہیں

فرشتے منتظر تھے آمنہ خاتوں کے گھر میں

کہ اب حضرت جمال حق نما اپنا دکھاتے ہیں

حرم سے تا بہ ملک شام روشن ہے زمین یکسر

کہ دار الملک جن کا شام ہے وہ شاہ آتے ہیں

حضرت نبی کریم ﷺ کے عجائبات ولادت ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یوں بیان فرماتی ہیں کہ مکہ میں ایک یہودی رہتا تھا جس رات نبی مکرم محبوب معظم ﷺ نے اس خاندان ارض کو اپنے جمالِ پاک نور سے منور فرمایا اس یہودی نے پوچھا اے گروہ قریش کیا آج تمہارے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے ، سامعین نے لاعلمی کا اظہار کیا تو اس نے کہا جاؤ دیکھو کہ اسی رات نبی آخر الزمان ﷺ جلوہ گر ہوئے ہیں جن کے کندھوں کے درمیان ایک نشانی ہے۔ یعنی مہر نبوت ہے چنانچہ وہ اپنے اپنے گھروں کو لوٹے اور اس بارے میں دریافت کیا تو ان کو بتایا گیا کہ عبد المطلب کے بیٹے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے یہ سن کر یہودی حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت

آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کو نکال کر ان کے سامنے پیش کیا۔ جب یہودی نے وہ نشانی یعنی مہر نبوت دیکھی تو غش کھا کر گر پڑا۔ جب اسے افاقہ ہوا تو کہنے لگا۔ اے گروہ قریش نبوت بنی اسرائیل سے رخصت ہو گئی۔ ہاں اللہ کی قسم یہ بچہ تم پر غالب آئے گا۔ اس کا چرچہ مغرب سے مشرق تک ہو گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ جب حمل کو چھ مہینے گزر گئے تو خواب میں کوئی میرے پاس آیا اور مجھ سے مخاطب ہو کر کہا بے شک آپ کے حمل اقدس میں رسولوں کے سردار ہیں۔ جب پیدا ہوں تو ان کا نام رکھنا محمد ﷺ اصحابہ وسلم اور اپنی حالت کو پوشیدہ رکھنا۔ اشعار کا ترجمہ۔ یا رسول یاجدالحسین۔

اے اللہ کے رسول معظم۔ اے حسین کے نانا محترم اور اے حرمین کے امام میری شفاعت فرمائے۔ نانا کے بعد میرے والد تمام مخلوق میں اللہ کے محبوب ہیں اور میں وہ بہترین افراد کا بیٹا ہوں انہوں نے لڑکپن اور جوانی کے عالم میں اللہ کی عبادت کی جب کہ قریش اس وقت بتوں کی پوجا کرتے تھے قریش اس وقت لات اور عزی کی پوجا کرتے تھے جب علی حرمین کا طواف کیا کرتے تھے ۔ یہ حقیقت ہے کہ میری والدہ زہرہ ہیں اور میرے والد علم کے وارث ہیں اور جن وانس کے آقا ہیں میرے والد آفتاب اور والدہ مہتاب ہیں اور میں ستارہ ہوں اور آفتاب اور ماہتاب نجابت کا بیٹا ہوں۔ چاندی سونے سے جدا ہوتی ہے۔ اور میں وہ چاندی ہوں جو سونے سے نکلا ہوں کون ہے۔ جس کا باپ میرے حیدر کی طرح ہو جنہوں نے بدر وحنین میں جنگ کی کون ہے جس کی ماں میری

ماں فاطمہ کی طرح ہو جو رسول مختار ﷺ کی جگر گوشہ اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں کون ہے جس کا چچا میرے چچا جعفر طیار کی طرح ہو۔ جن کا ذوالجناحین تھا جو ماں باپ دونوں کی طرف سے صحیح نسب تھے۔ کون ہے جس کا نانا میرے نانا محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرح ہو جو دونوں جہانوں کے سردار اور ظاہر و باطن کی تاریکیوں کو دور کرنے والے نور ہیں۔ ہم پانچوں اصحاب عباء ہیں اور مشرق و مغرب کے مالک ہیں ہم ہیں کہ جبرائیل ہمارے چھٹے گھر والے ہیں اور کعبہ اور دونوں حرم ہمارے ہیں۔ ہم نبی مختار ﷺ کے اہل بیت ہیں اپنی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی کر لو کہ کل قیامت کو حسین ہی کے ہاتھوں سے حوض کوثر سے سیراب ہو گے۔ دوسری حدیث پاک میں ہے جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ اپنی بہترین مخلوق اور برگزیدہ ترین بندے کو پیدا فرمائے اس خاندان ارضی کو ظلمت و جہالت کے دور دورہ کے بعد نور محمدی ﷺ سے منور فرمائے۔ فسق و فجور کی گندگی اور گناہوں سے پاک فرمائے اور معبودان باطلہ اور بتوں کو ملیامیٹ کر دے۔ تو طاؤس الملائکہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے آسمانوں میں اور حاملان عرش کے نزدیک سدرۃ المنتہیٰ اور جنت ماویٰ میں اعلان فرمایا : آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کی بات پوری ہو گئی۔ حکمت خداوندی انجام کو پہنچ گئی اور اس وعدہ الٰہی کا پورا ہونے کا وقت آ گیا جو اس نے نبی آخر الزمان ﷺ کے ظہور کے بارے میں کہا تھا جو بشیر و نذیر اور سراج و منیر ہوں گے۔ یعنی کہ جنت کی بشارت دینے والے جہنم سے ڈرانے والے اور ہدایت کے روشن چراغ ہوں گے۔ قیامت کے ہولناک دن شفاعت فرمانے والے اور مقبول الشفاعہ ہوں گے جو نیکی کا حکم دیں

گے برائی سے منع کریں گے۔ صاحب امانت ودیانت اور صاحب حفاظت وصیانت ہوں گے خدا کی راہ میں حق جہاد ادا کریں گے اللہ کے بہترین بندے اور کائنات ارض وسماوی میں اللہ کا نور ہوں گے کہ کائنات ان ہی کے دم قدم سے منور ہوگی جن پر اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو ختم کر دیا اور جنہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنایا ہے اور احمد۔ محمد۔ طٰہٰ اور یٰسین کے پیارے پیارے ناموں سے موسوم کیا ہے۔ گنہگاروں کے بارے میں ان کو شفاعت کا حق دیا ہے اور جن کے دین اور شریعت کے ساتھ تمام ادیان سابقہ اور پہلی شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ ﷺ کی روایت میں آیا ہے کہ جبرائیل امین علیہ السلام کی ندائے سرور سن کر تمام کے تمام ملائکہ حمد و ثنا کرنے لگے اور جنت کے دروازے کھول دیئے گئے، جہنم کے دروازے بند کر دیئے گے۔ جنت کے درخت بارور ہو گے اور پھولوں پھلوں سے لد گے، حور وولدان خوشبو میں بس گئے جنتی پرندے طرح طرح کے گیت گانے لگے اور جنت کی نہریں شراب وشہد اور دود ھودھ سے معمور اور لبریز ہو کر بہنے لگیں شاخوں پر بیٹھے ہوئے پرندے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرنے لگے فرشتے ایک دوسرے کو نبی مختار آقائے نامدار محمد مصطفی ﷺ آمد آمد کی خوشخبریاں دینے لگے آپ پر اس وقت تک درود و سلام ہو جب تک بادشاہی اللہ عزیز و غفار کے لئے ہے تمام پردے اور حجاب اٹھا دیئے گئے اور علام الغیوب نے حوران فلک کو اپنی تجلی سے نواز اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے اور وہ سختیوں کو دور کرنے والا ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ جب جبرائیل علیہ السلام اہل آسمان سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ ایک لاکھ فرشتوں کو

لے کر زمین پر اترو۔ پھر یہ فرشتے زمین کے تمام گوشوں میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر جزیروں اور سمندروں اور تمام اطراف عالم میں پھیل جائیں یہاں تک کہ ساتوں زمینوں کے باشندوں اور مستقر حوت جہاں مچھلی ٹھہری ہوئی ہے کے رہنے والے سب کو حضور ﷺ کی تشریف آوری کی بشارت دیں جو اس بشارت کو قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پاک وصاف اور پرہیزگار بنا دے گا۔ (ترجمہ) اے اللہ ہمیں اپنے پیارے محبوب سید المرسلین ﷺ کے صدقے میں مقبولین پر درود و سلام نازل فرما:

ترجمہ اشعار: اے اللہ اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود نازل فرما جو نبی مرسل اور محبت کے بحر ناپیدا کنار ہیں۔ یہ امر کس قدر تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے کہ حضور ﷺ کی شان کنہ مخفی ہے اور یہ صرف ارباب معرفت پر ہی منکشف ہو سکتی ہے۔ موجودات میں سوائے ایک کے اور کوئی نہیں لیکن شدت صفاء کے باعث محبوب ہے۔ تمام کائنات کی اصل ایک نقطہ تعین ہے جس سے حروف کا ظہور ہوا۔ پھر یہ حرف کلمہ بن گئے اور ان کی حالت یوں ہو گئی جیسے اندرونی اعضائے شکم قریب قریب اور ایک دوسرے کے ساتھ پیوستہ اور نظام عنصروی میں باہم مربوط ہوتے ہیں۔

اگر آپ کہیں کہ خارج میں کچھ بھی موجود نہیں تو ہم کہیں گے ہاں یہ صحیح ہے کیونکہ نور محمدی کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ اسی حقیقت میں گم ہے۔ اور اگر آپ کہیں کہ خارج میں موجود ہیں تو سائل کہے گا کہ اگر اشیاء خارجہ کا وجود حقیقی ہے تو پھر بتاؤ کہ وہ فنا کیسے ہو جاتی ہیں حاسد نے بہت چیخ و پکار کی اور اس سے اللہ

کی پناہ نہ مانگی اور ملامت کرنے والے نے ملامت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور انصاف سے کام نہیں لیا۔ اے ملامت میں اپنا زور بے جا صرف کرنے والے تیرے اور میرے درمیان یہ چیز حائل ہو گئی ہے کہ تو حقیقت حال سے بے خبر ہے یعنی عشق کی شمع میرے سینے میں فروزاں ہے جس کے سوز سے تو ناواقف ہے۔ مجھے آتش بد اماں پسلیوں کی کیا پرواہ ہے اور نہ ہی مصیبت عشق کی جس کی آگ ابھی تک ٹھنڈی نہیں ہوئی یہ چیزیں میرے عشق کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتیں۔ اور مجھے ان آنسوؤں کی کیا پرواہ ہے جو مسلسل بہہ رہے ہوں اور پلکیں ابھی تک نہیں جھپکیں ہیں۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ عاشق بغیر مشقت و محنت جنت کی نعمتیں نہیں پائیں گے۔ تھوڑی سی مہلت دو کہ میں وہ شخص ہوں جس نے اپنے محبوب کی خاطر تمام لذائد اور دنیا کی نعمتیں چھوڑ دی ہیں جو مجھ سے سختی و عتاب سے پیش آیا ہے۔ میں نے تمام کائنات کو پس پشت ڈال دیا ہے اور میرا دل ہر وقت محبوب پر مائل اور فریفتہ ہے اور جب میں نے خوشی اور مبارکبادی کے جام پیئے اور مدامہ و فرقف دو شرابوں کے نام کا میری صفات زائل ہو گئیں۔

اور اب میرا کوئی وصف باقی نہیں رہا۔ یعنی فنائے ذاتی صفاتی مجھے حاصل ہو گئی۔ میری آنکھیں اس محبوب کے دیدار سے روشن ہو گئیں جو ظاہری اور طبعی آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔ میں کائنات کا ہیولیٰ ہی ہوں اور نورِ مصطفےٰ ﷺ کا ایک لمعہ چمک۔ اے میرے دوست ہمارے ساتھ جولا نگاہِ عشق کی طرف چلو۔ قریب ہے کہ ہم اس نازک بدن محبوب رعناء کو دیکھ لیں۔ محبوب کے راستے میں کوئی ریتیلا ٹیلا مل جائے تو وہیں ٹھہر جاؤ اور اگر خوش قسمتی سے محبوب کے

آستانہ پر پہنچ جاؤ تو وہیں بسیرا کر لو اس لئے کہ میں بہت زیادہ مشتاق دید ہوں اور غم و عشق کے باعث میرا سینہ بریاں ہے قریب ہے کہ عشق وصل ہم دونوں کو ملا دے۔

در نبی ﷺ پہ پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہو گا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے صفات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا معلوم رہے کہ حضور ﷺ رب العالمین کے رسول ہیں اور وہ پنج کلیان جن لوگوں کے اُضائے وضو روشن روشن اور منور ہو گے اور پیشانیاں چمکتی ہوں گے ان سب کے تائید ہوں گے۔ تمام انبیاء و مرسلین کے سردار ہوں گے وہ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی تک آب و گل میں جلوہ گر تھے مومنوں پر مہربان اور گنہ گاروں کی شفاعت کرنے والے اور تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کتاب مبین میں فرماتا ہے۔

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔

یعنی نبوت حضور ﷺ پر ختم ہو گئی۔ حوض کوثر مقام محمود اور لواء الحمد کے مالک ہیں اور قیامت کے دن شفاعت عظمیٰ کے منصب پر سرفراز ہوں گے۔ امام ہاشمی رسول قریش اور نبی حرمی، مکی، مدنی، ابطحی اور تہامی ہیں ظاہر میں

حضرت آدم علیہ السلام کی نسل سے ہیں نزار کی اولاد ہیں اور حسب و نسب میں ابراھیمی اور اسماعیل ہیں مگر حقیقت میں حضور ﷺ نور ہیں اور عالم قدس سے تعلق رکھتے ہیں اور حضور ﷺ کا نور قمری ہے اور زبان آپ کی عربی ہے دل رحمانی یعنی ہر وقت رحمان کی طرف متوجہ اور وطن حجاز ہے۔ جن و انس کے رسول ہیں۔ نہ بہت دراز قد تھے اور نہ پستہ قد، رنگ سفید سرخی مائل آنکھیں، گہری سیاہ بھنویں ملی ہوئے ہاتھ کشادہ ابرو پیوستہ اور بازوؤں پر ہلکے سے بال تھے روشن پیشانی آنکھیں سرمگیں ہاتھ کشادہ شانے بڑے ہتھیلیاں استوار اور ہموار قد میانہ۔ جب دوسروں کے ساتھ کھڑے ہوتے تو سب سے اونچے معلوم ہوتے اور جب چلتے تو صاف نظر آتا کہ ابر آپ پر سایہ فگن ہے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کا بہترین صلواۃ و سلام ہو۔ حضور نبی حرمین اور صاحب قاب قوسین ہیں۔ رسول رحمت عالی ہمت شفیع امت واضح البیان اور فصیح اللسان تھے۔ خوشبودار پسینہ، دلنشین و پسندیدہ کلام اور عظیم المرتبہ خوبصورت اور خوب سیرت دوربین نگائیں جن کے لئے حجاب اور پردہ نہیں تھا۔ یعنی ہر شے آپ کی نگاہ اقدس کے سامنے تھی (ترجمہ حدیث)۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں تحقیق اللہ نے میرے لئے دنیا کو بلند کیا میں اس کو اور اس میں ہونے والے آئندہ قیامت تک کے امور واقعات کو اسی طرح دیکھ رہا ہوں جس وقت گویا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں (الحدیث)

حضور ﷺ تمام مخلوق سے زیادہ حسین و جمیل شریں کلام، سلام میں ابتدا کرنے والے اسلام کے رکن رکین ملک علام اللہ تعالیٰ کے رسول آپ

ﷺ پر جلال واکرام کے مالک شہنشاہِ حقیقی کی صلوٰۃ السلام اور رحمتیں ہوں۔

پھرے زمانے میں چار جانب نگاہ یکتا تمہی کو دیکھا

حسین دیکھے جمیل دیکھے ولے کہ تم سا تمہی کو دیکھا

حضور فخرِ عالم ﷺ عیش و تنعم سے دور رہتے نرم و لذیذ غذائیں کم کھاتے گانے، بجانے سے نفرت کرتے۔ آگے چلنے کو ناپسند فرماتے اور مدلل گفتگو فرماتے انتہائی دانش مند اور پاکیزہ نفس، گول چہرہ سر کے بال گھنگھریالے اور رات کی طرح سیاہ؟ موئے مبارک نیچے تک دراز اور کنگھی شدہ ہوتے جب بڑھ جاتے تو کانوں کی لوؤں تک پہنچتے۔

حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

نبیوں میں نبی ایسے کہ نبی الانبیاء ٹھہرے

جسم اقدس میں دو موئے مبارک ایسے تھے جن سے مشک از فریعنی خالص کستوری کی خوشبو آتی تھی۔ اور ان کی مثال نہیں ملتی تھی ان کے علاوہ جسم نیں کوئی بال نہ تھا۔ الصلوٰۃ وسلام علیك یا رسول الله

حضور ﷺ کے جسم نازنین سے انتہائی عمدہ خوشبو آتی تھیں، جس کی نظیر کسی دوسرے انسان میں نہیں پائی گئی۔ حضور ﷺ سب سے زیادہ فراخ دل اور سخی و فیاض تھے۔ جب کوئی حضور و سے سلام اور مصافحہ کرتا تو اسے اپنے ہاتھ سے تین دن تک مسلسل جنت الفردوس کی خوشبو آتی جب مسجد کے صحن میں بیٹھے ہوتے تو جسم انور سے نور کی شعاعیں نکلتیں گویا بدر منیر طلوع ہے۔ حضور ﷺ کی پیشانی اقدس نورِ نبوت سے یوں تاباں تھی جیسے چودھویں کا چاند چمکتا ہے۔ اللہ

تعالیٰ نے آپ کو رسول کریم بنایا اور جمال بے مثال بخشا حضور کی چشمان مبارک سیاہ تھیں (حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ نے خوب فرمایا)۔

مکھ چند بدر شعشانی اے متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے مخمور اکھیں ہین مد بھریاں
اس صورت نوں میں جان آکھاں جاناں کہ جان جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں جس شان تو شاناں سب بنیاں

اعلیٰ حضرت بریلوی

تیرے خلق کو رب نے عظیم کہا
تیرے خلق رب نے جمیل کہا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا
تیرے خالق حسن وادا کی قسم

حضور ﷺ نے بدعات کا قلع قمع کیا احکام شریعت کو ظاہر فرمایا۔ اقوام جاہلیہ کا ملیا میٹ اور ملکوں کو فتح کیا۔ فراخ سینہ ہمیشہ امت کی خاطر روتے رہتے ۔ کثرت سے ذکر الٰہی کرتے۔ آسمانی خبروں کے آمین۔ بھیدوں کو چھپانے والے اور خاتم انبیاء تھے۔ حضور ﷺ کی عطاو بخششیں کی کوئی حد نہیں ظاہر و باطن میں آپ میں کوئی نقص نہ تھا۔ بھیڑیۓ اور ہرنی ایسے بے زبان جانوروں نے آپ کی نبوت و رسالت کی گواہی دی براق تعظیم و توقیر کے لئے کھڑا ہو گیا۔ حتیٰ کہ وہ اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ آیا۔ حضور ﷺ کی انگشتان مبارک سے پاکیزہ پانی

کے چشمے پھوٹے اور تشنہ لب لشکر اس سے سیراب ہوا کنکریاں آپ کے ہاتھ میں آکر بول اٹھیں۔ (اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں)

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا

تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

انگلیاں ہیں فیض کی ٹوٹے ہیں پیاسے جوم کر

ندیاں پنجاب رحمٰن کی ہیں جاری واہ واہ

اور شیر خوار بچے نے گواہی دی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے اور برگزیدہ رسول ہیں۔ حضور ﷺ امر الٰہی کو قائم کرنے والے وعدہ الٰہی کو پورا کرنے والے اور رضائے الٰہی کو ہمیشہ تسلیم کرنے والے اور اس کے حصول کے لئے ہمیشہ مستعد رہنے والے نصرت خداوندی سے سرفراز لوگوں کے عیوب پر وہ پردہ ڈالنے والے اور لغزشوں کو صحاف فرمانے والے شہوتوں کا قلع قمع کرنے والے مصیبتوں کو چھپانے والے دن کو روزہ رکھنے والے رات کو قیام کرنے والے نیکو کاروں کی مدد فرمانے والے کافروں کو مٹانے والے باغیوں اور بدکاروں کو قتل کرنے والے مصافحہ کے وقت نرمی سے پیش آنے والے تقسیم کے وقت عدل کرنے والے معاملہ کے وقت دوسروں پر سبقت لے جانے والے اور کافروں سے جنگ کے موقعہ پر شجاعت کا مظاہرہ کرنے والے تھے وندان مبارک کشادہ تھے اور ان میں فاصلہ تھا ہنستے کم اور اکثر تبسم فرماتے تھے، لب ہائے انوار سے نور چھنتا تھا دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی جس میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

ﷺ اسم گرامی اس دنیا میں محمد ﷺ ہے کہ اللہ اور اس کے ملائکہ کے ہاں محمود ہے یعنی تعریف کئے گئے ہیں نذیر ہے کہ آگ سے ڈرانے والے ہیں اور بشیر ہے کہ جنت کی خوشخبری دیتے ہیں سراج ہے کہ اپنی امت کے لئے ہدایت کا روشن چراغ ہیں مرتضٰے ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضور ﷺ پر راضی ہوگا اور امت کے حق میں آپ کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر قرآن عظیم کو نازل فرمایا حضور ﷺ نے احکام اسلام کو واضع فرمایا تبلیغ رسالت کر کے امت کی خیر خواہی فرمائی اور تادم وصال اپنے رب کی عبادت کرتے رہے۔ حضور ﷺ کی عمر شریف تریسٹھ برس تھی اور آپ اللہ کے سب سے زیادہ اطاعت گزار اور فرمانبردار تھے۔ حضور ﷺ کی پیدائش بارہ ربیع الاول کو پیر کی شب ہوئی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے دست اقدس پر معجزات باہرہ ظاہر فرمائے جو ایسے ہی نبی سے سرزد ہو سکتے تھے جو تمام بنی نوع انسان اور تمام مخلوقات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ اے اللہ حضور ﷺ پر اور حضور ﷺ کی آل پر قیامت تک صلوٰۃ و سلام نازل فرما۔

ترجمہ اشعار: محمد مصطفٰے ﷺ پر درود پڑھو جو نبی مختار اور افضل خلائق ہیں اور اپنے عہد کے ہر حال میں پورا کرنے والے ہیں ہاشمی رسول محترم کی مدح تصرف سے شروع کرتا ہوں۔ وہ طاہا جو نصرتِ خداوندی کے ساتھ تائید فرمائے گئے۔ حضرت محمد ﷺ کے وہ رسول جو کائنات کی تخلیق سے پہلے بھی نبی تھے، یہی وہ ذات مقدس ہیں جن کے فراق میں کھجور کا خشک تنا یعنی کہ استن صنانہ رونا اور درخت شوق دیدار سے حضور ﷺ کے مطیع و منقاد ہو گئے، یہ وہ رسول

معظم ہیں۔ جن پر نورِ جلال جلوہ گر ہے اور جو فضل الٰہی سے ممتاز اور سر بلند ہیں ۔اے احمد مختار ﷺ! بے شک آپ ﷺ ان گناہوں کے جانتے ہیں جنھوں نے اے آقا میری قمر بو جھل کر رکھی ہے۔اے رسولوں کے سردار میرے ان گناہوں کے بوجھ کے بارے میں شفاعت فرمائے تاکہ میں حشر میں شقی وبد بخت اور بد نصیب بن کر نہ اٹھوں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ کنت نبیا و ادم بین الماءِ ولطین۔ ”میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام آب و گل میں میرے دوست“ یہ حقیقت دل نشیں کر لے کہ حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا۔ غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اور یہ اس لئے کہ ایک شخص نے ولیمہ کی دعوت کی اور اسکا اور عالم سرور ﷺ سے شرکت کی درخواست کی جسے حضور ﷺ نے قبول فرمالیا اور مسجد سے اس مکان کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں اس نے دعوت کا اہتمام کر رکھا تھا صاحب ولیمہ حضور ﷺ کے پیچھے پیچھے آیا اور حضور ﷺ کے قدموں کو گنتا رہا ان کی تعداد سو ہو گئی۔ صاحب ولیمہ نے ان کے بدلے میں ایک سو غلام آزاد کر دیئے یہ دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین نے عرض کی بے شک اس نے خیر کثیر حاصل کرلی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھنا کئی غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے“ حضرات امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جس نے دس بار درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا اور جس نے ہزار بار درود شریف پڑھا جنت

کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے سے ملا ہوگا۔ یعنی وہ میرے ساتھ مل کر جنت میں داخل ہوگا (الحدیث) ایک دوسری حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا خاک الود ہو اس شخص کی ناک جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سحری کے وقت رسول ﷺ کے ایک کپڑے کو سی رہی تھی کہ چراغ بجھ گیا اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور حضور کے چہرہ اقدس کے نور سے سارا کمرہ جگمگ جگمگ کرنے لگا اور اس کی روشنی میں، میں نے سوئی کو پالیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کا چہرہ اقدس کتنا زیادہ روشن ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا خرابی پر خرابی ہے اس شخص کیلئے جو قیامت کو میری زیارت سے محروم رہے گا۔ میں نے عرض کی اے میرے محبوب وہ کون بدبخت ہوگا جو آپ کی زیارت سے محروم رہے گا حضور ﷺ نے فرمایا بخیل۔ میں نے عرض کی اے محبوب! بخیل کون ہوگا حضور ﷺ نے فرمایا جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا (الحدیث) الصلوٰۃ السلام وعلیك یا رسول اللہ۔

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

سوزن گم شدہ ملتی ہے تبسم سے تیرے

شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرے

ترجمہ: اے میرے پروردگار، اس در یتیم پر درود نازل فرما۔

ہادی برحق احمد ﷺ پر جو ہر آنکھ کا نور ہیں۔

اے رسول معظم ﷺ، آپ کی بزرگی و عظمت مخلوق کی ہر عظمت پر فائق زمانہ آپ پر نازاں، اور آپ کے دم قدم سے ہمکنار ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو قرب و بلندی اور جمال و کمال سے سرفراز فرمایا ہے جس سے حضور ﷺ ہر صاحب جمال و کمال سے برتر و فائق ہیں۔

اے عظیم المرتب رسول ﷺ ایک غلام آپ کی بارگاہ میں اعمال سے کوف زدہ حاضر ہوا ہے۔ اسے اپنے دامن میں پناہ دیجیے۔ گناہوں کے بارے میں اس دن اس کی شفاعت فرمایئے جب کے مال اوع اولاد کچھ نفع نہ دیں گے۔ اے قیامت کے دن تمام مخلوقات کے شفع۔ بے شک میرے گناہوں کا بوجھ زیادہ ہے اور معاملہ سخت ہے۔ آپ میرے لئے فریاد رس ہو جائیں کہ میرا دل خوف زدہ ہے اور اپنے مہمان کو حوارث و تکلیف کے زمانہ سے نجات عطا فرمایئے۔ اے اللہ کے رسول اور اے امین میری مدد فرمائے اور اے فردائے قیامت کو گنہ گاروں کے شفیع مجھے اپنے جودو کرم سے بہرہ ور فرمایئے۔

(حضرت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے فرمایا)

آسمان خواں زمین خواں زمانہ مہمان

صاحب خانہ لقب ہے کس کا تیرا تیرا

بے شک میر دل بہت افسردہ اور غمگین ہے اے کائنات کے آقا ملجاء و ماویٰ جہاں عتاب الٰی سے خائف انسان پناہ حاصل کریں گے۔ میری فریاد سن لیجئے اور مجھے بامراد فرمایئے! بعض علماء فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے گھر میں حضور نبی اکرم ﷺ کی محفل میلاد شریف منعقد کی۔ فرشتے اس مکان کو سال بھر کے

لئے اس دن تک گھیرے رہتے ہیں جس دن کہ حضور ﷺ کی میلاد خوانی اس میں ہوئی تھی۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک دعاء اس وقت آسمان پر نہیں چڑھتی اور نہ زمین پر اترتی ہے۔ یعنی اس کی قبولیت کا جواب نہیں آتا جب تک کہ حضور ﷺ پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔

(قرآن پاک میں ہے)۔

ترجمہ : بے شک اللہ اور اس کے فرشتے حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھتے ہیں سو اے ایمان والو تم بھی حضور ﷺ پر درود صلوٰۃ سلام بھیجا کرو اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ آدمیوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود شریف پڑھتا ہے۔

الصلواۃ السلام علیك یا رسول اللہ

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نور محمدی ﷺ میرے بطن میں جلوہ گر ہوا تو حمل کے پہلے مہینے جو رجب المرجب کا مہینہ تھا ایک رات جب کہ میں سو رہی تھی۔ خواب میں کیا دیکھتی ہوں کہ ایک مرد کامل جس کے چہرے سے ملاحت ٹپک رہی تھی جسم سے عمدہ خوشبو آرہی تھی۔ اور جس کے انوار پر سو ضیابار تھے میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔ مرحبا یا محمد ﷺ میں نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں۔ اس نے کہا میں ابو البشر آدم علیہ السلام ہوں میں نے پوچھا آپ کس لئے تشریف لائے ہیں فرمایا اے آمنہ رضی اللہ عنہا بشارت ہو تم کو کہ سید البشر ﷺ سے بار ود ہو۔

الصلواۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

جب دوسرا مہینہ ہوا، تو اسی طرح ایک اور شخص خواب میں میرے پاس آیا اور کہہ رہا تھا، السلام علیک یارسول اللہ، اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو میں نے کہا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں شیث علیہ السلام ہوں، میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں۔ فرمانے لگے اے آمنہ رضی اللہ عنہا خوشخبری ہو کہ تم صاحب تاویل وحدیث نبی محترم سے بارور ہو۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

جب تیسرا مہینہ ہوا تو ایک اور صاحب میرے پاس آیا اور کہنے لگا اسلام علیک یانبی اللہ، اے اللہ کے نبی ﷺ تم پر سلام ہو، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ادریس علیہ السلام ہوں، میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا اے آمنہ رضی اللہ عنہا آپ کو خوشخبری ہو کہ تم نبی رئیس سے بارور ہو یعنی ایسے نبی کے حمل سے جو سب کے سردار ہیں۔ جب چوتھا مہینہ ہوا تو حسب سابق ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے۔ السلام علیک یا حبیب اللہ، اے اللہ کے محبوب آپ پر سلام ہو، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں نوح علیہ السلام ہوں، میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا اے آمنہ رضی اللہ عنہا تم کو خوشخبری ہو کہ تم اس نبی محترم سے بارور ہو جو صاحب نصر وفتوح ہے یعنی فتح ونصرت کے مالک ہیں۔ جب پانچواں مہینہ ہوا، اسی طرح ایک حضرت میرے پاس آئے اور کہنے لگے السلام علیک یاصفوۃ اللہ یعنی اے اللہ کے برگزیدہ رسول آپ پر سلام ہو، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ہود علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہین؟ فرمایا اے آمنہ رضی اللہ عنہا خوشخبری ہو کہ تم اس نبی معظم سے

بارور ہو جو قیامت کے دن شفاعت عظمیٰ کے مالک ہوں گے۔

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ

جب چھٹا مہینہ ہوا تو پہلے کی طرح ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے اسلام علیک یا رحمۃ اللہ۔ اے اللہ کی رحمت آپ پر سلام ہو۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ابراہیم علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہین؟ فرمایا اے آمنہ رضی اللہ عنہا خوشخبری ہو تم نبی جلیل ﷺ سے بارور ہو۔

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ۔

جب ساتواں مہینہ ہوا تو پہلے کی طرح ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے۔ اسلام علیک یا من ختازہ اللہ۔ اے اللہ کے منتخب رسول آپ پر سلام ہو میں نے پوچھا آپ کون ہیں فرمایا میں اسماعیل ذبیح اللہ علیہ اسلام ہوں۔ میں نے پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں، فرمایا اے آمنہ رضی اللہ عنھا خوشخبری ہو تم نبی رجیح و ملیح سے بارور ہو۔ یعنی افضل اور حسن نمک پاشی والے نبی ﷺ،

الصلواۃ و اسلام علیک یا رسول اللہ۔

جب آٹھواں مہینہ ہوا۔ تو حسب دستور ایک صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے۔ اسلام علیک یا خیرۃ اللہ، اے اللہ کے پسندیدہ رسول آپ پر سلام ہو میں نے پوچھا آپ کون ہیں فرمایا میں موسےٰ بن عمران ہوں علیہ اسلام، میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں۔ فرمایا اے آمنہ خوشخبری کہ تم اس نبی معظم سے بارور ہو جن پر قرآن پاک نازل ہو گا۔

الصلواۃ و اسلام علیک یا رسول اللہ۔

جب نواں مہینہ ہوا تو اسی طرح ایک اور بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے۔ اسلام علیک یا خاتم ارسو اللہ۔ اے اللہ کے رسولوں کو ختم کرنے والے آپ کو سلام ہو۔ آپ کا وقت ظہور قریب ہے۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں۔ فرمایا میں عیسیٰ بن مریم علیہ اسلام ہوں۔ میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں۔ فرمایا اے آمنہ خوشخبری ہو، تم نبی مکرم رسول معظم سے بارور ہو تم سے ہر قسم کی تکلیف درد دکھ و بیماری زائل ہو گئی ہے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

اشعار کا ترجمہ: اے آمنہ رضی اللہ عنہا بشارت ہو مقدس ہے وہ ذات جس نے تمہیں یہ نعمت عطا کی کہ گوہر محمدی ﷺ سے بارور کیا۔ آسمان کا رب تمہیں مبارک باد دیتا ہے، مصطفیٰ ﷺ کو جب تو نے رجب کے مہینے میں حمل میں لیا تو تیری خوش بختی کا ستارہ چمک اٹھا اور تو نے اس حمل سے کوئی رنج و مشقت نہیں دیکھی، یہ پاک اور ستھرے نبی ہیں۔

شعبان مبارک نبی ﷺ کے حمل کا دوسرا مہینہ ہے۔ رمضان شریف تیسرا مہینہ ہے اور تیرے رب نے تجھے نعمت کبریٰ بخشی ہے۔ شوال تیرے لئے محمد مصطفیٰ ﷺ کے حمل اقدس کی صورت میں سعادت مندی اور فیروز بختی لے کر آیا ہے۔ تجھے اس کی کوئی تکلیف توالت محسوس نہیں ہوئی اس سے تیرے سامنے دنیا روشن ہو گی۔ ذوالقعد وفا کے ساتھ تیرے پاس آیا اور تجھے محمد ﷺ سے مشرف کیا تیرے رب نے تجھ سے عضو فرمایا اور خصوصیت سے نواز کر اپنی حمایت و حفاظت میں لے لیا ذوالحجہ چھٹا مہینہ ہے جب سے تو نے صاف و ستھرے

نبی ﷺ کو حمل میں لیا۔ اے آمنہ رضی اللہ عنہا تو کتنی خوش نصیب ہے کہ تیرے رب نے تجھے کتنا بلند مرتبہ دیا ہے، محرم کا مہینہ مبارکباد دیتا ہوا آیا کہ ظہور قدسی کا زمانہ قریب آگیا اور جس قدر زمانہ ولادت قریب ہوا تم نے اس سے کوئی تکلیف ورنج نہیں دیکھا۔ اس لئے کہ نبی محترم ﷺ خود پاک اور دوسروں کو پاک فرمانے والے ہیں۔ صفر کا مہینہ فخر عالم ﷺ کی خوشخبری لے کر آیا جن کی خاطر چاند شق ہو گیا صرف ان کا نور ہی تیرے لئے کافی ہے۔ ربیع الاول شریف نبی مکرم رسول معظم ﷺ کی ولادت کا مہینہ ہے۔ اے آمنہ رضی اللہ عنہا تحمل کر اور اس نعمت کبریٰ پر اللہ کی حمد وثنا بجا لا۔ شب دو شنبہ بنی زینت احمد مجتبیٰ ﷺ پیدا ہوئے جو سرمہ چشم ہیں اور ایسی نسل سے ہیں جو شروع ہی سے پاک و مطہر چلی آرہی ہے۔ نبی محترم ﷺ مختون یعنی ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔ آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا تھا، لب مبارک تروتازہ۔ ابرو پیوستہ اور حسن جمال کے بے مثال پیکر بن کر تمہارے پاس تشریف لائے۔

الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله

حضور ﷺ امت مرحومہ کے نبی ہیں جو رحمت مجسم بن کر ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم ان کے فضل وکرم سے دشمنان دین کے علی الرغم، جنت میں سکونت پذیر ہوں گے۔ اے بخشنے والے پروردگار حاضرین محفل پر سید ابرار اور تزکیہ فرمانے والے نبی ہاشمی ﷺ کے طفیل اپنے دامن عفو و مغفرت میں لے لے۔

آمین یارب العالمین

☆☆☆

دیگر معجزات ولادت حضور ﷺ



مروی ہے کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے آقائے کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوئے تو اس وقت کوئی یہودی عالم ایسا نہیں رہا جسے حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کا علم نہ ہو گیا ہو ان کے پاس ایک اونی جبہ تھا جو حضرت یحییٰ بن ذکریا علیہ السلام کے خون سے رنگین تھا اور وہ اپنی کتابوں میں یہ لکھا پاتے تھے کہ جب اس جبہ مبارک سے خون کے قطرات ٹپکنے لگیں گے تو اس وقت حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے ہاں نبی آخر الزماں ﷺ پیدا ہوں گے، جو ان کے ادیان کو معطل کریں گے، لہذا جب جبہ سے خون کے قطرے ٹپکے تو تمام یہودیوں کو معلوم ہو گیا کہ حضور سید عالم نور مجسم ﷺ ظاہر ہو گئے ہیں، سب نے مل کر اجتماع کیا اور حضور ﷺ کو اذیت پہنچانے کیلئے قید اور مکر و فریب کی سوچنے لگے، مختلف شہروں میں قاصدوں کو بھیجا کہ ایک دوسرے سے مل کر کوئی حیلہ و تدبیر دریافت کریں اور ان بد نصیبوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ ان کے مکر و فیرب کو مٹانے کیلئے اللہ نے تدبیر کر رکھی ہے اور حضور ﷺ کے وجود مسعود کو دین و اسلام کیلئے قائم اور روشن کرنے اور اہل کفر کے دین کو سرنگوں اور نکارہ کرنے کیلئے رکھا ہے۔ ”یریدون لیطفو انور اللہ بافو اھیم وللہ فتم نورہ ولو کرہ الکافرون“۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کھنچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کعبہ ہمارا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مصحف ایمان روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بھینی بھینی مہکی خوشبو ہیدم دل کی دنیا چہکی
کھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

راوی فرماتے ہیں کہ جب مقبولیت اور ایمان کی ہوائیں چلیں تو سب سے پہلے جس خوش نصیب کا مشام جان ان سے معطر ہوا وہ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے دیار وطن کو خیر آباد کہہ دیا اور ایران سے سید عالم ﷺ کی زیارت کیلئے حاضر خدمت ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور جس کی انہیں تمنا آرزو تھی اللہ تعالیٰ نے وہ پوری کر دی، ان کی کوشش رائیگاں نہ گئی ان کی محنت پھل لائی اور حضور ﷺ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا، سلمان منا یعنی سلمان ہم سے ہیں۔ رضی اللہ عنہ، اور نسیم کوئے محمد ﷺ سر زمین روم میں چلی تو اہل علم نے اسے محسوس کر لیا اور اہل سعادت اس رحمت خداوندی سے سرفراز ہوئے، سب سے پہلے جس نے ایمان کی خوشبو پائی وہ بلا

شک و شبہ اہل روم کے سردار حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ تھے جو رشتہ اطاعت و انقیاد گردن میں ڈالے اسلام کی طرف کشاں کشاں چلے آئے اور خیر الانام ﷺ کی زیارت وصحبت سے بہرہ ور ہوئے اور اپنے مقصد حیات کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے، جب نسیم بطحا ارض یمن میں چلی تو سب سے پہلے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے مشام دماغ تک پہنچی اور وہ ظاہر وباطن میں حضور ﷺ پر ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ حضور ﷺ نے ان کی تعریف یوں فرمائی۔

ترجمہ: مجھے یمن کی طرف سے رحمٰن کی خوشبو آرہی ہے، صرف اسی وصف روشن پر کفایت نہ کی بلکہ حصول مدعا کیلئے سید البشر حضور ﷺ نے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہ یہ فرمان ذیشان دیا اے عمر رضی اللہ عنہ جب تم اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو دیکھو تو ان کو سلام کرنا اور اپنے لئے دعائے مغفرت کی درخواست کرنا، کیونکہ وہ قبیلہ ربیعہ اور مصر کے برابر لوگوں کی شفاعت کریں گے۔

جب نسیم حجاز بلاد حبشہ میں چلی تو سب سے پہلے حضرت بلال بن حمام حبشی رضی اللہ عنہ کے مشام جان تک پہنچی، اللہ کی توفیق اور عنایت ان کے شامل حال ہوئی اور وہ تصدیق رسالت اور ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے چنانچہ انہوں نے اذان کے ذریعے کلمہ توحید کو بلند کیا، دین واسلام کے مناد اور نقیب قرار پائے حضور ﷺ کی رسالت کے علم لہراتے اور اعلامیے نشر کرتے رہے، جس کیلئے حضور ﷺ نے انہیں مخصوص کردیا تھا اور فرمایا۔

"اے بلال رضی اللہ عنہ تم میرے دین کے اعلامیے نشر کرتے ہو اور اس طرح میرے مقام ومرتبہ کی عظمت کے چرچے کرتے ہو اس لئے جب میں شب معراج کو جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی چاپ سنی،" اور جب نسیم خوشبوئے محمد ﷺ سرزمین یمن میں چلی تو عامر یمنی کے روح ودماغ کو معطر کیا بتوں کو چھوڑا اور ان کی قدم بوسی کی اور حضور ﷺ کی محبت میں نیک اور بزرگ بن کر دار فانی سے رخصت ہوا۔

اس واقعہ کو پڑھ کر عقل وذہن حیران ہو جاتا ہے تفصیل اس واقعہ کی یوں ہے کہ عامر کے پاس ایک بت تھا جس کی وہ پوجا کیا کرتا تھا اور اس کی ایک بیٹی تھی جو قولنج جذام اور گھنٹیا کے امراض میں مبتلا تھی۔ اور چلنے پھرنے سے قاصر تھی۔ عامر بت کو ایک جگہ نصب کر کے اپنی بیٹی کو اس کے سامنے بٹھاتا، اور کہتا کہ یہ میری بیٹی بیمار ہے تو اس کا علاج کر اگر تیرے پاس شفاء ہے تو اس کو اس شدت مرض سے شفا عطا کر اور عافیت بخش وہ بچارہ سالا سال تک اسی طرح کرتا رہا اور بت سے حاجت مانگتا رہا، مگر پتھر کا یہ بت اس کی حاجت پوری نہ کر سکا اور اس کی بیٹی کو شفا نہ ہو سکی۔ جب توفیق وعنایت اور ایمان وہدایت کی بادِ بہار چلی تو عامر نے اپنی بیوی سے کہا ہم کب تک اس بہرے گونگے پتھر کو پوجتے رہیں گے جو نہ بولتا ہے اور نہ کلام کرتا ہے میں نہیں سمجھتا کہ ہم ایک صحیح دین پر ہیں۔ بیوی نے کہا ہمیں ساتھ لے کر تلاش ہدایت کیلئے نکلو ممکن ہے کہ ہمیں حق کی طرف کوئی رہنمائی مل جائے یہ امر ناگزیر ہے کہ مشارق ومغارب یعنی وسیع کائنات کا ایک ہی خالق ہو، روای کا بیان ہے کہ دونوں میاں بیوی اپنے مکان کی

چھت پر بیٹھے یہی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک انہوں نے دیکھا کہ ایک نور ہے جو تمام آفاق پر محیط ہے اور اس کی روشنی و تابانی سے تمام کائنات منور ہو گئی ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں سے تاریخی کا پردہ ہٹا دیا تاکہ وہ خواب و غفلت سے بیدار ہو جائیں۔ کیا دیکھتے ہیں کہ فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہیں اور مکان کو گھیرے میں لئے ہوئے ہیں۔ پہاڑ سجدہ کر رہے ہیں۔ زمین دم نخود ہے اور درخت جھکے ہوئے ہیں، جب بت کو دیکھا کہ اوندھے منہ ذلیل و خوار پڑا ہے، عامر نے بیوی سے پوچھا یہ کیا بات ہے وہ کہنے لگی ذرا اس بت کو تو دیکھئے کہ یہ کیسے سر نگوں ہے۔ اتنے میں سنتے ہیں کہ بت کہتا ہے آگاہ رہو کہ خبر عظیم ظاہر ہو گئی اور ذات مقدس پیدا ہو چکی ہے، جو فخر عالم اور شرف کائنات ہے آگاہ رہو کہ وہ نبی آخر الزماں ﷺ جن کی تشریف آوری کا ہر ایک کو انتظار تھا جن سے شجر و حجر کلام کریں گے وہ جن کے اشارے سے چاند ٹکڑے ٹکڑے ہو گا۔

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

اور قبیلہ ربیعہ و مضر کے سردار ہوں گے ظہور فرما چکے ہیں، یہ سن کر اس نے بیوی سے کہا کیا تو سن رہی ہے کہ یہ پتھر کیا کہہ رہا ہے۔ بولی اس سے پوچھئے کہ اس مولود و مسعود کا نام کیا ہے جن کے نور سے اللہ تعالیٰ نے تمام موجودات کو منور فرمایا۔ اس پر عامر نے کہا اے ہاطف جو اس پتھر کی زبان سے بول رہے ہو جس نے صرف آج ہی کلام کیا ہے یہ تو بتاؤ کہ اس جان عالم کا نام کیا ہے، ہاطف نے جواب دیا، ان کا نام نامی اس گرامی محمد مصطفیٰ ﷺ ہے جو سر زمین

زمزم و صفا کے فرزند ہیں۔ وطن تہامہ ہے اور ان کے دونوں کندھوں کے درمیان نشانی یعنی مہر نبوت ہے جب چلیں گے تو بادل ان پر سایہ کرے گا ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

اس پر عامر نے اپنی بیوی سے کہا آؤ ان کی تلاش میں نکلیں تاکہ ان کے بدولت حق کی طرف رہنمائی کریں۔ وہ آپس میں یہ مشورہ کر ہی رہے تھے کہ ان کی بیمار بیٹی جو مکان کے نچلے حصہ میں بے خبر پڑی تھی اور ان کو اس کا خیال تک نہ تھا کیا دیکھتے ہیں کہ چھت کے اوپر کھڑی ہے حیران ہو کر باپ نے پوچھا بیٹی تیری تکلیف کہاں گئی جس میں تو مبتلا تھی اور تیری اس بے خوابی کو کیا ہوا جس نے تیرا جینا دوبھر کر رکھا تھا بیٹی نے جواب دیا ابا میں میٹھی نیند سو رہی تھی اور دنیا و مافیہا سے بے خبر تھی کہ اچانک اپنے سامنے ایک نور کی تجلی دیکھی جس میں ایک بزرگ میرے سامنے تشریف لائے، میں نے پوچھا یہ نور کیسی تجلی ہے جو میں دیکھ رہی ہوں یہ کون صاحب ہیں جن کے دندان مبارک کا نور مجھ پر جلوہ فگن ہے، میں نے عرض کی مجھے ان کا اسم گرامی بتایئے آواز آئی کہ ان کا اسمائے گرامی احمد اور محمد مصطفیٰ ﷺ ہے اہل اطاعت پر رحم اور شفقت فرمائیں گے اور خطاکاروں سے عفو درگزر فرمائیں گے، میں نے مزید پوچھا کہ ان کا دین کیا ہے بتایا یہ دین حنیف پر ہیں جو ربانی دین ہے۔ میں نے عرض کی ان کا حسب و نسب کیا ہے جواب دیا قریشی اور عدنانی ہیں۔ میں نے دریافت کیا وہ کس کی عبادت کرتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ کی میں نے پوچھا آپ کون ہیں آواز آئی کہ میں ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں جنہیں نور محمدی ﷺ کے اٹھانے کا شرف بخشا گیا ہے، میں نے

عرض کی کیا آپ نے میری اس تکلیف کو ملاحظہ نہیں فرمایا فرشتے نے کہا حضور ﷺ کے وسیلے سے دعا کرو کیونکہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے

"میں نے حضور ﷺ کی ذات میں اپنا راز اور برہان ودیعت کیا ہے جو کوئی مجھ سے آپ کے وسیلے سے دعا کرے گا میں اس کی مشکل کو حل کروں گا ان جنھوں نے میری نافرمانی کی ہے ان کے بارے میں قیامت کے دن حضور ﷺ کو شفیع بناؤں گا (الحدیث)

یہ سنتے ہی میں نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور خلوص دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے حضور کے صدقے دعا کی پھر ہاتھوں کو چہرے پر پھیرا اور نیند سے بیدار ہو گی اب جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں میں صحیح وسلامت اور توانا و تندرست ہوں، یہ سن کر عامر نے اور ہم نے انکی عجیب نشانیاں دیکھی ہیں میں ان کی محبت اور شوق دید میں جنگلوں اور دشوار گزار وادیوں کو طے کروں گا، چنانچہ عامر اس کے تمام گھر والے حضور ﷺ کی تلاش میں اٹھ کھڑے ہوئے اور عازم مکہ شریف ہو گئے، جب منزل مقصود پر پہنچے اور مکہ کی سرزمین میں داخل ہوئے تو حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا مکان دریافت کر کے دروازے پر جا دستک دی، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فوراً جواب دیا تو انہوں نے عرض کی کہ ہمیں اپنے گل نومیدہ کے جمال پاک سے مشرف فرمائے جن کے طفیل اللہ تعالیٰ نے موجودات کو نور بخشا ہے اور آباؤ اجداد کو شرف وبزرگی عطا فرمائی ہے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنا نور جان نکالکر تمہیں نہیں دکھاؤں گی کیونکہ میں یہودیوں سے ڈرتی ہوں کہ کہیں ان کو نقصان نہ

پہنچائیں تب عامر نے اس کے گھر والوں نے کہا ہم تو حضور ﷺ ہی کی محبت میں دیار وطن کو خیر آباد کہا ہے۔ اور اپنے دین ویمان کو ترک کر کے آئے ہیں تا کہ حبیب محترم ﷺ کے جمال بے مثال کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور ان کے نور اقدس سے اپنے دل منور روشن کریں، جن کی خدمت میں حاضر ہونے والا کبھی ناکام نامراد نہیں لوٹے گا۔ یہ سن کر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر یہی بات ہے کہ تمہیں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونا ہے تو جلدی نہ کرو تھوڑی دیر کیلئے ٹھہر جاؤ اور مجھے کچھ وقت دو یہ کہہ کر وہ کچھ دیر کیلئے اپنے حجرے میں چلی گئیں اور ان سے کہا اندر آجاؤ اذن باریابی پاتے ہی وہ اس حجرے نور میں داخل ہو گئے، جہاں نبی مکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ جب حبیب محترم ﷺ کی انوار و تجلیات دیکھیں تو دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو گئے اور تکبیر و تہلیل کرنے لگے چہرہ انور جو پردہ اٹھایا تو یہ دیکھ ایک دم ان کی چیخ نکل گئی اور اتنا روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں قریب تھا کہ ان کی روح قفص عنصری سے پرواز کر جائے انہوں نے پاؤں مبارک کو اٹھایا اور منہ کے بل گر گئے اور حضور ﷺ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا جیسے کوئی اپنے صاحبین اور اپنے دلمادوں کے ساتھ ان کی خوشنودی کیلئے کرتا ہے، اس کے بعد حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اب جلدی سے چلے جاؤ اس لئے کہ حضور ﷺ کے جد امجد نے حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ مجھ سے عہد لے رکھا ہے کہ میں حضور ﷺ کو عام لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھوں اور انہیں ظاہر نہ کروں، لہذا وہ حبیب محترم ﷺ کی ہاں سے نکلے مگر آتش عشق دلوں میں بدستور بھڑک رہی تھی۔ عامر نے ہاتھ دل پر رکھا اور دیوانہ وار چیخ کر

کہا مجھے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے چلو اور دوبارہ التجا کرو کہ مجھے حضور ﷺ کے جمال جہاں آراء سے ایک بار پھر بہرہ ور کرو چنانچہ وہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی طرف لپکا اور قدموں میں گر گیا پھر ایک زور دار چیخ ماری اور اس کی روح عالم جاودانی کو انتقال کر گئی اور اسی وقت اسے اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں پہنچا دیا محبان کامل اور عاشقان صادق کا یہی حال اور علامت ہوتی ہے۔ پس اے دانا و عقلمند۔ حبیب محترم ﷺ کے فضائل و کمالات اور حالات و سفات کو سنو جنہوں نے کائنات کو

تیری نسل پاک ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

صحابہؓ آسمان رشد کے روشن ستارے ہیں

راہ حق دکھانے کو یہ نورانی مینار ہیں

عزت و حسن سے نوازا ہے اور جن کا نور آفاق میں تاباں و درخشاں ہے۔

(ترجمہ اشعار) اے راحت جان میری خوشیاں آپ ہی وبالا ہیں۔

آپ کے انوار روشن ہوں یو چراغوں سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔

حضور ﷺ بنو ہاشم سے ہیں اور تہامہ کے رہنے والے ہیں اور تمام مخلوقات کیلئے رسول ﷺ بن کر مبعوث ہوئے حضور ﷺ پر ہمیشہ صلوٰۃ و سلام ہو کہ انسانیت کی اصلاح آپ ہی کے دامن سے وابستہ ہے، حضور ﷺ سردار ہیں۔ صاحب اختیار ہیں۔ اور بہترین انسانوں یعنی انبیاء و مرسلین کا خلاصہ ہیں اے میرے ساتھی دن رات حضور ﷺ پر درود و سلام پڑھو۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

حضور ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے رفیق و شفیق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر جو حاجت روا آقائے دو عالم ﷺ کی تصدیق سے کامران ہوئے، دوسرے احکام شریعت کو جاری کرنے والے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنہوں نے ہتھیار اٹھا کر کفر اور اسلام کے راستوں کو نکھار دیا۔ تیسرے عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ پر جو اس نبی تہامی کے قرۃ العین اور دماد ہیں، جن کا نور و جمال چراغوں پر غالب تھا۔ چوتھے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر جو شہنشاہ ولایت، پیکر تسلیم و رضا اور خیبر شکن ہیں۔ نیز حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہ شیر خدا کے دو شہزادوں پر اور سیدہ زہرہ رضی اللہ عنہا پر جو حضور ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور نور اور حضور ﷺ کی نسل پاک سے ہیں، ساتھ ہی حضرات طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہ پر جو خیبر کے ساتھ موصوف ہیں۔ جس کی بدولت شقاوت دور ہوتی ہے اور خوشیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور حضرت سعد، حضرت سعید رضی اللہ عنہ اور گرامی مرتبت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر خاص خاصلخاص صاحب رشد و ہدایت حضرت عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اے بہت زیادہ بخششیں فرمانے والے پاک پروردگار ہمیں اپنے کلام اور سید عالم ﷺ کے صدقے جنت میں داخل کرادے، فتح باب فرمانے والے رب العالمین ہمیں قرآن اور سید عالم ﷺ کے طفیل جنت میں داخل فرما۔ آمین یارب العالمین!

حضرت امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ربیع الاوّل کی پہلی شب ہوئی تو حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ کو آپ کی ذات اقدس سے عجیب کیف

وسرور حاصل ہوا۔ دوسری شب حصول مقصد کی بشارت ہوگئی، تیسری شب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر کہا گیا اے آمنہ رضی اللہ عنہ اب اس جان عالم ﷺ کا ظہور کا وقت قریب آگیا ہے جو اللہ کی حمد و ثنا اور شکر و احسان بجالائے گا۔ چوتھی شب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے ملائکہ کی بلند آواز سے تسبیح سنی۔

پانچویں شب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت کی وہ فرمارہے تھے کہ اس نبی جلیل ﷺ کی خوشخبری ہو جو صاحب نور و جمال اور فصل و کمال کے مالک ہیں اور تعریف و ثناء جس کو سزاوار ہے۔

چھٹی شب صاحب مدح و ثناء حضور ﷺ کے انور سارے عالم میں جلوہ گر ہوئے، ساتویں شب ملائکہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر آئے جس سے خوشیاں دوبالا ہوگئیں۔ آٹھویں شب فرح و سرور اور مبارک باد کے فرشتے نے ندا کی اور کہا۔ حضور ﷺ کی ولادت کا وقت قریب آگیا ہے۔ نویں شب لطف و مہربانی کے فرشتے نے صحن عطف سے ندا کی کہ حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ سے غم و علم زائل ہوگئے۔ دسویں شب خیف و منیٰ نے بشارت دی۔ گیارھویں شب زمین اور آسمان والوں نے ایک دوسرے کو خوشخبری دی۔ بارھویں شب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، چاندنی رات تھی اور اندھیرا نہین تھا حضرت عبد المطلب اپنی اولاد کو لے کر حرم کی طرف گئے ہوئے تھے تاکہ اس کی جو دیواریں گر گئی تھیں ان کی مرمت کریں، میرے پاس اس وقت کوئی نہیں تھا نہ مرد نہ

عورت، اپنی تنہاء پر رونے لگی اور کہہ رہی تھی ہائے یہ تنہائی اس وقت نہ کوئی عورت ہے جو میری مدد کرے نہ کوئی سہیلی ہے جو مونس و غمخوار ہو اور نہ کوئی لونڈی ہے جو مجھے سہارا دے، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر میں نے اپنے مکان کے ستونوں کی طرف نظر کی، کیا دیکھتی ہوں کہ وہ پھٹ گیا ہے اور چاند سی صورت کی چار دراز قد عورتیں اس سے ظاہر ہوئیں ہیں ان کو انوار و تجلیات نے اپنی آغوش میں لے رکھا ہے اور انہوں نے سفید رنگ کی چادریں باندھ رکھی ہیں، جن سے کستوری کی خوشبو آتی ہے مجھے یوں محسوس ہوا کہ گویا وہ عبد مناف کی بیٹیاں ہیں ان میں سے پہلی آگے بڑھیں اور کہا اے آمنہ رضی اللہ عنہا تمہاری مانند کون ہے کہ تم سید البشر اور فکر ربیعہ و مضر سے حاملہ ہو، یہ کہہ کر وہ میری داہنی جانب بیٹھ گئیں، میں نے پوچھا آپ کون ہیں فرمانے لگیں میں سب آدمیوں کی ماں حوا ہوں رضی اللہ عنہا، پھر دوسری آگے بڑھیں اور کہا اے آمنہ رضی اللہ عنہا تمہاری مانند کون ہے کہ تم اس ہستی مقدس سے حاملہ ہو جو پاک و صاف علم و آگہی کا مینارہ حقائق و معارف کا بحر بے کراں نور مجسم اور کائنات کا کھلا باب ہیں، یہ کہہ کر وہ میری بائیں جانب بیٹھ گئیں، میں نے پوچھا آپ کون ہیں کہنے لگیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ ہوں رضی اللہ عنہا۔ پھر تیسری آگے بڑھیں اور کہا اے آمنہ رضی اللہ عنہا تمہاری مانند کون ہے کہ تم اس ذات اقدس سے حاملہ ہو جو باری تعالیٰ کے حبیب اعظم اور صاحب مدح و ثناء ہیں ﷺ، یہ کہہ کر وہ میری پشت کی جانب بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں، کہنے لگیں میں آسیہ بنت مزاحم رضی اللہ عنہا ہوں۔ پھر چوتھی آگے بڑھیں وہ ان

سے یہ شکوہ فری وجاہت اور حسین و جمیل تھیں، کہا اے آمنہ رضی اللہ عنہا تیری مانند کون ہے کہ تم اس فخر عالم سے حاملہ ہو جس براہین و معجزات کے مالک دلائل و آیات کے حامل اور اہل زمین و آسمان کے سردار ہیں ﷺ یہ کہہ کر وہ میرے سامنے بیٹھ گئیں اور فرمایا اے آمنہ رضی اللہ عنہ اپنا جسم میرے طرف مائل کرو میں نے پوچھا آپ کون ہیں کہنے لگیں میں مریم بنت عمران ہوں، رضی اللہ عنہا، میں تمہاری دایہ ہوں بلکہ ہم سب تمہاری دایہ ہیں اور ولادت مصطفیٰ ﷺ کی خدمت انجام دینے کیلئے آئی ہیں۔ یہ سن کر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ان سے مانوس ہو گئی اس دوران مجھے لمبے لمبے نوری پیکر نظر آنے لگے جو جوق در جوق میرے حجرہ طاہرہ کی طرف آتے اور اندر داخل ہوتے تھے ان کی آوازیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی تھیں لیکن وہ زبان مختلف تھی، جن میں سریانی غالب تھی۔ یوں نظر آتا تھا کہ مکان کی دیواریں میری طرف جھکیں ہوئی ہیں اور میرے دائیں بائیں نور کے بجے اڑ رہے تھے۔ میلاد حبیب ﷺ کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے حضر جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ اے جبرائیل جنت میں پینے کے جام بہترین خوشبوؤں سے بھر دو اور اے رضوان خازن جنتی دوشیزاؤں کی زیبائش و آرائش کرو مشک پاکیزہ کے نافے کھول دو تاکہ تمام مخلوقات کے سردار ظہور فرمانے والے ہیں۔ اے جبرائیل محبوب اعظم کیلئے جو نور مجسم اور اسب سے مقرب و افضل و اعلیٰ ہیں قرب وصال کے سجادے پھیلا دو۔ مالک کو حکم دے دو کہ جنہم کے دروازے بند کر دو۔ رضوان سے کہو کہ جنت کے دروازے کھول دے۔ اے جبرائیل حلہ بہشتی زیب تن کرو اور

زمین آسمان کے طول و عرض میں منادی کر دو کہ محبّ محبوب کے ملنے کا وقت آگیا ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام نیا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کیا اور فرشتوں کو مکہ کے پہاڑوں پر لاکر کھڑا کیا ان فرشتوں نے کعبہ مکرمہ کو گھیرے میں لے لیا ان کے پاؤں سفید کافوری بادلوں کی طرح تھے اطراف واکناف میں پرندے گیت الاپنے لگے اور جنگلوں صحراوں کے جانور خوشی سے شور مچانے لگے اور یہ سب کائنات کے شہنشاہ اللہ رب العزت کے حکم سے ہوا ہے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وقت ولادت حضور ﷺ کے اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے تمام حجابات اٹھادیئے اور مجھے سرزمین شام میں بصریٰ کے محل نظر آنے لگے میں نے تین عظیم الشان جھنڈے دیکھے جو مشرق و مغرب اور کعبہ شریف کی چھت پر نصب تھے۔ اس عالم میں مجھے پرندوں کا ایک غول نظر آیا جن کی سونے کی طرح چونچیں تھیں اور آب دار موتیوں کیطرح تھے، انہوں نے میرے حجرے نور میں آکر زروجواہرات اور لئولئو اور مرجان نچھاور کیئے وہ میرے اردگرد آکر اللہ کی تسبیح کرنے لگے میں انہیں لحمہ بہ لحمہ اپنے سے ہٹاتی اسی دوران میں فرشتے فوج در فوج میرے ہاں اترتے رہے۔ ان کے ہاتھوں میں سرخ سونے اور سفید چاندی کی لوباندیاں تھیں اور وہ عودو عنبر اور مختلف خوشبوئیں بکھیرتے رہے اور بلند آواز سے رسول مکرم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے لگے۔

الصلوٰۃ واسلام علیك یا رسول اللہ

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے کہ چاند خیمہ کی طرح میرے سر پر ضوفگن ہوگیا اور ستارے خوبصورت اور روشن قندیلیوں کی طرح لٹک گئے مجھے

سفید اور کافوری شربت پیش کیا گیا۔ جو مشک سے زیادہ خوشبودار دودھ سے زیادہ
سفید، شراب و شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا مجھے سخت پیاس
محسوس ہو رہی تھی لہذا اسے لے کر پی لیا میں نے اس سے لذیذ مشروب کبھی
نہیں دیکھا یہ شربت پینے کے بعد مجھ پر ایک نورِ عظیم ظاہر ہوا میں نے دیکھا کہ
ایک سفید رنگ کا پرندہ میرے کمرے میں آیا اور میرے دل پر سے پرواز کی تو
حضور ﷺ کی ولات مبارک ہوئی۔ الصلوٰۃ واسلام علیك یا رسول الله۔

ماخوذ کتاب نعمت کبرای حضرت شیخ الاسلام

امام شہاب الدین احمد حجر مکی رحمت اللہ علیہ۔

میں آج حضور نبی رحمت نور مجسم ﷺ کی والدت باسعادت اور محفل
میلاد شریف کی اہمیت و عظمت کے چند نقوش اجاگر کروں گا۔

محترم حاضرین کرام!

دنیا کائنات میں ہر قسم کے جلسے جلوس ہوتے ہیں کہیں تو کسی ملک کا
صدر آیا۔ یا سیاسی جلسے جلوس ہوتے یا مدارس میں تقسیم اسناد کے جلسے ان سب
جلوسوں میں آپ کافی روپیہ صرف کرتے ہیں وہ سب جائز ہے مگر افسوس ہے
ان لوگوں پر جو حضور نبی رحمت ﷺ کے ذکر میلاد شریف یا جلوس پر طرح
طرح کے فتوے لگائے جاتے ہیں اس کو ناجائز و بدعت کہا جاتا ہے۔ حالانکہ اس
جلسے جلوس کی نسبت حضور رحمت ﷺ کی ذات بابرکات ہے اور اس جلسہ کا نام
ہی جلسہ عید میلاا لنبی ﷺ ہے۔

میرے دوستو یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ جس کا تعلق حضور سرور ﷺ کی

ذات والا صفات سے ہو جائے اگر چہ وہ چیز کتنی چھوٹی کیوں نہ ہو مگر اس کا مرتبہ بلند وبالا اور اتنا عظمت والا ہو جاتا ہے کہ ہماری ناقص عقل اس رفعت وبلندی کا تصور ہی نہیں کر سکتی آپ یقین جانیں کہ جس طرح حضور رسالت مآب ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب اکرم ہیں اس طرح جن چیزوں کو حضور ﷺ سے نسبت ہو جائے وہ چیزیں بھی بارگاہِ رب العزت میں اتنی ہی محبوب ہو جاتی ہیں کہ ان سے محبت رکھنے والا بھی محبوبیت خدا تعالیٰ کی منزل بلند پر فائز ہو جاتا ہے۔

محترم قارئین!

یہاں ایک بات آگئی ہے تو ایک مسئلہ بھی سن لیجئے اور یقین فرمائیے کہ یہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس مسئلے پر صحیح معنوں میں عامل ہو جائے تو مجھے یقین ہے کہ اس سے کبھی توہین بارگاہِ الٰہی کے محبوبان کا گناہ عظیم نہیں ہو سکتا بلکہ سچ مانیئے کہ یہ میری لفاظی یا زور خیال پرواز نہیں ہے بلکہ یہ قرآن وحدیث کے مقدس پھولوں کا وہ عطر ہے۔ جو اہل ایمان کے شامِ جان کو معطر کر دیتا ہے۔

میرے دوستو مسئلہ یہ ہے کہ کہ اللہ والے تو اللہ والے ہوتے ہیں مگر اللہ والوں کی ہر چیز بھی اللہ والی ہوتی ہے اللہ کے محبوب تو اللہ کے محبوب تو ہوتے ہی ہیں مگر اللہ کے محبوبوں کی ہر چیز بھی اللہ کی محبوب ہو جاتی ہے۔ دیکھئے قرآن مجید میں خداوندِ قدوس کا فرمان ہے۔ ”و تجزوا من ممام ابراھیما امصلی“ یعنی اے دنیا تمام کے حج پر آنے والے صاحبو جب تم خدا کے مقدس گھر کعبہ شریف کے پاس پہنچو تو پہلے سات چکر بیت اللہ کا طواف کرو پھر کعبہ

معظّمہ سے چند قدم دور چل کر مقام ابراھیم علیہ والسلام پر دور کعت نماز پڑھو۔

میرے بزرگ بھائیو!

"یہ مقام ابراھیم کیا چیز ہے آپ کو معلوم ہے کہ یہ ایک پتھر ہے"۔

میرے دوستو یہ ایک پتھر ہے مگر ہاں یہ ایک ایسا مقدس پتھر ہے کہ جب حضرت ابراھیم علیہ اسلام اور ان کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کعبہ شریف کی تعمیر فرمارہے تھے تو اس پتھر پر کھڑے ہو کر خدا کے خلیل نے بیت اللہ کی دیواروں کی تعمیر کی تھی۔

قرآن مجید میں ہے (سورۃ بقرہ ترجمہ) یعنی اجب حضرت ابراھیم و حضرت اسماعیل علیہ السلام بیت اللہ شریف کی دیواروں کو تعمیر کر رہے تھے تو یہ دعامانگتے تھے کہ اے پروردگار تو ہماری اس خدمت کو قبول فرمابے شک تو ہماری دعاؤں کا سننے والا ہے اور ہماری نیتوں کا جاننے والا ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام نیچے سے پتھر اور گارا دیتے تھے۔ اور حضرت ابراھیم علیہ السلام اس مقدس پتھر پر کھڑے ہو کر دیواروں کی تعمیر فرما رہے تھے۔ آپ اتنی دیر اس پتھر پر کھڑے رہے کہ اس پر آپ کے دونوں قدموں کا نشان پڑھ گیا تھا جو آج تک قائم وباقی ہے۔ یہ آپ کا معجزہ ہے کہ پتھر موم کی طرح نرم ہو گیا اور آپ کا نقشِ قدم اس پر پیوست ہو گیا اور آپ کے اس نقشِ قدم کی وجہ سے پتھر مقامِ ابراھیم کہلانے لگا اور اس کو اس نسبت کی وجہ سے عزت وکرامت اور فضیلت وعظمت حاصل ہوئی کہ قرآن عظیم نے دو جگہ اس کی عظمت کا خطبہ پڑھا ایک جگہ یوں ارشاد فرمایا۔

"فیہ ایات بینات مقام ابرھیم"

"یعنی کعبہ شریف میں رب البیت کی بے شمار نشانیاں ہیں اور انہیں نشانیوں میں سے ایک نشانی مقام ابراھیم ہے اور دوسری جگہ اس طرح فرمان خداوندی ہے۔

"واتخذ وا من مقام ابراھیم مصلیٰ"

یعنی اے مسلمانوں تم طواف کعبہ کے بعد نماز تو خدا کے لئے پڑھو سجدہ خدا کا کرو۔ مگر تم اپنی پیشانیوں کو اس پتھر کے پاس زمین پر رکھ کر سجدہ کرو جس پر ایک اللہ والے کے قدموں کا نشان ہے۔ سبحان اللہ۔ ایک پتھر کو ایک اللہ کے پیارے سے اتنا تعلق پیدا ہو گیا کہ اس کے قدموں کا اس پر نشان بن گیا۔ تو اس پتھر کی محبوبیت کا یہ عالم ہو گیا کہ قرآن مجید اس کی وحدت کا خطیب بن گیا اور یہ پتھر تمام حجاج کرام بیت اللہ کی سجدہ گاہ ہو گیا۔ دوستو اس آیت کریمہ نے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر متنبہ کیا کہ اے قرآن پڑھنے والو اس نکتہ سے غافل مت رہنا کہ اللہ والے تو اللہ والے ہوتے ہیں مگر اللہ والوں کی ہر چیز بھی اللہ والی ہے خدا کے پیارے تو خدا کے پیارے ہوتے ہی ہیں لیکن خدا کے پیاروں کی ہر چیز خدا کی پیاری ہو جاتی ہے۔

دوستو!

آپ نے دیکھا نہیں کہ حضرت خلیل اللہ خدا کے پیارے ہیں تو ان کے نشان قدم کو اپنے سینے پر اٹھانے والا پتھر بھی خدا کے نزدیک اتنا پیارا ہو گیا کہ اس پتھر کے پاس پیشانی رکھ کر جو سجدہ کیا جائے وہ سجدہ بھی خدا کو پیارا ہو جاتا

ہے۔بلکہ اس پتھر کے پاس خدا کا سجدہ کرنے والا بندہ بھی خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اللہ والا ہو جاتا ہے مسلمانو!۔

یہ تو خدا کے تمام محبوبوں کا حال ہے اب آپ غور کریں اگر کسی چیز کو خدا کے خاص محبوب حبیب مکرم محبوب اعظم ﷺ سے نسبت و تعلق حاصل ہو جائے تو پھر سبحان اللہ اس کی عزت و عظمت اور کمال محبوبیت کا کیا عالم ہو گا۔اللہ اکبر جب کہ قرآن مجید میں رب العزت نے ارشاد فرمایا۔

"لا اقسم بھذا البلد و انت حل بھذا البلد"

یعنی خداوندِ قدوس ارشاد فرماتا ہے کہ مجھ کو شہر مکہ کی اس لئے قسم ہے کہ اے محبوب آپ اس شہر میں مقیم ہیں۔

برادرانِ ملت ذرہ غور تو کیجئے کہ مکے میں صفاء و مروا بھی ہے چاہِ زمزم بھی ہے اور مقامِ ابراہیم بھی ہے انبیاء و خلیل بھی ہے یعنی کعبہ رب جلیل بھی ہے۔ غرض سینکڑوں عظمتیں اور ہزاروں بزرگیاں شہر مکہ میں جلوہ فگن ہیں مگر رب کعبہ جب اس شہر کی قسم کا ذکر فرماتا ہے۔ تو یوں فرماتا ہے کہ مجھے شہر مکہ کی اس لئے اور اور اس بنا پر قسم ہے کہ اے محبوب یہ شہر مکہ تمہارا مسکن ہے۔

تو پتہ چلا کہ مکہ مکرمہ اپنی بے شمار سابقہ عظمتوں کے باوجود حضور اکرم ﷺ کی نسبت کی وجہ سے اتنا مکرم و معظم ہو گیا ہے کہ رب العزت اس کی عظمت کی قسم بیان فرماتا ہے۔ یعنی ہر شخص کو جو چیز پیاری ہوتی ہے اس چیز کی وہ قسم کھاتا ہے۔ دیکھ پروردگار کو اپنے حبیب کی جان سے سب سے زیادہ پیاری ہے اس لئے خداوند عالم کبھی اپنے محبوب کے کلام کی کبھی ان کی زندگی کی کبھی ان

کے شہر کی قسم ذکر فرماتا ہے۔

میرے دوستو!

نسبت مصطفےٰ ﷺ کا ذکر آگیا تو ایک مسئلہ اور بھی سن لیجئے حجاج کرام جانتے ہیں کہ مکہ معظّمہ پہنچ کر سب سے پہلا جو کعبہ کا طواف کیا جاتا ہے اس میں رمل کرنا پڑھتا ہے۔

رَمل کیا ہے؟

عزیزانِ ملت رَمل یہ ہے کہ سینہ تان کر شانے ہلا ہلا کر خوب اکڑ اکڑ کر چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے طواف میں اس شان سے چلیں کہ گویا کوئی پہلوان اکھاڑے میں اپنے مقابل سے کشتی لڑنے کے لئے نکلا ہے۔

چنانچہ میرے بزرگو بھائیو!

تمام حجاج کرام طواف کعبہ کے شروع کے تین چکروں میں خوب اکڑ اکڑ کر رَمل کرتے ہیں اور جھوم جھوم کر مستانہ وار چال کے ساتھ کعبہ کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ کہ طواف کعبہ میں جو رَمل یعنی اکڑ اکڑ کر چلنا یہ اللہ کا حکم ہے مگر یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ حرم کعبہ جو جلال و جبروت الٰہی کا مرکز ہے اور جہاں قہر و جلال خداوندی کے خوف سے فرشتوں کے بال و پر بھی لرزہ براندم ہوتے ہیں۔ اس جگہ ہم گناہگاروں بندوں کے اکڑ اکڑ کر چلنے کا مطلب کیا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ زمین پر اکڑتے اور اتراتے ہوئے مت چلو۔ بے شک نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ لمبائی میں پہاڑ کے برابر ہو سکتے ہو۔ (سورہ بنی اسرائیل)۔

برادرانِ اسلام!

آپ نے دیکھا ہو گا کہ زمین پر اکڑ کر اور اترا کر چلنا حرام اور گنا ہے۔ چنانچہ آپ پاکستان میں اکڑ اکڑ کر چلیں تو گناہ مکہ مکرمہ کی کسی گلی میں چلیں تو گناہ اگر جدہ میں چلیں گناہ لیکن اللہ کے گھر کے پاس حرم الٰہی کے پاس اکڑ اکڑ کر چلیں تو ثواب ہی ثواب ہے آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ تمام روئے زمین پر اکڑ اکڑ کر چلنا گناہ اور خدا کے گھر کے پاس اکڑ اکڑ کر چلنا ثواب ہے۔

برادانِ ملت!

سنئے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب حضور ﷺ صحابہؓ کی جماعت کے ساتھ عمرہ کیلئے مدینہ منورہ سے روانہ ہو کر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور حرم کعبہ میں داخل ہوئے تو مشرکین نے طعنہ دیا کہ بلا یہ صحابہ کیا طواف کر سکیں گے ان لوگوں کو تو مدینے کے بخار نے کچل ڈالا ہے اور یہ بالکل ہی لاغر و کمزور ہو چکے ہیں جب نبی کریم ﷺ کو مشرکین کے اس طعنے کی خبر ہوئی تو حضور ﷺ نے صحابہؓ کو رمل کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم لوگ اس طرح اکڑ اکڑ کر چلو اور طواف کر و کہ مشرکین مکہ کے دلوں پر تمہاری شوکت و طاقت کا سکہ بیٹھ جائے چنانچہ آگے آگے محبوب خدا ﷺ سینہ تانے ہوئے اور شانے ہلاتے ہوئے رمل کیساتھ طواف فرما رہے تھے اور آپ کے پیچھے پیچھے صحابہ کرامؓ بھی سینہ تانے اور شانے ہلاتے ہوئے طواف میں رمل کیا۔

میرے عزیز دوستو!

خداوند کریم کے گھر میں محبوب خدا کے اکڑ اکڑ کر چلنے کی ادا

اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند ہوئی کہ خداوند قدوس نے اپنے تمام بندوں کو اس کا حکم دے دیا کہ میرے بندوں زمین کے کسی حصہ پر بھی تمہارے لیئے اکڑ اکڑ کر چلنا اور اترا اترا کر چلنا گناہ و حرام ہے۔ مگر جب تم مکہ میں میرے مقدس گھر کے طواف کیلیئے آؤ تو یہاں پر تمہارا اکڑ اکڑ کر چلنا ثواب ہی ثواب ہے۔ کیوں اس لیے کہ۔ اس مقام پر اکڑ اکڑ کر چلنے کو میرے محبوب سے نسبت و تعلق ہے۔ اور میرے محبوب کی ہر ادا کیوں پیاری ہے۔ مجھے محبوب یار کی ہر ادا پیاری معلوم ہوتی ہے۔ لہذا میرے بندوں تمہارا اس مقام پر اکڑ اکڑ کر چلنا مجھے پیارا معلوم ہوتا ہے۔

میرے عزیز بھائیو!

دیکھا آپ نے اکڑ اور اترا کر چلنے کو میرے محبوب ﷺ سے

سے نسبت ہو گئی تو اکڑ کر چلنا اور اتراتے ہوئے طواف کرنا بھی خداوند قدوس کے نزدیک محبوب اور کار ثواب بن گیا ہے۔ اس لیے میں نے عرض کی ہے کہ اللہ والے تو اللہ والے ہی ہوتے ہیں اس میں کیا شک ہے مگر کمال تو یہ ہے کہ اللہ والوں کی ہر چیز بھی اللہ والی ہی ہو جایا کرتی ہے۔ خدا کے پیارے تو خدا کے پیارے ہی ہوتے ہیں۔ مگر خدا کے پیاروں ہر چیز بھی خدا کی پیاری ہو جاتی ہے۔

الصلوٰۃ واسلام علیك یا رسول اللہ

برادران ملت!

ایک بات اور سن لیجیے کون نہیں جانتا کہ مدینہ منورہ کا پرانا نام یثرب

ہے۔ یہ شہر وباؤں کا مرکز ہے اور بیماریوں کا گھر تھا مگر جب رحمت العالمین کے قدم مبارک یہاں آئے تو اور اس شہر کو خدا کے محبوب ﷺ سے تعلق و نسبت حاصل ہو گیا۔ تو یہ مدینۃ الرسول کہلانے لگا تو نسبت رسول ﷺ کی وجہ سے اس کو یہ شرف حاصل ہوا ہے۔ پہلے یہ بیماریوں کا گھر تھا اور لیکن اب یہ دار الشفاء بن گیا اور تمام روحانی و جسمانی امراض کا شفاخانہ بن گیا ہے۔ چنانچہ حضور رحمت عالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مدینہ شریف کی مٹی لعاب دہن میں لگا کر مریض کو بھی استعمال کرائی جائے تو اس کو اللہ کے حکم سے شفاء حاصل ہو گی۔

مولانا حسن بریلوی نے اس حدیث کا خوب ترجمہ لطیف ترجمہ فرمایا

ہے۔

نہ ہو آرام جس کو سارے زمانے میں
اٹھا لے جائے خاک ان کے آستانے کی

حاضرین محترم!

یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ ہمارے اور آپ کے القاب اور خیر الامم ہے۔ یعنی تمام امتوں سے بہتر امت کیا آپ نے کبھی اس پر غور کیا کہ امتیں تو بہت ہیں اور اگلی امتوں کی عمریں بھی طویل ہوتی تھیں کہ اور ان عمال بھی بہت زیادہ تھے کیا وجہ ہے کہ یہ امت باوجود ان کی عمریں کم اور اعمال صالح بھی بہت کم اور پھر بھی قرآن مجید میں رب العزت جلا و علا نے اس امت کے درجات عالیہ کا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کنتم خیر امتہٍ۔ (سورہ ال عمران)۔ ترجمہ اے میرے حبیب ﷺ کی امت تم تمام امتوں میں سے سب

سے بہتر امت ہو جو کہ لوگوں کیلئے ظاہر ہوئیں۔ تم انسانوں کو اچھی باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو۔

برادران اسلام!

آپ یقین فرمائیں کہ اس امت کے خیر الامم یعنی بہترین امت ہونیکی اس کے سوا اور کوئی وجہ نہیں ہے امت کو خدا کے پیارے اور ہم غریبوں کے سہارے جناب رسول اللہ ﷺ سے نسبت و تعلق ہے۔ اور اللہ کے پیارے تو اللہ کے پیارے ہی ہوتے ہیں اس میں کیا شک ہے مگر اللہ کے پیاروں سے نسبت والے بھی اللہ کے پیارے ہو جاتے ہیں اس سارے جہان سے زیادی خدا کے پیارے کی امت خدا کے نزدیک سارے جہان والوں سے پیاری ہو چکی ہے۔

برادران ملت!

اب تو ذرا غور فرمائیں کہ جب مکہ مکرمہ کو حضور ﷺ سے نسبت حاصل ہو گئی تو اس کی عزت و عظمت میں چار چاند لگ گئے کہ خداوند قدوس نے قرآن مجید میں اس کی قسم ذکر فرمائی کہ۔ جب رمل یعنی کعبہ کے طواف میں اکڑ اکڑ کر چلنے کو حبیب خدا کی نسبت حاصل ہو گئی تو اکڑنا اور اترا کر چلنا بھی عبادت بن گیا۔ جب یہ امت نسبت حبیب کی بدولت خیر الامم ہو گئی تو سمجھ لیجیے وہ جلسہ یا جلوس جس کو حضور صاحب لولاک ﷺ سے نسبت حاصل ہو تو اس کا نام ہی جلسہ یا جلوس میلاد النبی ﷺ ہو بھلا اس جلسے یا جلوس کی عزت اور عظمت اور اس کی فضیلت کا اور اس کی کرامات کا کیا کہنا یقیناً وہ جلسہ یا جلوس محبوب خداو

مقبول بارگاہ کبریا ہوگا بلا شبہ نسبت رسول اللہ ﷺ کی عظمت کی وجہ سے تمام جلسے اور جلوسوں میں سب سے زیادہ مکرم و معظم ہوگا اس لیے میں نے عرض کی کہ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر جلسہ عید میلاد النبی ﷺ سے بڑھ کر عظمت و تقدس والا دوسرا اور کوئی جلسہ اور جلوس نہیں ہو سکتا۔

میرے عزیز دوستو!

یہ وہ جلسہ جلوس ہے جس کیلئے آپ اپنے گھر سے چلیں تو ہر قدم پر ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور جتنی دیر آپ اس جلوس یا جلسہ میں شریک اجلاس رہیں گے، رحمت خداوندی کے سائبان آپ پر سایہ فگن رہیں گے کیونکہ جس جلسے یا جلوس میں آپ حاضر ہیں میرا آپ کا ان کا جلسہ نہیں بلکہ محبوب خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ کا جلسہ ہے۔ لہذا میرا ایمان ہے کہ اس جلسے یا جلوس میں جذبہ عقیدت جوش محبت کے ساتھ شرکت کرنے والا بھی یقیناً محبوب خدا اور مقبول بارگاہ الٰہی ہوگا۔

برادران گرامی!

پھر یہ بھی یاد رکھیے کہ آپ اپنے کام کاج کو چھوڑ کر ان کی یاد میں حاضر ہوئے جنہوں نے سینکڑوں راتیں آپ اور ہماری یاد میں جاگ کر کاٹی ہیں کیوں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رحمت عالم ﷺ ساری ساری رات جاگ کر اپنی امت کی مغفرت کیلئے دعائیں مانگتے تھے اور امت کی یاد میں اتنا رو دیئے اور اس قدر جاگے کہ خدا کی خدائی کو مصطفیٰ کی مصطفائی پر پیار آگیا اور قرآن مجید میں خدا کا حکم اتر پڑا۔ یا ایھا المزمل قم الیل ترجمہ اے جھرمٹ مارنے وا

لے رات میں قیام فرما مگر آدھی رات میں یا اس سے کم کیجئے یا اس سے کچھ زیادہ کرلیجیے۔اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے۔

برادران اسلام!

محبوب خدا رات بھر کھڑے رہتے نمازیں پڑھتے اور دعائیں مانگتے۔حدیث گواہ ہے۔

ترجمہ حدیث : یعنی اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ پائے مبارک تک ورم آجاتا تھا۔اللہ ،اللہ محبوب خدا کی یہ شب بیداری اور عبادت گزاری گریہ و زاری کیوں تھی اور کس کیلئے تھی ، سنو تمہارے ہی لیے تھی اے گنہگار رو اپنے روسیاہ کارو وہ شب بھر جاگنا اور رات بھر رونا محمد ﷺ۔

برادران ملت !یہ جلسہ عید میلاد شریف کیا ہے اسی رحمت والے اور شفقت والے آقائے نعمت کے جمیل کا ذکر ہے اور ان کی یاد کا جلسہ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت یعنی مسلمان اہلسنت محفل میاد شریف کا اہتمام کرتے ہیں تاکہ ہمارے اور آپ کے دلوں میں ہمیشہ ہمیشہ غمخوار امت رسول رحمت ﷺ کی مقدس یاد قائم اور باقی اور تازہ ہوتی رہے۔

الصلوۃ السلام علیك یا رسول اللہ

میرے عزیز دوستو!

کبھی آپ نے یہ بھی سوچا کہ میلادس شریف کے معنی کیا ہیں۔سنیئے ، میلاد عربی کا لفظ ہے۔میلاد کے معنی پیدائش ، میلاد النبی کی پیدائش۔

برادران ملت !

اب یہاں دو سوال پیدا ہوتے ہیں ایک تو یہ ولادت یعنی پیدائش تو سبھی کی ہوتی ہے۔ ہم اور آپ بھی پیدا ہوئے۔ تمام اولیاء کی بھی پیدائش ہوئی اور تمام انبیاء علیہ السلام کی بھی ولادت ہوئی مگر کیا وجہ ہے۔ ہم کسی کی ولادت و پیدائش کا خیال نہیں رکھتے حضور ﷺ کے سوا کسی نبی یا رسول کا جلسہ منعقد نہیں کرتے ہم تمام انبیاء اور رسولوں پر ایمان لاتے ہیں ۔سب کی تعظیم و تکریم بھی کرتے ہیں مگر میلاد شریف صرف خاتم النبیین ﷺ کا ہی پڑھتے ہیں آج تک کبھی آپ نے نہیں سنا ہوگا کہ کسی نے حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم ، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا میلاد پڑھا ہو۔ یا ان کی ولادت و پیدائش کیلئے کوئی محفل سجائی ہو۔

دوسرا سوال یہ آخر میلاد شریف میں وہ کون سی خوبی ہے کہ مسلمان آج تک اپنے رسول ﷺ کی ولادت و پیدائش کو بھول نہیں سکا۔ غور فرمائیں کہ مسلمان اپنے تاج و تخت اور سلطنت کو بھول گیا اپنے جاہ و حشمت اور شان و شوکت کو بھول گیا اپنے اسلاف کے کارناموں اور ان کی عزت و عظمت کو بھول گیا، اپنا سب کچھ بھول گیا، مگر آج تک اپنے پیارے رسول ﷺ کی ولادت اور پیدائش کو فراموش نہیں کر سکا دیکھ لیجیئے شادی ہو تو میلاد شریف، غمی ہو تو میلاد شریف، فرزند پیدا ہو تو میلاد شریف، نیا مکان بنا ہو تو میلاد شریف۔

میرے عزیز دوستو!

ان دونوں سوالوں کا جواب بہت اہم ہے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ نبی آخر الزماں ﷺ کا میلاد شریف کیوں ہوتا ہے۔ دوسرا سوال یہ کہ دوسر

ے انبیاء کرام کا میلاد کیوں نہیں پڑھا جاتا۔ اور تیسرا سوال یہ کہ چودہ سو برس گزر جانے کے بعد. مسلمان اپنے رسول ﷺ کی ولادت اور پیدائش کو کیوں نہیں فراموش کر سکا۔

محترم بزرگو اور بھائیو!

پہلا سوال کا جواب یہ ہے کہ تمام انبیاء اور رسولوں کی پیدائش ضرور ہوئی مگر یاد رکھیئے جس طرح حضور پرنور ﷺ کی نبوت ورسالت اور ان کی ہر ہر صفت بے مثل وبے مثال ہے اسی طرح ان کی پیدائش وولادت بھی بے مثال بے مثل ہے۔

میرے عزیز بھائیو!

کبھی آپ نے اس پر غور کیا کہ اس دنیا آج تک جتنے پیدا ہونے والے پیدا ہوئے سب روتے ہوئے پیدا ہوئے ہر بچہ پیدا ہونے کے بعد رو رو کر اپنی زندگی کا اعلان کرتا ہے۔ ہاں نوجوان جو پتلون کسے اکڑ غوں کرتے چکلت چلتے ہیں اور سینہ تانے اور بٹن کھولے چٹاخ، چٹاخ بوٹ چٹخاتے ہوئے مسٹر صاحبان گشت کرتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں اجب یہ پیدا ہوئے تھے کتنا پتلا حال تھا بس کچھ نہ پوچھیئے مٹھی بندھی ہوئی دم گھٹا ہوا سانس گم گھڑی کی طرح زمیں پر ڈھیر ہو گئے ماں باپ پریشان جلال توں آئی بلا ٹال توں خیر خدا خدا کر کے صاحبزادے کا سانس آیا تو سب سے پہلے ایک چوکی روئے اور رو رو کر اپنی زندگی کا اعلان کیا تو ماں باپ کی جان میں جان آئی کہ الحمد للہ بچہ زندہ پیدا ہوا۔ خیر بہر حال میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آج تک جتنے پیدا ہونے والے پیدا ہوئے ہیں تو

سب روتے ہی پیدا ہوئے مگر۔

برادران ملت!

آپ یہ سن کر حیران ہو جائیں گے کہ اسی آسمان کے نیچے اور اسی زمین کے اوپر ایک ایسا بھی پیدا ہونے والا پیدا ہوا ہے جو روتا ہوا پیدا نہیں ہوا بلکہ تمام جہان روتے ہوؤں کو ہنساتا ہوا پیدا ہوا ہے وہ پیدا ہونے والے کون ہیں۔ سنیئے وہ مکہ مکرمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ گھر حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کی گود میں پیدا ہوئے یہ وہ مولود مسعود ہیں جو پیدا ہو کر روئے نہیں۔ بلکہ پیدا ہوتے ہی حمد الہی کا خطبہ پڑھا۔ سر سجدہ معبود میں رکھ کر یہ حق سے عرض کی۔

"یارب ھب لی امتی یا رب ھب لی امتی"

اللہ اکبر میرے عزیز دوستو!

دیکھ لیا آپ نے رحمت عالم ﷺ روئے بلبلائے نہیں آہ و زاری نہ کی بلکہ پیدا ہوتے ہی اپنی ننھی سے پیشانی کو مالکِ حقیقی و مسجود تحقیقی کی بارگاہ عظمت میں سجدہ ریز کر دیا اور اپنے ننھے ننھے پتلے پتلے گلابی ہونٹوں سے جن کی رنگینی و نزاکت پر گلاب کی کلیاں قربان ہوتی ہیں آپ حضور ﷺ نے دعا مانگی۔ پھر دعا کس کیلئے اپنے لئے نہیں اپنی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے نہیں اپنے ماں باپ عزیز و اقارب کے لئے نہیں بلکہ سب سے پہلے آپ کے قلب نازک میں جس کا خیال آیا وہ اس امت کا خیال تھا اور پہلی دعا جو لب پاک مصطفٰے ﷺ پہ آئی وہ اس امت کے لئے تھی۔ اللہ اللہ یار سول رحمت کا یہ کرم عظیم کہ اپنے والدین یا اولاد یا کسی عزیز و اقرباء کو یاد نہیں فرمایا۔ بلکہ ہم اور آپ کو

یاد فرمایا اور مشرق و مغرب جنوب و شمال کے تمام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لانے والوں کو یاد فرمایا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔

میرے بزرگو اور بھائیو!

دیکھ لیا آپ نے ولادت تو ہر نبی اور ہر رسول کی ہوئی مگر انصاف سے بتائیے کہ ایسی انوکھی اور نرالی اور اتنی بے مثل و بے مثال ولادت کسی نبی و رسول کی ہوئی۔ پھر ذرا ولادت مصطفےٰ ﷺ کی اہمیت اور اہتمام پر غور فرمائیے کہ میرے دوستو رحمت عالم ﷺ کی ولادت وہ عظیم الشان ولادت ہے کہ تمام انبیاء سابقین اس ولادت کی بشارت دیتے رہے، شب ولادت میں ستر ہزار ملائکہ مقربین کی جماعت کو لے کر حضرت جبرائیل علیہ السلام فرش زمیں پر اتر پڑے، استقبال ولادت کے لئے آسمان کے ستارے جھک پڑے بت منہ کے بل گر پڑے، آتش کدہ ایران کی آگ بجھ گئی۔ غرض عجیب عجیب نشانیاں اور خوارق عادات کا ظہور ہوا۔ باقی دوسرے انبیاء کرام پیدا ضرور ہوئے مگر ان محبوبانِ خدا کی ولادت و پیدائش کا تو پہلے سے کوئی چرچہ تھا نہ کوئی خاص اہتمام تھا۔ نہ ان کی ولادت کے وقت اتنی آیات بینات اور نشانیاں کا ظہور ہوا۔ بس یہ ہی وجہ ہے کہ ہم مسلمان ایمان تو ہر نبی و رسول پر لاتے ہیں اور سب کی تعظیم و تکریم بھی کرتے ہیں مگر میلاد و صرف حضرت خاتم النبین ﷺ ہی پڑھتے ہیں کیونکہ ان کی اور صرف ولادت میں جو خصوصی اور امتیازی عظمت ہے وہ دوسرے کسی نبی و رسول کی ولادت میں نہیں ہے۔

برادرانِ گرامی!

یہ تو پہلے سوال کا جواب ہے کہ میلاد شریف صرف خاتم النبین ہی کا کیوں پڑھا جاتا ہے۔ اب رہ گیا دوسرا سوال کہ مسلمان سب کچھ بھول گئے مگر اپنے نبی کی ولادت کو کیوں نہیں بھولتے ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ نبی رحمت ﷺ نے اپنی اس ولادت کے وقت ہم آپو کو یاد کیا اس لئے ہم اس میلاد کو ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ بھلا ہم اس میلاد شریف کو کس طرح فراموش کر سکتے ہیں۔ جس میلاد کے وقت صاحب میلاد نے ہم کو یاد فرمایا۔

میرے دوستو!

ہم نبی رحمت کے اس احسان عظیم کو بھلا کس طرف بھول سکتے ہیں ؟
ھل جزاء الاحسان الا لا حسان۔ ”احسان کا بدلہ تو احسان ہی ہے“ اس لئے رحمت عالم ﷺ نے جس میلاد کے وقت ہم کو یاد فرمایا، حق تو یہ ہے کہ قیامت تک ہم اس میلاد شریف کو فراموش نہیں کر سکتے اور اگر خدا نہ نخواستہ ہم نے اپنی بد نصیبی سے اس میلاد رحمت کو بھلا دیا تو پھر سمجھ لیں کہ ہم سا کوئی بڑا احسان فراموش کوئی نہیں ہو سکتا۔

میرے بزرگو اور بھائیو!

ایک کتا بھی روٹی کے ایک ٹکڑے کے احسان کو بھی مانتا ہے اور اپنے محسن کے اس احسان کو کو فراموش نہیں کرتا بلکہ دم ہلا ہلا کر زبان نکال نکال کر اس احسان کو یاد کرتا اور شکریہ ادا کرتا رہتا ہے اور ہم انسان پھر جب صاحب ایمان ہو کر اس رسول رحمت کے احسان کو بالکل فراموش کر دیں ؟ کہ جو پیدا

ہوئے تو ہمیں یاد کیا ساری زندگی ہمیں یاد کرتے رہے۔ قبر انور میں بھی ہمیں یاد فرمارہے ہیں۔ اور میدان محشر میں بھی یاد میں بے قرار رہیں گے۔ اور کبھی کبھی پل صراط پر کبھی میزان عمل پر، کبھی جہنم کے دروازے پر پہنچ کر اپنی امت کے گنہگاروں کو بچاتے ہوں گے۔ اللہ اللہ

مسلمانوں!

اس محسن اعظم نبی مکرم ﷺ کے تو ہم پر ایسے ایسے عظیم احسان ہیں کہ اگر ہمارے جسم کے رونگھٹے رونگھٹے کو لاکھوں زبانیں مل جائیں پھر بھی سرور عالم سرکار مدینہ ﷺ کے عظیم احسانوں کا شکریہ نہیں ادا ہو سکتا مگر ہم اتنے احسان فراموش ہو جائیں گے کہ ان کی ولادت شریف کو بھول جائیں اور یہ بھی یاد نہ رکھیں۔ کہ وہ کب پیدا ہوئے، کس طرح پیدا ہوئے، ان کا حسب نسب کیا ہے، ان کے والدین کا کیا نام ہے۔

میرے بزرگو!

انصاف سے کہو، کیا ہمارے ایمان کا یہی تقاضا ہے کہ ہم اپنے یاد کرنے والے کو بالکل فراموش کردیں اور احسان فراموش کریں؟

نہیں! نہیں! ہرگز نہیں! مسلمان اگر سچا مسلمان ہے تو ہرگز ہرگز کبھی بھی وہ اپنے رسول کا احسان فراموش نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان اپنا سب کچھ بھول جاتا ہے اور بھول گیا مگر اپنے نبی رحمت ﷺ کی ولادت باسعادت کو کبھی نہیں بھولتا اور ہر خوشی و غمی کے موقعہ پر محفل میلاد شریف میں نبی رحمت ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر جمیل سن کر اپنی دنیائے ایمان کیلئے روحانی

تسکین واطمینان سامان پیدا کرتا ہے۔

ہاں تو میرے دوستو بزرگو!

ایک کڑوی بات بھی سن لیا کرو، مجبور ہوں کہنا ہی پڑتا ہے کیونکہ کچھ لوگ اس زمانے میں ایسے بھی پیدا ہو گئے ہیں جو محفل میلاد، جلوس میلاد کو بدعت کہہ کر حرام بتاتے ہیں مگر یہ محفل میلاد شریف یا جلوس میلاد شریف پر اسراف وبدعت کا فتویٰ چپکا کر اس مقدس جلسہ کو حرام بتانے والے ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈالیں اور سوچیں کہ جمعیۃ العلماء دیوبند اور دیگر اپنے مدارس کے جلسوں میں روشنی، سجاوٹ وغیرہ کا اہتمام سب کچھ ضرورت سے زیادہ کرتے ہیں اور اس پر دینی اجلاس تبلیغی اجتماع اسلامی کا لیبل اور سائن بورڈ لگاتے ہیں۔ مگر غریب سنی اگر اپنے نبی رحمت حضور ﷺ کے میلاد شریف کا چھوٹا سا جلسہ بھی کر لے تو اس پر اسراف وبدعت کی لال جھنڈی دکھا کر مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی بناتے ہیں۔

میرے بزرگو اور دوستو!

انصاف سے کہوں کہ توحید کا ڈھنڈورہ پیٹنے والے مولویوں کی اس حرکت کو انصاف اور دیانت سے بال برابر بھی کوئی تعلق ہے؟ کیا یہ کوہ ہمالیہ پہاڑ سے بھی بڑا ظلم نہیں ہے؟ تو اور کیا ہے کہ میلاد شریف میں ایک چراغ دیکھ کر چراغ پا ہو جائیں اور شرک وبدعت کی توپوں سے اندھادھند گولہ باری شروع کر دیں۔

برادران اسلام!

میری اس بات کا برا نہ مانیں، کیونکہ حق بات ہمیشہ کڑوی ہوتی ہے، حقیقت یہ ہے کہ یہ دل کا چور ہے جو ان لوگوں کے قول فعل سے پکڑا جاتا ہے بات یہ ہے کہ محبت رسول ﷺ اور عظمت رسول ﷺ مصطفیٰ ﷺ کا چراغ ان کے دلوں کی دنیا میں گل ہو چکا ہے اس لئے ہر وہ عمل جس سے رسول اللہ ﷺ کی محبت و عظمت کا اظہار ہوتا ہو۔ خواہ وہ درود تاج ہو یا محفل میلاد شریف ہو یا سلام و قیام ہو اس پر وہ ان کی توپ سے شرک وبدعت کے گولے ضرور داغے جائیں گے۔

میرے بھائیو!

کیا آپ نے کبھی اس طرح شرم وغیرت کا جنازہ نکلتے دیکھا ہے کہ اتباع شریعت اور محبت اسلام کا دعویٰ بھی ہو۔ اور ذکر رسول و عظمت نبوت ﷺ سے ایسی عداوت بھی ہو، اعلحضرت نے فرمایا:

ذکر روکے فضل کاٹے، نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک، کہ ہوں امت رسول اللہ کی

خیر میرے عزیز دوستو!

آپ اس بات کا یقین کریں کہ جس دل میں محبت رسول ﷺ کا اجالا اور عظمت رسول کا بول بالا ہوگا وہ ہرگز ہرگز کبھی بھی میلاد شریف کا انکار نہیں کریگا۔

میرے بزرگو اور بھائیو!

غالباً آپ نے حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی

رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی سنا ہو گا۔ آپ بہت ہی جامع شریعت و طریقت بزرگ تھے اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے ایک باکرامت ولی تھے، یہ محفل میلاد اور سلام و قیام سے بڑا والہانہ عشق رکھتے تھے، میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ ایک مرتبہ ان کی مجلس میں ایک ایسے مولوی صاحب آگئے جن کا پائجامہ ضرورت سے زیادہ اونچا اور کرتہ ضرورت سے زیادہ نیچا تھا چونکہ میلاد شریف والوں کو بدعتی سمجھتے تھے اس لئے نہ حضرت قبلہ سے سلام کیا نہ مصافحہ بس ایک دم آئے اور دھم سے بیٹھ گئے اور حضرت قبلہ مولانا صاحب سے سوال کر دیا کہ صحابہ کے زمانے میں میلاد شریف ہوتا تھا، حضرت مولانا نے فرمایا میاں میلاد شریف میں کیا ہوتا ہے؟ کیا گالی گلوچ ہوتا ہے، مولوی صاحب بولے کہ نہیں حضرت نے۔ فرمایا کیا کچھ کفریات یا گناہ کے کلمات بکے جاتے ہیں، مولوی صاحب نے فرمایا نہیں نہیں یہ سب خرافات نہیں ہوتے۔ پھر حضرت قبلہ نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ خود ہی بتائیں کہ میلاد شریف میں کیا کیا ہوتا ہے، تو مولوی صاحب ذرا ہکلا ہکلا کر کہنے لگے کہ میلاد شریف میں تخت و فرش بچھایا جاتا ہے روشنی کی جاتی ہے پھر لوگوں کو جمع کر کے کچھ تلاوت کچھ نعت خوانی پھر حضور ﷺ کی ولادت اور نبوت کے کمالات و معجزات کا بیان ہوتا ہے پھر صلوٰۃ و سلام پڑھکر لڈو تقسیم ہوتے ہیں۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ میلاد شریف میں بس رسول اللہ ﷺ کا ذکر خیر ہوتا ہے، مولوی صاحب سر ہلا ہلا کر کہنے لگے کہ جی ہاں! جی ہاں! بس رسول اللہ ﷺ کا ذکر خیر ہی ہوتا ہے، اب حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کو جلال آگیا اور تڑپ کر فرمایا کہ جب میلاد شریف میں

ذکر رسول ہی ہوا کرتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ بے شک صحابہ رضی اللہ عنہما کے زمانے میں میلاد ہوا کرتا تھا اور ضرور ہوتا تھا اور یقیناً ہوتا ہے مگر بس فرق اتنا ہے کہ آج کل لوگ چاندنی کالین کا فرش بچھا کر لالٹین یا گیس یا بجلی کی روشنی کے نیچے میلاد شریف کرتے ہیں لیکن صحابہ اکرام میدان جنگ میں چلچلاتی دھوپ میں گرم گرم ریت کے اوپر کھڑے ہو کر تلواروں کی چمک کے نیچے میلاد شریف پڑھا کرتے تھے، آج کل تو لوگ میلاد شریف میں لڈو باٹتے ہیں، حضرت مولانا نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ اے مولوی صاحب! آپ خود ہی اقرار کر چکے ہیں کہ رسول ﷺ ہی کا نام میلاد شریف ہے۔ پھر بھی آپ مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ صحابہ اکرام کے زمانے میں میلاد شریف ہوتا تھا یا نہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ صحابہ اکرام گھر میں باہر یہاں تک کہ میدان جنگ میں بھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر و چرچہ کرتے تھے کیا آپ نے جہاد اسلامی کی کتابوں میں نہیں پڑا؟ کہ جب صحابہ اکرام رضی اللہ عنہ جہاد کیلئے میدان جنگ میں پہنچتے تھے تو امیر لشکر کافروں کے سامنے یہ تقریر کرتا تھا کہ اے گروہ کفار!

"سنو ہم لوگ پہلے مشرک تھے بتوں کے پرستار، قتل و غارت، لوٹ مار کے گنہگار تھے۔ شراب خوری اور حرام وغیرہ کی لعنتوں میں گرفتار تھے۔ اچانک ہم پر فضل خداوندی ہوا کہ نبی آخر الزماں ﷺ پیدا ہوئے اور انہوں نے ہمیں "لا اله الا الله محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم" کا مقدس کلمہ عطا فرمایا اور ہمیں خدائے واحد کی توحید کا پرستار اور انبیاء علیہم السلام کی نبوت کا جان نثار بنا دیا اور اسلام کی مقدس تعلیم سے ہمیں نیکو کار پرہیز گار بنا دیا"

لہذا اے گروہ کفار!

تم بھی یہ کلمہ پڑھ کر اسلام کے دامنِ رحمت میں آ جاؤ، یا کم از کم نظام اسلام کی برتری کو تسلیم کرو اور جزیہ ادا کرو اور اسلامی نوجوانوں کی فوجوں کی حفاظت میں پر امن زندگی بسر کرو ورنہ پھر تلوار کے فیصلے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ دیکھ لو اسلامی لشکر کا امیر میدان جنگ میں میلاد رسول پڑھ چکا اب اگر لشکر کفار اسلام یا جزیہ دینے سے انکار کر دیتا ہے اور اللہ اور رسول کے خلاف باغیانہ جنگ کیلئے تیار ہو جاتا تو پھر صحابہ رضی اللہ عنہ میلاد شریف ختم کر کے تلوار میان سے نکال لیتے اور سر بانٹنا شروع کر دیتے اور صبر و استقامت کا پہاڑ بن کر خدا اور رسول کے باغیوں سے ایسی شجاعت اور بے جگری سے لڑتے تھے کہ آسمانوں کے فرشتے بھی فتح و مبین لے کر اتر پڑتے تھے اور میدان جنگ کا ذرہ ذرہ ان کی تحسین و آفرین کرتے ہوئے زبان حال سے پکار اٹھتا۔

مجاہد ہیں کہ جو ضبط کا خاموش تصویریں، عیاں ہے ان سے دین اللہ افواجاً تفسیریں مولوی صاحب حضرت مولانا علیہ رحمہ پر بدعتی ہونے کا فتویٰ لگا آئے تھے مگر حضرت مولانا علیہ الرحمہ کے مرید ہو گئے اور اقرار کر لیا کہ محفل میلاد شریف بدعت نہیں ہے اور حضرت مولانا علیہ الرحمہ کے روحانی تصرف سے تائب ہو کر میلاد شریف و قیام و سلام میں ان کو بھی روحانی کیف اور ایمانی سرور محسوس ہونے لگا، سبحان اللہ، اللہ والوں کی روحانی طاقتوں کا کیا کہنا؟

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
اکر ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

بہر حال میں یہ عرض کر رہا تھا کہ میلاد شریف کی محفل منعقد کرنا اور میلاد شریف پر فرح وسرور کے اظہار کرنا اور خوشی منانے میں ہرگز، ہرگز کسی بدعت کا شائبہ تک نہیں بلکہ حق تو یہ ہے کہ میلاد النبی ﷺ پر شادمانی وسرور کا اظہار کرنا اور ولادت رسول ﷺ کے ذکر کا چرچہ کرنا درحقیقت قرآن کے فرمان کی تعمیل ہے۔

سنیئے قرآن مجید کا کیا فرمان ہے:

"اے مسلمانوں اللہ کے فضل سے اور اس کی رحمت پر خوشی مناؤ، یہ ان تمام دولتوں سے بڑھ کر ہے جنہیں لوگ جمع کرتے ہیں۔" (سورہ یونس)

آپ نے دیکھ لیا اس آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا۔ آپ نے آیت اور اس کا ترجمہ سن لیا کہ خدا کے فضل ورحمت پر خوشی منانا یہ حکم خداوندی ہے۔

لہذا برادران ملت!

اگر مسلمان سچا مسلمان ہے تو اس رحمت وفضل ربانی یعنی عید میلاد النبی ﷺ پر ضرور فرح وسرور کا اظہار کرے گا اور خوشی منائے گا۔

برادران محترم!

اس طرح ذکر میلاد شریف کا چرچہ کرتا اور بار بار میلاد شریف کی محفل منعقد کرنا بھی فرمان الٰہی اور قرآن پر ہی عمل کرنا ہے۔

سنو!

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

واما بنعمت ربك فحدث "یعنی اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچہ کرو"

میرے دوستو!

اب بتاؤ کیا رسول اللہ کی تشریف آوری سے بڑھکر ہم مومنین کیلئے کوئی نعمت خداوندی ہوسکتی ہے یہ تو نعمت عظمیٰ ہے کہ رب العزت نے:

"**لقد من الله على المومنين**" فرما کر مسلمانوں پر اس نعمت کا احسان جتایا ہے اور فرمایا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنین پر احسان فرمایا کہ ان میں ایک ایسے رسول و کو بھیج دیا جو انہیں میں سے ہے۔ جب میلاد و محمدی ﷺ نعمت خداوندی ہے اور فرمان قرآن ہے کہ خدا کی نعمت کا چرچہ کرو۔ اب اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ بار بار میلاد شریف کرنا فرمان خداوندی کی تعمیل ہے اس لئے انشاءاللہ تعالیٰ اہل ایمان میلاد النبی ﷺ کا چرچا کرتے رہیں گے اور منافق اپنی آتش غیظ میں جلتے رہیں گے۔ (الحضرت بریلوی)

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

برادران اسلام!

میلاد رسول ﷺ خداوند قدوس کی نعمت ہے یہ ہر مسلمان کا ایمان ہے اور اسلام تو اسلام بلکہ تمام مذاہب عالم اس پر متفق ہیں کہ نعمت کا شکر ادا کرنے کا حکم ہے بلکہ واجب اور ضروری ہے۔ اب غور فرمائیے کہ شکریہ ادا کرنے کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ ہے کہ نعمت دینے والی کی تعریف اور اس کی مداح و ثنا کی

جائے۔ دوسری یہ کہ نعمت دینے والی کی خدمت گزاری کی جائے، مثلاً آپ کو اگر کوئی حاجت پیش آگئی اور کسی سخی انسان نے آپکی حاجت پر رحم کھا کر ایک ہزار روپیہ سے آپکی مدد کردی تو یقیناً یہ اس مرد سخی کی طرف سے آپ کو ایک نعمت مل گئی اب آپ دو دو طریقے سے اس کا شکریہ ادا کر سکتے ہیں۔

ایک طریقہ یہ ہے کہ آپ اس کے گھر پر حاضری دیں اور اس کی خدمت و چاکری کریں۔ اس کا ادب و احترام بجالائیں تو آپ کی ان اداؤں کو دیکھ کر یہی کہا جائے گا کہ آپ اپنے آقائے نعمت کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔

دوسرا طریقہ ہی ہے کہ آپ اس کے احسان و نعمت کا جابجا چرچہ کریں اور اس کی مداح و ثناء کرتے رہیں اور اس کے حق میں دعائے خیر کرتے رہیں، تو آپ کا آقائے نعمت اور سب دیکھنے والے یہی کہیں گے کہ یہ شخص اپنے محسن و منعم کا شکر گزار ہے۔

برادران اسلام!

اسی طرح خداوند عالم نے ہم بندوں کو جو نعمت عظمیٰ عطا فرمائی کہ اپنے حبیب عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج دیا۔ اس نعمت کا شکریہ ادا کرنے کے بھی دو طریقے ہیں اور دونوں طریقے نہایت بہترین ہیں۔

ایک تو یہ کہ ہم اپنے منعم حقیقی پروردگار عالم کے دربار میں حاضری دے کر نماز پڑھیں اور طرح طرح سے اس کی خدمت عبادت بجالائیں۔

دوسرے یہ کہ ہردم ہر قدم پر جابجا اس نعمت کا چرچا کرتے رہیں۔ اور مجلس میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ذکر میلاد پڑھ پڑھ کر خداوند کریم کی حمد و ثنا کرتے

رہیں، کہ اس رب کریم کا بہت بڑا احسان عظیم ہے کہ اس نے اپنے محبوب ﷺ کو ہماری ہدایت کیلئے بھیج دیا۔

تو میرے عزیزو اور بزرگو!

خوب سمجھ لو کہ مسجد میں نماز اور جلسوں جلوسوں میں ذکر میلاد شریف یہ دونوں شکر و نعمت کے طریقے ہیں۔ ہم مسجد میں جاکر خداوند کریم کی نماز پڑھتے رہیں یہ بھی نعمت خداوندی کا شکر ہے۔ اور محفل میلاد شریف میں بار بار ولادت رسول ﷺ کا تذکرہ کرنا اور حمد الٰہی کرتے رہنا۔ یہ سب نعمت رب کے شکریہ ادا کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ لہذا آپ مسجدوں میں نماز بھی پڑھیں اور مجالس میں ذکر میلاد شریف بھی کرتے رہیں۔ اور دونوں طریقوں سے اپنے رب کریم کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے رہیں۔ اور آپ یقین جانیں کہ نماز اور ذکر میلاد شریف کا چرچا نہ مٹا ہے اور نہ ہی مٹ سکے گا بلکہ انشاءَ اللہ تعالیٰ اس کے مٹانے والے خود ایک دن مٹ جائیں گے۔

اس لئے میرے بزرگو اور بھائیو!

آپ نماز کے ساتھ ساتھ ذکر میلاد شریف کی دھوم مچاتے رہیں اور عید میلاد النبی ﷺ کے جلسے اور جلوسوں میں فرح و سرور اور خوشی کا مظاہرہ کرتے رہیں اور منکرین میلاد شریف کو ان کے غیظ و غضب کی آگ میں جلاتے رہیں۔ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

دشمن احمد پہ شدت کیجئے

ملحدوں کی مروت کیجئے

مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں

ذکر آیات ولادت کیجئے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل

یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب

اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

الصلوٰہ والسلام علیك یا رسول الله

برادران گرامی!

خداوند کریم کی طرف سے کسی فضل ورحمت کے ملنے پر خوشی منانے کا حکم تو آپ سورہ یونس میں سن چکے ہیں۔اب خداوند قدوس کی کسی نعمت کے ملنے پر عید منانے کے بارے میں ایک آیت اور بھی سن لیں تاکہ آپ پر یہ حقیقت آشکار ہو جائے کہ حصول نعمت پر عید منانے انبیائے سابقین کی سنت کریمہ ہے۔

آسمانوں سے دستر خوان کا اترنا:

برادران اسلام!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت نے یہ درخواست کی تھی کہ آپ ہمارے لیے آسمان سے ایک دستر خوان نازل کرائیے تاکہ ہم اس میں کھائیں اور ہمارے دلوں کو آپ کی صداقت کا اظہار ہو جائے کہ چنانچہ اس حضرت عیسیٰؑ نے کیا دعا فرمائی۔آپ بھی سنئے۔(سورہ مائدہ)

ترجمہ:

"حضرت عیسیٰؑ بن مریم علیہ اسلام نے عرض کی اے اللہ، اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے ایک دستر خوان اتار دے تا کہ وہ ہمارے لئے اگلوں اور پچھلوں کیلیئے عید ہو اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو۔ اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہترین روزی دینے والا۔ چنانچہ آپ کی اس دعا سے خداوند کریم نے آسمان سے ایک دستر خوان اتار دیا جس میں سات روٹیان اور سات مچھلیاں پکی ہوئی تھیں، بس آپ کی امت نے اس میں سے کھا پی کر اطمینان قلب حاصل کیا۔

محترم سامعین!

آپ نے غور کیا کہ اس دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی کوئی خاص چیز بطور رحمت نعمت نازل ہو، اس دن عید منانا شادمانی و مسرت و خوشی کا اظہار کرنا عبادتیں کر کے شکر الٰہی بجا لانا سنت انبیاء و طریقہ صالحین ہے، اب آپ ہی بتایئے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کتنی عظیم ترین نعمت ہے، لہذا ولادت مبارکہ کے دن عید منانا میلاد شریف پڑھکر شکر الٰہی بجا لانا یقیناً ایک نیک عمل، بلکہ سنت انبیا و طریقہ و صالحین ہے، جو الحمد اللہ کہ ہم اہل سنت و جماعت کا طریقہ ہے اور اس سے ہمارا مقصد صرف یہی ہے کہ:

غرض ہے دین کا ہو بول بالا　　رسول حق کا چرچا جا بجا ہو

<u>سلام و قیام:</u>

حضرات بعض لوگ یوں کہتے ہیں کہ میلاد شریف تو خیر ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس ہے اس سے ہمیں انکار نہیں مگر کھڑے ہو کر سلام پڑھنا یہ ہماری

سمجھ میں نہیں آتا یہ لوگ سلام و قیام کے ثبوت کیلئے بار بار قرآن و حدیث سے دلائل طلب کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ سلام و قیام کہاں ثابت ہے۔

توبر ادران اسلام!

اس لوگوں کو جواب دینے کیلئے سیدھی سی بات یہ ہے کہ قرآن مجید میں رب العالمین نے ارشاد فرمایا:

"یعنی بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی ان پر درود پڑھو اور سلام بھیجو جیسا کہ سلام بھیجنے کا حق ہے"

سامعین کرام!

اس آیت کریمہ میں خداوند قدوس نے اپنے نبیؐ پر درود و سلام پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اور یہ حکم مطلق ہے۔ اس آیت کریمہ میں کوئی قید نہیں کہ تم بیٹھ کر درود و سلام پڑھو یا کھڑے ہو کر بس صرف اتنا ہی فرمایا کہ درود و سلام پڑھو جس کا حاصل یہ ہوا کہ درود و سلام پڑھنے کیلئے کوئی ہیئت مقرر نہیں ہے۔ بلکہ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر ہر طرح درود و سلام پڑھنا جائز و درست ہے اس لئے اہل سنت و جماعت کا یہ عمل ہے کہ پہلے ذکر میلاد کے وقت بیٹھ کر بار بار درود و سلام پڑھتے ہیں اور پھر میلاد شریف کے خاتمے پر کھڑے ہو کر بھی چند بار درود و سلام پڑھ لیتے ہیں تاکہ بیٹھ کر اور کھڑے ہو کر دونوں صورتوں میں صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی سعادت حاصل ہو جائے۔

حضرات!

جو شخص اس بات کا قائل ہے کہ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر درود و سلام پڑھنا جائز ہے اس سے یہ دلیل طلب کرنا کہ بتاؤ کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھنے کا ثبوت کہاں ہے۔

حضرات!

یہ انتہائی درجہ کی جہالت و حماقت ہے دلیل تو اس سے طلب کی جائے جو یہ کہتا ہے کہ بیٹھے بیٹھے تو درود شریف جائز ہے اور کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اس سے یہ پوچھا جائے کہ تم بتاؤ کہ تمہارے پاس کیا دلیل ہے کہ بیٹھ کر تو صلوٰۃ و سلام پڑھنا جائز ہے اور کھڑے ہو کر نا جائز ہے۔

مسلمانو!

اہلسنت جو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دونوں طرح سلام پڑھنے کو جائز قرار دیتے ہیں، ان کا قول و عمل بالکل قرآن مجید کے حکم کی تعمیل ہے کیونکہ قرآن مجید میں درود پڑھنے میں بیٹھنے یا کھڑے ہونے کی کوئی قید نہیں ہے بلکہ مطلق فرمایا گیا ہے کہ درود و سلام پڑھو مگر جو لوگ کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کو منع کرتے ہیں در حقیقت وہ قرآن مجید کو جھٹلاتے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید نے کہیں بھی نہیں فرمایا کہ کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام نہ پڑھو۔

میرے دوستو!

بعض منکرین سلام و قیام کبھی یوں بھی دھوکا دیتے ہیں کہ دیکھ لو نماز میں حضور ﷺ پر درود شریف بیٹھ کر پڑھا جاتا ہے، اس لئے کہ التحیات اور درود شریف دونوں بیٹھ کر پڑھے جاتے ہیں اور التحیات میں "السلام علیك ایها

النبی " ہے تو چونکہ صلوٰۃ وسلام نماز میں بیٹھ کر پڑھا جاتا ہے اس لئے میلاد میں بھی بیٹھ کر ہی صلوٰۃ وسلام پڑھنا چاہیئے۔

توبر ادران ملت!

اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ نماز کی تمام دعائیں اور ہیئتیں شریعت کی طرف سے مقرر ہیں اور اس میں عقل وقیاس کا کوئی عمل دخل نہیں ہے اس لئے میلاد شریف کو نماز پر قیاس کرنا بالکل غلط ہے کیونکہ یہ کوئی ضروری نہیں کہ اگر نماز میں صلوٰۃ وسلام بیٹھ کر پڑھا جاتا ہے، تو میلاد شریف میں بھی بیٹھ کر پڑھا جائے۔ دیکھ لیں نماز میں قرآن مجید کھڑے ہو کر پڑھا جاتا ہے اور نماز کے اندر رکوع یا سجدہ یا بیٹھنے کی حالت میں قرآن شریف پڑھنا منع ہے تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ چونکہ نماز میں قرآن کھڑے ہو کر پڑھا جاتا ہے۔ اس لئے میلاد شریف میں بھی صلوٰۃ وسلام بیٹھ کر پڑھنا چاہیئے۔

تو میرے عزیز دوستو!

ایک دوسری خاص بات یہ بھی ہے جو سننے کے قابل ہے وہ یہ قرآن نے " **وسلم اتسلیما** " فرمایا دیکھئے **سلمو** فعل امر کے بعد **تسلیما** مفعول مطلق کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو یہاں تاکید کیلئے ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ لوگو سلام پڑھو اب غور کیجئے کہ نماز کی حالتوں میں یعنی قیام، رکوع، سجود، قعود، قومہ، جلسہ میں سب سے زیادہ ادب واحترام اور اطمینان و وقار کی حالت " قعود " یعنی بیٹھنے کی ہیئت ہے اور نماز کے بعد باہر ہمارا طریقہ یہ ہے کہ سب سے زیادہ ادب و احترام اور وقار و تعظیم کی ہیئت قیام یعنی کھڑا ہونے میں ہے، چنانچہ بیٹھ کر سلام

کرنے والے کو اچھا نہیں سمجھا جاتا، اس لئے نماز میں صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ نماز میں بیٹھ کر صلوٰۃ و سلام پڑھنے میں زیادہ ادب و احترام اور اطمینان و وقار کا اظہار ہوتا ہے اور نماز کے باہر میلاد شریف وغیرہ میں کھڑے ہو کر ہمارے لئے صلوٰۃ و سلام پڑھنے میں زیادہ ادب و احترام اور اطمینان و وقار کا مظاہرہ ہوتا ہے، اس لئے اہل سنت نماز بیٹھ کر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں اور میلاد شریف میں کھڑے ہو کر۔

برادران ملت!

ہاں اب یہاں ایک سوال یہ کہ میلاد شریف کے خاتمہ پر کیوں صلوٰۃ و سلام پڑھا جاتا ہے حضور ﷺ کے دوسرے اوصاف کا ذکر کرتے وقت صلوٰۃ و سلام کا اہتمام نہیں کیا جاتا مگر ذکر ولادت کے اور میلاد شریف کے خاتمہ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا معمول ہے یہ کیوں؟ آخر ذکر ولادت سے صلوٰۃ و سلام کو کونسا ایسا خاص تعلق ہے کہ جب میلاد شریف پڑھا جاتا ہے۔ تو صلوٰۃ و سلام بھی ضروری پڑھا جاتا ہے، اس سوال کا جواب یہ ہے ذکر ولادت کے بعد سلام پڑھنا یہ تبارک و تعالیٰ کی سنت ہے، دیکھ لیجئے قرآن مجید میں خداوند قدوس نے جب حضرت یحیٰ علیہ السلام کا میلاد شریف اور ان کی ولادت کا تذکرہ سورہ مریم میں فرمایا کہ حضرت ذکریا علیہ السلام نے بیٹے کی دعا مانگی پھر دعا قبول ہوئی اور منجانب اللہ بیٹے کی بشارت ملی۔ پھر حضرت یحیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اس طرح خداوند عالم نے حضرت یحیٰ علیہ السلام کا پورا میلاد بیان فرمایا اور ذکر ولادت ختم فرما کر حضرت یحیٰ پر سلام بھیجا۔ ارشاد فرمایا کہ:

”حضرت یحیٰ پر سلام ہو ان کی ولادت کے دن پر ان کی وفات کے دن پر ان کے قبر سے اٹھنے کے دن بھی“ (سورہ مریم)

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا میلاد شریف جب اللہ تعالیٰ سورہ مریم میں بیان فرمایا تو حضرت بی بی مریم کا حاملہ ہونا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیدا ہونا اور گھوارے میں گفتگو کرنا وغیرہ سب کچھ تفصیل بیان فرما کر جب ذکر ولادت ختم ہو گیا تو حضرت علیہ السلام کی زبان فیض ترجمان سے سلام پڑھنے کا ذکر خداوند عیسیٰ اکریم نے اس طرح فرمایا” والسلام علی یوم ولدت و یوم اموت و یوم ابعث حیا“

”یعنی سلام ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میری وفات ہو گی اور جس دن میں قبر سے زندہ ہو کر اٹھوں گا“

میرے بزرگو اور بھائیو!

آپ نے دیکھ لیا کہ ذکر ولادت اور اسلام میں یہ تعلق ہے کہ حضرت یحیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں ہیغمبروں کے میلاد کے خاتمہ پر سلام پڑھا گیا، اسی سنت باری تعالیٰ پر اہل سنت و جماعت نبی آخر الزمان ﷺ کے میلاد کے خاتمے پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں۔

الصلوٰۃ و السلام و علیك یا رسول اللہ

میرے عزیز دوستو! حیقت تو یہ ہے کہ بعض لوگوں کو میلاد شریف اور سلام وقیام سے چڑ پیدا ہو گئی ہے اور کسی آدمی کو کسی چیز سے چڑ پیدا ہو جاتی ہے تو لاکھ اس کے سامنے اس چیز کی خوبیاں بیان کرتے رہو مگر وہ ہمیشہ اس چیز میں

عیب نکال کر اسے اظہار نفرت ہی کرنے کی عادت ہو جاتی ہے ، چنانچہ کچھ لوگ کریلے سے اور کچھ لوگ جلیبی سے کچھ لوگ گلاب جامن سے چڑ جاتے ہیں تو اب لاکھ ان لوگوں کے سامنے ان چیزوں کے فضائل بیان کرو اور ان کی خوبیوں کے دلائل پیش کرتے رہو مگر یہ لوگ ان چیزوں کا نام سنتے ہی گالیوں کے سوا دوسری بات ہی نہیں کریں گے۔

اس طرح میلاد شریف سلام و قیام سے چڑ جانے والوں کے سامنے کتنے ہی دلائل کیوں نہ پیش کیے جائیں مگر یہ لوگ میلاد شریف اور قیام کا نام سنتے ہی جل مرتے ہیں اور کچھ سننے کیلئے تیار ہی نہی ہوتے خیر ہمیں ان چڑ والوں سے کچھ نہیں کہنا مگر ہمیں ان انصاف پسند لوگوں سے عرض کرنی ہے جو ہر مسلے کو ٹھنڈے دل سے سنتے اور سوچتے سمجھتے ہیں ہمیں ان حق پسندوں سے عرض کرنا ہے کہ میلاد شریف صلوٰۃ و سلام ذکر رسول ﷺ کا ہی نام ہے اور اس کی اصل قرآن، حدیث اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی اس آیات کریمہ میں حضور ﷺ کی ولادت اور تشریف آوری کا ذکر خداوند قدوس نے خود بیان فرمایا، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے :

لقد جاء کم رسول من انفسکم.....

”بے شک تمہارے پاس آئے تم میں سے وہ رسول جو تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے ہیں جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے جو مسلمانوں بہت زیادہ مہربان اور رحم فرمانے والے ہیں۔

میرے دوستوں !

دیکھا آپ نے اس آیت میں ولادت رسول اللہ ﷺ کا ذکر فرمایا نسب اور خاندان کا بیان فرمایا اور حضور ﷺ کی سیرت مقدسہ اور فضائل کا تذکرہ فرمایا۔ اب آپ ہی انصاف سے بتائیں کہ میلاد شریف میں اس کے سوا اور کن چیزوں کا بیان ہوتا ہے۔ میلاد شریف میں ہم جو کچھ بیان کرتے ہیں یہ سب کچھ قرآن مجید میں خود رب العالمین نے بیان فرمایا:

حضرات گرامی !

قرآن مجید کی ایک آیت مبارکہ میں آپ ذکر میلاد شریف تو سن لیا اب آئے ذرا حدیث پاک پر بھی ایک نظر ڈالیں۔

برادران اسلام!

احادیث میں تو کثرت سے میلاد شریف کا تذکرہ ہے مجھ جیسا کم علم بھی اس مضمون پر سینکڑوں حدیثیں پیش کر سکتا ہے، چنانچہ محدثین کرام مثلاً امام ترمذی نے تو اپنی کتاب میں میلاد النبی ﷺ کا باب ذکر فرما کر اس میں ولادت رسول ﷺ اور سال پیدائش کی حدیث نقل فرمائی ہے لیکن میں اس وقت صرف ایک وہ حدیث پیش کرتا ہوں جو حضور ﷺ نے خود اپنا میلاد شریف بیان فرماتے ہوئے صحابہ رضی اللہ عنہما کی محفل میں ارشاد فرمایا۔

"حضور ﷺ نے فرمایا میں تم لوگوں کو اپنے ابتدائی معاملہ کی خبر دیتا ہوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشخبری ہوں اور میں اپنی والدہ کا وہ چشم دید منظر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا تھا کہ ان کے جسم میں سے ایک ایسا نور نکلا جس کی

روشنی میں انہیں ملک شام کے محلات نظر آ گئے۔"(مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۳)

میرے بزرگو اور بھائیو!

حضور نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اس کا کیا مطلب ہے۔

سنئے! حضرت ابراہیم علیہ السلام ملک شام میں رہتے تھے، اچانک اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا۔ اے ابراہیم علیہ السلام تم اپنے شیر خوار بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت حاجرہ رضی اللہ عنہا کو حجاز کی اس بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ کر چلے آؤ جہاں کعبہ بننے والا ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بیوی اور بچوں کے ساتھ سفر کیلئے روانہ ہو گئے۔

جناب حفیظ جالندھری نے کیا خوب لکھا ہے:

خدا کے حکم سے مرسل نے جب رخت سفر باندھا

جناب حاجرہ نے دوش پہ لخت جگر باندھا

خدائی قافلہ جو مشتمل تھا تین جانوں پر

معزز جس کو ہونا تھا زمینوں آسمانوں پر

چلا جاتا تھا اس تپتے ہوئے صحرا کے سینے پر

جہاں دیتا ہے انسان موت کو ترجیح جینے پر

وہ صحرا جس کا سینہ آتشیں کرنوں کی بستی ہے

وہ مٹی جو سدا پانی کی صورت کو ترستی ہے

یہ وادی گو بظاہر ساری دنیا سے نرالی تھی

یہی ایک روز دین حق کا مرکز بننے والی تھی
یہیں ننھے سے اسماعیل کو لاکر بسانا تھا
یہیں اپنی جبینوں سے خدا کا گھر بسانا تھا

حضرت ابراہیم علیہ السلام اس سنسان بیابان میں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کو چھوڑ کر چلے آئے جب ماں اور بیٹا پیاسے ہوئے تو پروردگار عالم نے چشمہ زمزم جاری فرمایا۔ قصہ مختصر جب حضرت اسماعیل علیہ السلام جوان ہو گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند کو ساتھ لیکر خدا کے حکم سے کعبہ بنایا اور کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر حضرت خلیل نے نے رب سے گڑگڑا کر یہ دعا مانگی۔

"اے میرے پروردگار! میری اولاد میں ایک رسول انہیں میں سے بھیج دے کہ وہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمائے بے شک تو غالب حکمت والا ہے" (سورہ بقرہ)

توبر اوران ملت!

یہی وہ دعائے ابراہیمی ہے جس کے بارے میں حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں یعنی میری ولادت وبعثت کیلئے خلیل اللہ نے کعبہ بنا کر دعا مانگی تھی۔

برادران اسلام!

حدیث کا دوسرا جملہ کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشخبری ہوں

یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس وعظ کی طرف اشارہ ہے جو آپ نے بنی اسرائیل کے سامنے فرمایا تھا جس کا تذکرہ قرآن حکیم نے ان لفظوں میں فرمایا ہے :

"اذقال عیسیٰ ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول الله الیکم معد قالما بین یدی من التورته و مبشرم برسول مب بعدی اسمه احمد"

ترجمہ : یعنی یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے کہا تھا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں میں اپنے سے پہلے کتاب کی تصدیق کرتا ہوں اور ان رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے جن کا نام "احمد" ہے۔

حاضرین کرام!

حدیث کا تیسرا جملہ کہ میں اپنی والدہ کا وہ چشم دید منظر ہوں جس کو انہوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا یہ مشکواۃ شریف کی حدیث ہے ترجمہ : یعنی ان کے جسم مبارک سے ایک ایسا نور جس کی روشنی میں انہیں ملک و شام کے محلات نظر آنے لگے۔

میرے دوستو!

آپ دیکھ لیں کہ اس حدیث شریف میں خود حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کے مجمع میں اپنا میلاد شریف یوں بیان فرمایا۔

"الغرض ذکر میلاد شریف قرآن و حدیث اور عمل صحابہ رضی اللہ عنہ

سے ثابت ہے قرآن وحدیث آپ سن چکے ہیں اب حضرت محترم صحابی رضی اللہ عنہ کا عمل بھی سن لیجئے۔

"ولدت و رسول الله ﷺ عام الفيل"

ترجمہ : یعنی میں اور رسول اللہ ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے۔
(ترمذی باب میلاد النبی ﷺ)۔

اب آپ فرمائیے کیا یہ ذکر میلاد نہیں ؟ خلاصہ کلام یہ ہے ذکر میلاد شریف خیر والقرون سے آج تک صالحین امت کا معمول رہا ہے اور انشاء اللہ قیامت تک امت محمدی ﷺ کے صالحین اس پر عمل کرتے رہیں گے۔ چنانچہ روح البیان میں ہے کہ میلاد شریف کرنا مقصود حضور ﷺ کی تعظیم ہے بشرطیکہ اس میں خلاف شرع بات نہ ہو۔

اور حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میلاد النبی ﷺ پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے اور حضرت امام جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کی تاثیر یہ ہے کہ سال بھر اس کی برکت سے امن وامان میں رہتے ہیں اور اس میں جلد مرادیں پوری ہونے کی خوشخبری ہے۔ (روح البیان سورہ فتح)۔

مگر افسوس ہے کہ کچھ لوگوں نے اس عمل کو شرک وبدعت قرار دے کر اپنی آخرت کو خراب کیا ہے حالانکہ اگر غور کیجئے تو میلاد شریف شرک سے بچانے والا عمل ہے وہ کیسے سنئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت نے چند معجزات کو دیکھ کر ان کو خدا لیا، خدا کا بیٹا کہہ کر پکارا ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ وسلام کے معجزات تو عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر محیر العقول ہیں۔ لہذا

ممکن تھا کہ کم فہم آپ حضور ﷺ پر خدا ہونے کا گمان کر لیتا۔ مگر جب میلاد شریف میں یہ بار بار بیان ہوتا رہتا ہے کہ آپ ﷺ اپنی والدہ کے شکم مبارک سے بارویں ربیع الاول کو پیدا ہوئے اور حضرت بی بی حلیمہ کا دودھ پیا عبدالمطلب پھر حضرت ابو طالب نے آپ کی پرورش کی، تو پھر کسی کو یہ وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ آپ خدا ہیں، بلکہ در حقیقت میلاد شریف امت کو شرک سے بچانے کا ایک خاص اور بہترین عمل ہے۔

سامعین محترم!

بہر حال میں نے آپ کا بہت زیادہ وقت لے لیا اب میں بہت مختصر لفظوں تولد شریف کر ذکر کرتا ہوں۔

آپ حضرات باآواز بلند درود شریف پڑھیں۔

"رب صلم علی رسول اللہ مرحبا مرحبا رسول اللہ "

سامعین محترم!

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

"قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین"۔

ترجمہ : یعنی تمہارے پاس خدا کی طرف سے ایک نور اور ایک روشن کتاب آئی۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں ارشاد فرمایا کہ میرا حبیب نور ہے۔

حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ نے خود ارشاد فرمایا۔

"اول ما خلق اللہ نوری و کل الخلائق من

نوری و انا من نور اللہ"

ترجمہ : یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور تمام مخلوقات کو میرے نور سے بنایا اور میں اللہ کا نور ہوں۔

میرے بزرگو اور دوستو!

روایت ہے کہ زمین و آسمان پیدا ہونے سے پہلے خداوند قدوس نے اپنے حبیب پاک کے نور کو پیدا فرمایا پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو خلقت وجود بخشا۔ تو وہ نور محمدی ﷺ کو آپ کی پیشانی میں ودیعت فرمایا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرو اس طرح حضرات ملائکہ کو نور محمدی ﷺ کی تعظیم و تکریم کا شرف حاصل ہوا پھر جب حضرت آدم علیہ السلام بحکم رب العالمین روئے زمین پر تشریف لائے اور توالد و تناسل کا سلسلہ شروع ہوا۔

تو نور محمدی ﷺ اصلاب طیبہ سے ارحام طاہرہ میں مستقل ہونے لگا اور درجہ بدرجہ یہ نور مکرم حضور ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پیشانی مبارک میں جلوہ گر ہوا اور ان سے حضور الصلوۃ والسلام کی والدہ ماجدہ حضرت حضرت بی بی آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا کو تفویض ہوا۔

الصلواۃ واسلام علیك یا رسول اللہ

برادرانِ محترم!

جن جن پیشانیوں میں یہ نورِ مقدس جلوہ گر ہوا عجیب عجیب اور طرح طرح کے خوارق عادات کا ظہور ہوا جب اس نور پاک نے حضر بی بی آمنہ

رضی اللہ عنہ کو مشرف فرمایا تو تمام بت منہ کے بل اوندھے گر پڑھے اور قریش جو قحط سالی کے وبال میں تھے اس نور کی برکتوں سے نہال ہو گئے۔ باران رحمت سے سرزمین عرب سبز و شاداب ہو گئی اس لئے کہ عرب نے اس سال کا نام شادمانی و شادابی کا سال رکھا۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ کو ایام حمل میں کوئی تکلیف یاگرانی محسوس نہین ہوتی تھی اور میں ہر رات خواب میں انبیاء علیہ السلام و ملائکہ کی زیارت کرتی تھی ایک فرشتہ مجھے خواب میں اس طرح بشارت دیتا تھا کہ اے آمنہ رضی اللہ عنہا اے اللہ کی بندی! تجھے بشارت و مبارک ہو کہ بہترین خلائق تیری گود میں پیدا ہونے والے ہیں جب یہ ہدایت و فلاح کا سورج طلوع ہو جائے تو ان کا نام واسم گرامی محمد رکھنا صلی اللہ علیہ وسلم۔

الصلواۃ واسلام علیك یا رسول اللہ

محترم سامعین !

اب وہ ساعت سعید قریب سے قریب تر آگئی ہے کہ منعم ذولاجلال کی سب سے بے مثال نعمت اہل عالم کو نہال اور خزائن الہی کی سب سے عظیم دولت روئے زمین کو اپنے وجود جمال سے مالامال کرنے والی ہے۔ یعنی

ربیع الاول امیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا
دعاؤں کی قبولیت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا
خدانے ناخدائی خود کی انسانی سفینے کی
کہ رحمت بن کے چھائی بارہویں شب اس مہینے کی

مرادیں بھر کے دامن میں مناجات زبور آئی
امیدوں کی سحر پڑھتی ہوئی آیات نور آئی
عام الفیل بارہویں الاول

دوشنبہ کی صبح وصادق کے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں مقربین کی جماعت کے ساتھ روئے زمین پر تشریف لائے اور شہنشاہ دوسرا ، محبوبِ کبریا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ کی آمد آمد پر استقبال کے سراپائے انتظار تھے۔

یکایک ہو گئی ساری فضا تمثالِ آئینہ
نظر آیا معلق عرش تک اک نور کا زینہ
بجائی بڑھ کے اسرفیل نے پر کیف شہنائی
ہوئی فوج ملائک جمع زیرِ چرخ بینائی
خدا کی شان رحمت کے فرشتے صف بعص اترے
پرے باندھے ہوئے سب سے دیں ودنیا کے شرف اترے
سحاب نور آ کر چھا گیا مکے کی بستی پر
ہوئی انوار کی بارش بلندی اور پستی پر

حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک مرتبہ کعبہ میں خدا سے دعائیں کرتے اور ایک مرتبہ درِ رسول اللہ ﷺ پر آمد آمد کی التجا کرتے۔ یہی منظر تھا کہ۔

ہوا عرش معلی سے نزول رحمت باری
تو استقبال کو اٹھی حرم کی چار دیواری

ابھی جبرائیل اترے بھی نہ تھے کعبہ کے منبر سے

کہ اتنے میں صدا آئی یہ عبداللہ کے گھر سے

مبارک ہو کہ ختم المرسلین، تشریف لے آئے

جناب رحمت اللعالمین تشریف لے آئے

بعد انداز یکتائی بغایت شان زیبائی

امین بن کر امانت آمنہ کے گود میں آئی

یعنی ہزاروں جاہ و جلال اور شوکت کے ساتھ نبی آخر الزمان ﷺ نے ظہور فرمایا اور تولد ہوئے۔

حاضرین کرام!

بعد ادب واحترام کھڑے ہو کر شہنشاہ مدینہ کی بارگاہ عظمت میں چندبار صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کریں۔

الصلوٰة واسلام عليك يا رسول الله



مولفہ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر صوفی محمد عظیم قادری، چشتی، سہروردی، ابوالعلائی، جہانگیری شکوری، سعیدی ناظم اعلیٰ انجمن اتحادالمسلمین دعوت محبت و یقین قادریہ، عظیمیہ ہینسوالہ (رجسٹرڈ) تحصیل شکر گڑھ

خاک پائے مرشد

فضیلت قرآن مجید و فرقان الحمید

تو اگر چاہے بدل دے زندگی انسان کی

ہاتھ میں لے کر یہ خنجر اور سپر قرآن کی ادا

حضرات محترم!

قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کے اجر و ثواب بہت زیادہ ہیں۔اس کے متعلق چند حدیث مقدسہ کو پڑھ لیں اور ان پر عمل کر کے اجر و ثوب کی دولت سے مالامال ہو جائیں۔

حدیث شریف

"رسول پاک ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہترین شخص وہ جو قرآن مجید پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے"۔(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۷۵۲)

حدیث شریف

"حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو قرآن مجید پڑھنے میں ماہر ہے وہ کراماً کاتبین کے ساتھ ہے، اور جو شخص رک رک کر قرآن مجید پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے، یعنی اس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی تکلیف کیساتھ الفاظ ادا ہوتے ہیں اس کیلئے دوگنا ثواب ہے"۔ (ابو داود جلد ا صفحہ ۱۱۵)

حدیث شریف

"حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہیں ہے وہ ویرانہ اور اجاڑ مکان کی مثل ہے"۔ (ترمذی جلد ۲ ص ۱۱۵)۔

حدیث شریف

"حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھے گا اسے ایک ایسی نیکی ملے گی جو دس نیکیوں کے برابر ہو گی یہ میں نہیں کہتا کہ الم ایک حروف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام دوسرا حروف ہے۔ اور میم تیسرا حروف ہے مطلب یہ کہ جس نے الم پڑھا اس کو تیس نیکیاں ملیں گی"۔ (ترمذی شریف جلد ۲ ص ۱۱۵)۔

حدیث شریف

"حضور ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس کو یاد کر لیا اور اس نے قرآن مجید کے حلال کیے کو حلال سمجھا اور حرام کیے کو حرام جانا وہ اپنے گھر والوں میں سے ایسے دس آدمیوں کی شفاعت کرے گا جن کیلئے جہنم واجب ہو چکی تھی"۔ (ترمذی شریف جلد ۲ ص ۱۱۴)۔

حدیث شریف

"حضور کرام ﷺ نے فرمایا، حضرت امی بن وقاص رضی اللہ عنہ دریافت فرمایا نماز میں تم نے کون سی سورہ پڑھی انہوں نے سورۃ فاتح پڑھ کر سنائی تو آپ نے ارشاد فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کر قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ نہ اس کی مثل توریت میں سورۃ اتاری گئی نہ انجیل میں نہ زبور میں یہ سورۃ سبع مثانی ہے جو قرآن عظیم ہے جو مجھے خدا کی طرف سے عطا کیا گیا ہے"۔(ترمذی جلد ۲ ص ۱۱۱)۔

حدیث شریف

"حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تم لوگ دو چمکدار سورتیں سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کو پڑھو کیونکہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا دو ابر ہیں یا دو سائبان ہیں یا صفت بدستہ پرندوں کی دو جماعتیں یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی یعنی شفاعت کریں گی اور سورۃ بقرہ کو پڑھا کرو اس کا لینا برکت ہے۔اور اسکو چھوڑنا حسرت ہے۔اور اہل باطل اس سورت کی تاب نہیں لاسکتے"۔(مشکوہ شریف جلد ۲ ص ۱۸۴)۔

حدیث شریف

"حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کھف پڑھے گا اس کیلئے دونوں جمعوں کے درمیان نور روشن ہوگا"۔(مشکوۃ

شریف جلد ۱ ص ۱۸۹)۔

حدیث شریف

"جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے سورۃ یٰسین پڑھے گا اس کے اگلے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی لہذا اس کو اپنے مردوں کے پاس پڑھا کرو"۔ (مشکوۃ شریف جلد ۱ ص ۱۸۹)۔

حدیث شریف

"حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کیلئے دل ہے اور قرآن مجید کا دل سورۃ یٰسین ہے۔ جس نے سورۃ یٰسین پڑھی اس کیلئے دس مرتبہ قرآن مجید پڑھنا اللہ تعالیٰ لکھ دے گا"۔ (مشکوۃ شریف جلد ۱ ص ۱۸۷)۔

حدیث شریف

"حضور ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں تیس آیتوں کی ایک سورۃ ہے۔ وہ آدمی کیلئے شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت ہو جائیگی۔ وہ سورۃ ملک ہے"۔ (ترمذی شریف جلد ۲ ص ۱۱۳)۔

حدیث شریف

"حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قل ھو واللہ تہائی قرآن مجید کے برابر ہے، اور قل یا یھا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے"۔ (ترمذی شریف جلد ۲ ص ۱۱۳)۔

حدیث شریف

"حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے جو شخص سوتے وقت بچھونے پر داہنی

کروٹ لیٹ کر سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے اپنی داہنی جانب سے جنت میں چلا جا"۔(ترمذی شریف جلد ۲ ص ۱۱۳)۔

حضرات گرامی!

آپ نے دیکھ لیا اور پڑھ لیا کہ حضور ﷺ نے اپنی امت کیلئے اللہ تعالیٰ سے کتنی آسانی کے ساتھ بخشش کا سامان کر دیا ہے اب ہمیں چاہیے کہ قرآن مجید کو ذوق شوق اور آداب و احترام سے پڑھیں تاکہ اس کے فیوض برکات حاصل کر سکیں۔

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول الله و علی
الك و اصحا بك یا حبیب الله

و ما علینا الا لبلا غ



مولفہ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر صوفی محمد عظیم قادری، چشتی ، سہروردی، ابو العلائی، جہانگیری شکوری، سعیدی ناظم اعلیٰ انجمن اتحاد المسلمین دعوت محبت و یقین قادریہ ، عظیمیہ ہینسوالہ (رجسٹرڈ) تحصیل شکر گڑھ

خاک پائے مرشد۔

فضیلت ذکر مبارک

اللہ جل جلالہ کے نام میں جو برکت ولذت حلاوت وسرور تمانیت ہے۔
وہ کسی ایسے شخص سے مخفی نہیں جو کوئی دن رات اس نام کی رٹ لگا چکا ہو اور ایک
زمانہ تک اس کو حرض جان بنا چکا ہو یہ پاک نام دلوں کا سرور اور طمانیت کا
باعث ہے۔جو حق تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔الا ز کر اللہ ۔تطمئن القلوب .
(سورہ رعد رکوع ۴) خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں یہ خاصیت ہے کہ
اس سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے۔

برادران ملت !

آجکل عام طور سے دنیا میں پریشانی ہے روزانہ اکثر وبیشتر مختلف قسم کی
پریشانیوں کا تذکرہ اور تفکرات کی داستان سنائی دیتی ہیں میں نے سوچا کہ جو لوگ
پریشان حال ہیں میں خواہ انفرادی طور پر یا اجتماعی طریقے سے ان کو اپنے درد

کی دوا معلوم ہو جائے اور اللہ کے ذکر کے فضائل معلوم جو لوگ ذکر اللہ سے ناواقف ہیں وہ کہہ دیتے ہیں کہ نماز کے بعد ذکر کرنا ناجائز ہے تو میں نے اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ سب لوگوں کو اس سے استفادہ ہو اس لئے میں بے حد یث شریف سے ثبوت پیش کرنے کی دسعادت حاصل کر رہا ہوں حدیث شریف میں وارد ہے کہ فرض نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنا ہم سے اسحٰق بن نصر نے بیان کیا ہے۔ کہا ہم کو عبدالرزاق بن حمام نے خبر دی کہا ہم کو عبدالملک بن جری نے ، کہا مجھے عمرو بن دینار نے ان سے سعید ابو نفاذ نے بیان کیا جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام تھے ان کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ خبر دی کہ فرض نماز کے بعد پکار کر ذکر کرنا آنحضرت ﷺ کے زمانے میں جاری تھا اور حضرت عباسؓ نے کہا مجھ کو لوگوں کا نماز سے فراغت ہونا اسی ذکر کی آواز سنکر معلوم ہوتا تھا۔ (بخاری شریف جلد اول پارہ ۴) کتاب الصلوٰۃ ص ۴۰۸ باب نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنا)

☆ حدیث شریف : ہم سے عبداللہ بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عنیلہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو ابو سعید نے خبر دی انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا کہ مین نے آنحضرت ﷺ کی فرض نماز کا ختم ہونا اس وقت پہچانا جاتا جب تکبیر کی آواز جہر سے سنتا علی بن مدینی نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن دینار سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے غلاموں سے سب سے سچا ابو سعید تھا۔ علی نے کہا کہ اس کا نام نافذ تھا۔

حضرات گرامی !

بخاری شریف کی ان حدیثوں کے ہوتے ہوئے بھی جو لوگ نماز فرض کے بعد کلمہ طیبہ جہر سے پڑھنے پر اعتراض کرتے ہیں ان لوگوں کیلئے یہ حدیث پاک اصلاح کیلئے کافی ہے۔

حضرات محترم!

اب میں فضائل ذکر مبارک میں قرآن پاک کی آیات مبارکہ پیش کرتا ہوں۔

"فاذ کرا رونی از کر کم واشکرولی ولا تکفرون."

"پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ میرا شکرادا کرو اور ناشکری نہ کرو۔"

☆ حدیث شریف میں آیا کہ تین شخصوں کی دعا رد نہیں کی جاتی ایک وہ جو کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ دوسرا مظلوم اور تیسرا بادشاہ جو ظلم نہ کرتا ہو (حوالہ جامعہ صغیر)۔

"واذکرربك کثیرا و سبع با لفشی والا بکا دہ"

"اور کثرت سے اپنے رب کا ذکر کرو صبح اور شام ترجمہ القرآن کھڑے اور بیٹھے بھی اور لیٹے بھی کسی حال میں بھی اس کی یاد اور اس کے ذکر سے غافل نہ رہو"۔ (سورہ النساء رکوع ۱۵)۔

منافقوں کی حالت کا بیان :

ترجمہ اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بہت ہی سستی اور کاہلی سے کھڑے ہوتے ہیں صرف لوگوں کو اپنا نمازی ہونا دکھلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر

بھی نہیں کرتے مگر تھوڑا (سورہ النساء رکوع ۲۱)۔

ترجمہ قرآن: "ایمان والے تو وہ ہی لوگ ہیں جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان بڑھا دیتی ہیں"۔ (سورہ انفال رکوع ۱)

ترجمہ قرآن: "اور جو شخص اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ اس کو ہدایت فرماتا ہے وہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اللہ پر ایمان لائے۔ اور اللہ کے ذکر سے ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر میں ایسی خاصیت ہے جس سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے" (سورہ رعد رکوع ۴)

ترجمہ قرآن: "جب آپ بھول جائیں تو اپنے رب کا ذکر کیا کرو" (سورہ کہف رکوع ۴)۔

ترجمہ قرآن: "اور بیشک اللہ کا ذکر ہی سب سے بڑا ہے"۔ پارہ ۲۱

ترجمہ قرآن: "اے ایمان والوں اللہ کا ذکر کثرت سے کرو"۔ پارہ ۲۲

ترجمہ قرآن: "اور اپنے رب کا ذکر و ماسوئے اللہ کی خبر ہی نہ رہے"۔

پارہ ۲۹ سورہ مزمل

ترجمہ قرآن: "اے میرے بندوں تم میرا ذکر کرو، تمہیں میں اپنی رحمت کے ساتھ یاد کروں گا"۔ (پ ۲ ع ۲ سورہ بقرہ)۔

ترجمہ قرآن: "اہل ایمان وہ لوگ ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو انکے دل (ہیبت حق سے) ڈر جائیں"۔ (پ ۹ سورہ انفال)

ترجمہ قرآن: "میرے بندے اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے ہر حال

میں مجھے یاد کرتے ہیں" (سورہ ال عمران رکوع ۴)۔

ترجمہ قرآن : "یقیناً وہ کامیاب ہوا جس نے اللہ کے ذکر سے اپنا نفس پاک کرلیا"۔(پ ۳۰ سورہ اعلیٰ)۔

ترجمہ قرآن : "اور جو کوئی اللہ کے ذکر سے اعراض کرے گا وہ سخت عذاب میں مبتلا ہوگا"۔(تنبیہ) پ ۲۹ سورہ جن)۔

ترجمہ قرآن : "پس ہلاکت ان لوگوں کیلئے جن کے دل اللہ کے ذکر کی جانب (بوجہ سختی، قلب اور زنگ آلودگی کے) راغب اور متاثر نہیں ہوتے"۔

احادیث مبارکہ، تلقین ذکر

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اللہ سے ملنے کا آسان اور افضل ترین راستہ بتلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے علی آپ ہمیشہ تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا کر۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کس طرح ذکر کیا کروں آپ ﷺ نے فرمایا اے علیؓ اپنی دونوں آنکھیں بند کر کے بیٹھو اور مجھ سے سنو۔ پھر آپ ﷺ تین مرتبہ لا الہ الا اللہ کہا اور حضرت علیؓ نے سنا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تین مرتبہ لا الہ الا اللہ کہا اور آپ ﷺ نے سنا۔ (زرقانی شریف و قول الجمیل)۔

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابی سعید رضی اللہ عنہ دونوں حضرات) سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے تھے جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہو نورانی فرشتے ان کو ہر طرف سے (پروں میں) گھیر لیتے ہیں اور رحمت الہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ نازل ہوتی ہے ہے۔ (رواہ مسلم)۔

حدیث شریف: حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہا اتنی کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ سمجھیں (عین الفقر)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ایمان کی تجدید (تازہ کرنا) کس طرح کریں فرمایا۔ لا الہ الا اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو (رواہ بخاری شریف)۔

حضرت گرامی!

میں نے آپ حضرات کے سامنے ذکر مبارکہ کے فضائل وبرکات قرآن مجید اور احادیث نبوی ﷺ سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اب ہم مسلمانوں کو چاہیے کہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کریں اور قرآن پاک کے بتلائے ہوئے طریقے اور نبی کریم ﷺ کی اتباع حاصل کر سکیں میری دعا ہے اللہ ہم سب کو دن رات ذکر و فکر کے فیوض وبرکات سے نوازے آمین ثم آمین۔



مولفہ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر صوفی محمد عظیم قادری، چشتی ،سہروردی، ابو العلائی، جہانگیری شکوری، سعیدی ناظم اعلیٰ انجمن اتحاد المسلمین دعوت محبت و یقین قادریہ ، عظیمیہ ہینسوالہ (رجسٹرڈ) تحصیل شکر گڑھ

خاک پائے مرشد۔

ملنے کا پتہ : دار العلوم قادریہ مراۃ الاولیاء (رجسٹرڈ) ہینسوالہ تحصیل شکر گڑھ

پاک و ناپاک فقیری

حضرات محترم!

مسلمانوں کے فقیر، عیسائیوں کے راہب، ہندوؤں کے جوگی، اور بدھ مذہب والوں کے بھکشو وغیرہ یہ جتنے سالک ہوتے ہیں ان سب کے دلوں میں ایک زمانے تک ریاضت کرنے سے قوت موثرہ اس طرح کی پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ جس سے بیشمار کشف و کرامات اور استدراج کا ظہور ہوتا ہے اور وہ قوت ان کے مرنے کے بعد بھی قائم رہتی ہے۔ مگر یاد رکھیں کہ سب کو فنا حاصل نہیں۔ مسلمان پاک فقیروں سے کشف و کرامات کا اظہار ہونے لگتا ہے۔ اور دیگر مذہبوں کے سالکوں سے استدراج کا ظہور ہونے لگتا ہے۔

حضرات محترم!

فنا کے سات درجے ہیں۔ ۱۔ جمادی، ۲۔ نباتی، ۳۔ حیوانی، ۴۔ انسانی، ۵۔ ملکوتی، ۶۔ جبروتی، ۷۔ لاہوتی۔ حضرات محترم! پہلے چار درجے کی فنا کو فنائے ناسوتی کہتے ہیں ہر ایک مسلک کے سالکوں کو فنا ناسوتی حاصل ہو سکتی ہے۔ مگر تین درجوں کی فنا صرف اور صرف مسلمان سالکوں ہی حاصل ہو سکتی ہے یعنی ملکوتی، جبروتی اور لاہوتی اور ناپاک سالکوں کو یہ فنا ہرگز ہرگز نہیں حاصل ہو سکتی۔ ولادت مصنوی کسی اہل تصرف شیخ یا جوگی وغیرہ کی قوت مؤثرہ سے اگر کسی دوسرے شخص کے دل میں قوت پیدا ہو جائے تو اس کو ولادت مصنوی یا ولادت ثانیہ کہتے ہیں اسی طرح ضلع چاٹگام، محمقام منجھاڈرا کے شاہ احمد اللہ صاحب فنا حاصل کرتے ہوئے درجہ حیوانی میں داخل ہوئے اور ترقی حاصل کر کے ایک قوی ببر شیر کی صورت سے مشکل ہو گے تھے مگر وہ اسی درجہ میں رہ گے تھے آگے ترقی نہ کر سکے اور عالم غیب میں ان کا نام باشاہ ہو گیا اور کثرت سے مؤکلین کی جماعت ان کے قابو ہو کر رہنے لگی۔ اور شریعت کے حکام نماز، روزہ وغیرہ ان سے چھوٹ گیا کیونکہ کسی حیوان پر شرعی پابندی نہیں ہوتی۔ شاہ صاحب کے بعد پھر وہ قوت مؤثرہ حافظ فیض الرحمٰن کے دل میں منتقل ہو گئی۔ اور تمام اختیارات شاہی حاصل کر لئے اور ان سے ولادت مصنوعی کے تاثیرات بھی ظاہر ہونے لگے۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ میں حافظ شاہ صاحب کی وہ حاصل شدہ قوت، بے ادبی، اور نافرمانی کے باعث غضب الٰہی سے ہلاک کر دی گئی۔ اگر وہ قوت باقی رہتی تو بہت سے بندگان خدا تعالیٰ کو گمراہ کر ڈالتی۔ (پاک

ولادت مصنوعی) حضرات گرامی! جو لوگ خداوند تعالیٰ کی رضاجوئی اور حضور نبی پاک ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرتے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے تمام برے اور فاحشیہ کاموں سے اجتناب کرتے ہیں اور صرف اللہ تعالیٰ کی محض رحمت اور بھروسے پر اس کی عبادت کرتے ہیں اور سرگرم عمل رہتے ہیں تو حق سبحانہ تعالیٰ کے اسم جمالی کے ذکر و فکر کی وجہ سے ان پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا مینہ برساتا ہے۔ اور وہ لوگ ہمیشہ ہدایت پر ثابت قدم رہتے ہیں اور پھر خداوند کریم کے بندوں میں شمار ہو جاتے ہیں اور پھر انہی حضرات میں سے اللہ بعض کو ولادت مصنوعی نصیب فرماتا ہے۔ اور پھر پاک ولادت مصنوعی نصیب ہونے سے یہ لوگ غوث، قطب، ابدال ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں بہت سی عجز و انکساری پیدا ہو جاتی ہے اور صاحب تصرف بن جاتے ہیں ناپاک ولادت مصنوعی میرے بزرگو اور دوستو، جو شخص اپنی خود بینی کے باعث اللہ تعالیٰ کے غضب سے بے خوف ہو کر شریعت کے خلاف عمل کرتا ہے۔ اور حرام و حلال کی پرواہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس حبیب ﷺ جو باعث کون مکان ہیں اور ان کی شان اور انبیاء علیہ السلام اور اولیاء عظام کی جناب بے ادبی اور نافرمانی اور گستاخی کرتا ہے تو خداوند تعالیٰ کے اسم جلالی کی آگ و آتش قہر مشتعل ہو جاتی ہے۔ اور پھر وہ شخص موردد غضب الٰہی ہو کر گمراہ و خراب خستہ حال ہو جاتا ہے۔ اور ناپاک مصنوعی ولادت ایسے ہی بعض لوگوں کو حاصل ہوتی ہے، جس سے وہ دجال بن کر ہزارہا مخلوق خداوند تعالیٰ کو گمراہ اور راہ راست سے برگشتہ کر دیتے ہیں اور خود بھی شریعت کے خلاف عمل کرتے ہیں اور اپنے مریدوں کو

بھی شریعت کے خلاف عمل کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو ہدایت اور سیدھی راہ پر خیال کرتے ہیں۔

حضرات محترم!

فقیری اور پیری کی شان صرف اور صرف اسلام میں ہے اور باقی سب جھوٹے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ فقیری جوگیوں میں بھی ہے۔ اور ان لوگوں میں زبردست فقیری ہوتی ہے۔ مگر یہ سب ناپاک فقیری ہے۔

حضرات محترم!

آپ نے جیپال جوگی کا واقعہ پڑھا اور سنا ہو گا اس نے حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رحمت اللہ علیہ کے ساتھ مقابلہ کیا آسمان کی طرف اڑ رہا تھا حضرت خواجہ اجمیری رحمت اللہ علیہ نے اپنی کھڑاوں مبارک کو ہوا میں بھیج دیا وہ کھڑاوں جیپال کے سر پر پڑھنے لگی اور جوگی کو حضرت خواجہ کے قدموں میں آن پہنچایا پھر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو کر ولی کامل بنا۔ یہ صرف پاک فقیری کی شان ہے ناپاک فقیر عالم ناسوت سے آگے ہرگز نہیں جا سکتا۔

حضرات محترم!

حضور انور ﷺ کی بعثت کے بعد سب ناپاک فقیری منسوخ ہو گئی۔ جس طرح اسلام کے بعد سب مذہب منسوخ ہو گئے اسی طرح ان تمام دینوں اور مذہبوں کی فقیری بھی منسوخ ہو گئی۔ اسلام کی شریعت اور طریقت دونوں کامل اور مکمل ہیں اور اسلامی فقیری بھی کامل و مکمل ہے ہم صرف اور صرف وہ فقیری چاہتے ہیں جو ہمارے رسول مقبول ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہے۔

حضرات محترم!

پیر وہی ہو سکتا ہے جو نبی کریمؐ کی شریعت اور طریقت کی مکمل اتباع اور پیروی کرنے والا ہو۔اور پیر کے پاس اتنا علم ہونا چاہیے کہ جو سائیل کو کتاب کو دیکھ کر مسلہ بتا کر مطمئن کر سکے اور وہ اپنے پیر و مرشد سے لے کر حضور سرور عالم ﷺ سے شجرہ شریف تک منسلک ہو اور سہی عقیدہ رکھتا ہو۔آج کل جادو گر اور عامل لوگ بھی پیر بن کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں حالانکہ جادو کرنے والا اور جادو کرانے والا دونوں کافر ہیں۔

حضرات گرامی!

اس دور میں کچھ ایسے بے دین لوگ بھی ہیں جن میں مرد عورت دونوں شامل ہیں جو مسلمانوں کے دین ایمان کو برباد کرنے کے در پے ہیں۔یہ کہتے ہیں کہ ہم میں فلاں بزرگ کی روح آگئی ہے۔اس لیے ہم سے جوبات بھی پوچھنی ہو تو پوچھ لیں ہم سب حالات بتا سکتے ہیں۔حالانکہ یہ ہندوؤں کا مذہب ہے جس کا نام اباگون ہے۔ہندو مذہب میں ہے کہ ایک روح دوسرے انسان کے جسم میں داخل ہو سکتی ہے۔مگر اسلام اس عقیدے کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں دیتا جو بالکل کفر ہے حضرات گرامی! یہ لوگ اس جھوٹے طریقے سے لوگوں سے منہ مانگے پیسے لیتے ہیں اور ان کے ایمان کو برباد کر رہے ہیں۔

میرے دوستو!

یہ ناپاک لوگ ہیں ان کے قریب بھی نہ جائیں ورنہ یہ ایمان کے ڈاکو ہیں یہ آپ کے ایمان کو برباد کر دیں گے۔یہ جھوٹے لوگ مسلمانوں کے ایمان و

عقائید کو خراب کر رہے ہیں۔یاد رکھو مسلمان کا ایمان تمام اشیاء دنیا سے افضل و اعلیٰ ہے ہر مسلمان کو اپنے اپنے ایمان کی حفاظت کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کے طریقے کو اپنانا چاہیے۔جو ذریعہ نجات ہے۔ اولیاء اللہ جو اللہ کے دوست ہیں اور حضور پر نور ﷺ کے نائب ہیں ان پاک لوگوں سے اپنی نسبت جھوڑنی چاہیے (حوالہ کتاب سیرت فخر العارفین رحمت اللہ علیہ جلد سوم صفحہ ۱۸۵)

وما علینا البلاغ المبین



مولفہ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر صوفی محمد عظیم قادری، چشتی ،سہروردی، ابوالعلائی، جہانگیری شکوری، سعیدی ناظم اعلیٰ انجمن اتحاد المسلمین دعوت محبت و یقین قادریہ ،عظیمیہ هینسوالہ (رجسٹرڈ) تحصیل شکر گڑھ

خاک پائے مرشد۔

کتاب ملنے کا پتہ:

دار العلوم قادریہ مراۃ الاولیاء (رجسٹرڈ) هینسوالہ تحصیل شکر گڑھ

جواز محفل سماع

حضرات گرامی!

اکثر اوقات بعض کم علم حضرات محفل سماع پر اعتراض کرتے ہیں بلکہ اس جائز اور مباح فعل کو حرام تک کہہ دیتے ہیں جسے سن کر بڑا افسوس ہوتا ہے اس ضمن میں عتراض کرنے والے حضرات کے سامنے سیرت نبی ﷺ چھٹی جلد مصنف حضرت مولنا سید سلیمان ندوی صاحب کے اقتباس پیش کرنیکی جسارت کرتا ہوں۔ حوالہ کتاب سیرت البنی ﷺ چھٹی جلد صفحہ نمبر ۷۴۹ (عنوان آداب مسرت)۔

عام طور پر اجتماعی مسرت کا موقعہ شادی بیاہ کے موقع پر آتا ہے اور اس موقعہ پر اسلام نے گانے اور ڈھول بجانے کی اجازت دی ہے۔ تاکہ خوب اعلان ہو اور سب کو اس نکاح کی خبر ہو جائے۔

حدیث شریف : حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ حلال اور حرام میں دف بجانے اور گانا گانے سے فرق پیدا ہوتا ہے۔ (بخاری شریف کتاب النکاح)

حدیث شریف : حضرت ربیع بن مسعودؓ کا نکاح ہوا رسول ﷺ تشریف لاکر ان کے پاس بیٹھے تو چند لڑکیاں دف بجاکر حضرت ربیع بن مسعودؓ کے ان بزرگوں کی تعریف میں اشعار گانے لگیں جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے ۔ اسی حالت میں ایک نے یہ مصرعہ گایا کہ ہم میں ایک ایسا پیغمبر ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑو جو گا رہی تھیں اسی کو گاؤ (ترمذی شریف باب ما جاء فی اعلان نکاح)۔

حدیث شریف : ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک انصاری سے اپنی ایک رشتہ دار عورت کا نکاح کیا اور اس کو رخصت کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا عائشہؓ تم لوگوں کے ساتھ گیت نہ تھا۔ کیونکہ انصاری گیت کو پسند کرتے ہیں ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے اسکے ساتھ ایک لونڈی کیوں نہیں بھیجی جو دف بجاتی اور گاتی جاتی (حوالہ بخاری شریف کتاب النکاح باب نسوۃ لتی)۔

حدیث شریف : ایک دفعہ شادی کا موقعہ تھا کہ حضرت حنظلہ بن کعب رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود انصاریؓ بیٹھے لڑکیوں کا گانا سن رہے تھے اتنے میں حضرت عامر بن سعدؓ تابعی آ گئے۔ انہوں نے یہ دیکھ کر اعتراض کیا کہ دونوں بدری صحابی ہیں اور آپ کے سامنے یہ گانا ہو رہا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارا جی چاہے تو تم بھی بیٹھ کر سنو کیونکہ حضور ﷺ نے شادی اور بیاہ کے موقعہ پر ہم کو

اس کی اجازت دی ہے (نسائی شریف باب الحو وغنہ العروس)۔

حضرات گرامی!

اب میں حضرت قطب عالم مولانا سید عبد الحیٔ رحمت اللہ علیہ فخر العارفین رحمت اللہ علیہ کے ارشاد مبارک جو سماع کے متعلق ہیں پیش خدمت کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اہل سماع کی دو قسمیں ہیں ایک کان رس دوسرے آنکھ رس کان رس صاحب ذوق ہوتے ہیں۔ سماع صرف ان کیلئے مؤثر ہے یہ بڑا درجہ ہے وقت سماع ان کے کان سے دل تک ایک زنجیر ہوتی ہے جو سماع کے وقت تن جاتی ہے۔ اور سماع کی تاثیر ان کے میں قلب میں پیدا ہوتی ہے۔ اور آنکھ رس وہ ہیں جو حسن صورت یعنی آواز پر سماع سنتے ہیں اور اس سے ان میں ذوق شوق پیدا ہوتا ہے اور ہر عبادت خشوع وخضوع سے ادا کر سکتے ہیں

کمال سماع:

ارشاد فرمایا کہ کمال سماع یہ ہے کہ جس طرح سماع بامزامیر سے الفاظ کی تصیح وتاثیر پیدا ہوتی ہے۔ ویسی ہی کیفیت گوڑے کی ٹاپ کی آواز پر پیدا ہو۔ اس گھوڑے کی آواز کو میں نے حضرت قبلہ عالم پیرو مرشد سے سنا ہے۔ کہ حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ

کسانے کہ یزداں پرستی کنند

بر آوازو ولاب مستی کنند

سماع کے مختلف تین نتیجے

ارشاد فرمایاکہ سماع سے انسان کے دل میں تین قسم کی حالتیں پیدا ہوتی ہیں۔

(۱)۔ بعض کے دل پر سماع کچھ بھی مؤثر نہیں ہوتا جس طرح پتھر پر پانی گرنے سے کچھ اثر نہیں ہوتا۔

(۲)۔ بعض کے دل پر سماع سے نہ کمی ہوتی ہے نہ زیادتی جس طرح کٹورہ پانی سے لبریز ہوتا ہے کٹورے سے پانی نہ گھٹتا ہے نہ زیادہ ہوتا ہے۔

(۳)۔ اور بعض کے حق میں سماع مؤثر ہوتا ہے جیسے کہ بلوئی زمین یعنی نرم زمین میں پانی ڈالنے سے پانی جذب ہو جاتا ہے پھر اس زمین سے ایک شجر یعنی ایک نتیجہ پیدا ہوتا ہے پھر خود ہی فرمایا ،بتاؤ پیاس کس سے بجھتی ہے۔ پانی۔ شربت۔ یا دودھ یہ تینوں چیزیں رقیق ہیں اور تینوں استعمال کی جاتی ہیں اور آپ بتاؤ کہ پیاس کس سے جاتی ہے۔ آپ نے خود ہی فرمایا کہ پانی سے جاتی ہے، شربت سے کیوں نہیں پھر خود ہی فرمایا کہ شربت بوجہ شرینی کے، کیونکہ وہ شئے عارضی ہے۔ اور کثیف ہوتی ہے۔ کثافت کی وجہ سے پیاس کے ہر جزو میں ہے اور کامل طور پر دخل نہیں پاتی اور نہ ہی سرایت ہی کرتی ہے اس لیے پیاس کو دور نہیں کر سکتی۔ چونکہ پانی لطیف ہے اس وجہ سے ہر جز پیاس میں خوب دخل اور سرایت کر جاتا ہے۔ اور پیاس بجھ جاتی ہے۔ بس اسی طرح سماع میں بھی تین درجے ہیں کبھی مضمون کثیف وارد ہوتا ہے اور کبھی لطیف اور کبھی لطیف سے بھی لطیف تر۔

توحضرات گرامی!

محفل سماع کے جواز میں جو حدیث مبارکہ میں نے پیش کی ہیں یہ انشاء اللہ کافی ہیں۔ اور جو دوست محفل سماع پر خواہ مخواہ اعتراض کرتے ہیں۔ ان کو توبہ کرنی چاہیے اور اولیاء کاملین کے راستے پر چلنا چاہیے۔ اور میری یہی دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو اولیاء کاملین کی محبت نسبت کی بے بحا دولت سے سرفراز فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

و ماعلینا الا لبلاغ المبین

مولف خاکپائے مرشد

آداب محفل سماع

حضرات محترم!

جس طرح ہر عبادت کے شرائط آداب ہوتے ہیں اسی طرح حضرات صوفیاء کرام نے محفل سماع کے آداب فرمائے ہیں جو پیش خدمت ہے سماع شروع ہونے سے پہلے بھی فاتحہ کرنی چاہیے اور ختم ہونے کے بعد بھی فاتحہ کرنی چاہیے ارشاد فرمایا کہ حضرات صوفیاء اکرام نے محفل

سماع کیلئے تین شرطیں فرمائی ہیں۔ ا۔ مکان، ۲۔ زمان، ۳۔ اخوان۔

سننے والوں کو ان تین شرائط کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

ا۔ جس جگہ پر سماع ہوتا ہے۔ وہ جگہ پردہ دار ہونی چاہیے۔

۲۔ وقت کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے کہ عبادات کے فرض واجبات

کیۓ بعد منعقد ہوا ارشاد فرمایا کہ سننے والے باوضو رہیں اور مودب بیٹھیں اور دوران سماع کچھ نہ کھائیں اور نہ ہی پیئں اور نہ ہی باتیں کریں وقت سماع ذکر د فکر میں مشغول رہیں۔ اور لوگوں کے حال وقال کی طرف تماشے کی طرح نہ دیکھیں اور اگر ضرورت ہو تو صاحب حال کو سنبھالے تاکہ صاحب حال کو کوئی تکلیف اور صدمہ نہ ہو صاحب حال اگر چت لیٹا ہے تو اسے کسی کروٹ لٹادو چت نہ رہنے دیں اس میں تکلیف کا اندیشہ ہے۔ صاحب حال کی تعظیم کرنی چاہیے اگر بے خودی میں لیٹا ہے تو اسے لانگھ کر نہیں جانا چاہیے کیونکہ اس کا قلب ذاکر ہوتا ہے، اور ذکر قابل تعظیم ہے صاحب حال کے ہاتھ پاوں حرکت کرنے سے نہ روکیں کسی کے حال کو روکنا طریقت میں ممنوع ہے۔ اس سے حبس پیدا ہوتا ہے لیکن شیخ بعض وقت مصلحتاً تعلیماً ایسا تصرف کر سکتا ہے۔ کتاب سیر الاولیاء میں لکھا ہے کہ حضرت امیر خسروؒ محفل سماع میں ہاتھ اوپر اٹھا کر رقص کرتے تھے۔ حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء رحمت اللہ علیہ نے ان کے ہاتھ کو نیچے کر دیا اور فرمایا کہ دنیاداری سے تعلق رکھتے ہو تم کو یہ لائق نہیں کہ سر سے انچا ہاتھ کر کے رقص کرو اس روز سے حضرت خسروؒ مٹھی باندکر ہاتھ نیچے چھوڑ کر رقص کرتے (قدر و منزلت حال) فرمایا کہ جو لوگ حال کی تعظیم کرتے ہیں ان کیلیۓ معراج ہے اور جو لوگ حالکی تعظیم نہیں کرتے حال کئی قسم کا ہوتا ہے تم لوگ کسی کے حال کو بناوٹ نہ سمجھنا یہ خطرہ فاسد ہے۔ حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء رحمت اللہ علیہ کے سامنے اگر کوئی تصنع یعنی بناوٹ سے بھی کوئی رقص کرتا تو آپ اس کی تعظیم فرماتے مگر تم لوگ

تماشادیکھتے ہو کہ فلاں کس طرح وجدوحال کرتا ہے سالک کو چاہیے کہ اپنی حالت پر غور کرے نہ یہ کہ دوسروں کے حال وجد کو دیکھے (حوالہ سیرت فخر العارفین جلد سوئم صفحہ ۱۸۵)

حضرات محترم!

کتاب کی ضخامت بڑھ جانے کی وجہ سے صرف اتنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں کہ جو لوگ صاحب علم اور خوف خدار کھنے والے ہوتے ہیں ان کیلئے اتنا کافی ہے اور جو لوگ کم علم اور ہٹ درم ہوتے ہیں ان کیلئے پوری کتاب بھی لکھ دی جائے تو وہ پھر بھی نہیں مانیں گے حالانکہ محفل سماع میں صرف حمد، نعت شریف اور منقبت پڑھی جاتی ہے۔اس کو حرام یا ناجائز کہہ دینا بڑی حماقت ہے۔

حضرات محرم!

ہم سب کو مل کر دعا کرنی چاہیے کہ ہم سب کو اللہ بتارک و تعالیٰ حضور پر نور ﷺ کی سچی محبت و نسبت اور اطاعت ﷺ نصیب فرمائے اور اولیاء کاملین کے طریقے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

و ما علینا الا البلاغ المبین



مولف خاک پائے مرشد

مسلمان عورتوں کا پردہ

حضرات محترم!

جاننا چاہئیے کہ اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ انسانی فطرت کے تقاضوں کے مطابق بدکاری کے دروازوں کو بند کرنے کے لئے عورتوں کو پردے میں رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ پردے کی فرضیت اور اس کی اہمیت قرآن مجید اور حدیث شریف سے ثابت ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر پردہ فرض فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ ترجمہ: تم اپنے گھروں کے اندر رہو اور بے پردہ ہو کر باہر نہ نکلو جس طرح پہلے زمانے کے دور جاہلیت میں عورتیں بے پردہ نکل کر گھومتی پھرتی تھیں۔ (پارہ ۲۲ رکوع ۱)

حضرات محترم!

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف عورتوں پر پردہ فرض کر کے یہ حکم دیا ہے کہ عورتیں گھروں کے اندر رہا کریں اور زمانہ جاہلیت کی بےحیائی و بے پردگی کی رسم کو چھوڑ دیں زمانہ جاہلیت میں کفار عرب کا یہ دستور تھا کہ ان کی عورتیں خوب بن سنور کر بے پردہ باہر نکلتیں تھیں اور بازاروں اور میلوں میں مردوں کے دوش بدوش گھومتی پھرتی تھیں اسلام نے عورتوں کو اس بے پردگی اور بے حیائی سے روکا اور حکم دیا کہ عورتیں گھروں کے اندر رہیں اور بلا ضرورت باہر نہ نکلیں اور گھر کسی ضرورت سے انہیں گھر سے باہر نکلنا ہی پڑے تو زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار کر کے بے پردہ نہ نکلیں بلکہ پردے کے ساتھ باہر نکلیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے جس وقت وہ بے پردہ ہو کر باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کا جھانک کر دیکھتا ہے۔ ترمذی شریف جلد ۱ ص ۱۴۰ میں ایک اور حدیث شریف ہے کہ بناؤ سنگار کر کے اترا اترا کر چلنے والی عورت کی مثال اس تاریکی کی ہے جس میں بلکل روشنی ہی نہ ہو ترمذی شریف جلد ۱ ص ۱۳۹۔ اسی طرح حضور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے وروایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو عورت خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گزرے تاکہ لوگ اس کی خوشبو سونگیں وہ عورت بد چلن ہے۔ (نسائی شریف)

میری عزیزہ بہنوں اور بیٹیو!

آج کل جو عورتیں بناؤ سنگار کر کے اور عریاں لباس پہن کر خوشبو لگائے

بغیر پردے بازاروں میں گھومتی پھرتی ہیں اور سینما تھیٹروں میں جاتی ہیں وہ ان حدیثوں کی روشنی میں اپنے متعلق خود ہی فیصلہ کریں کہ کون ہیں اور کیسی ہیں اور کتنی بڑی گنہگار ہیں۔ اے اللہ کی نیک بندیوں تم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلمان ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک ﷺ نے آپ کو ایمان کی دولت سے مالا مال کیا ہے تو پھر آپ کے ایمان کا تقاضا ہے کہ آپ اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کے احکام کو سنو اور پھر اس پر لازمی طور پر عمل کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ نے آپ کو پردے میں رہنے کا حکم دیا ہے اس لئے آپ پر لازم ہے کہ آپ پردے میں رہا کریں اور اپنے شوہر اور اپنے باپ دادوں کی عزت و عزمت اور ان کے ناموس کو برباد نہ کریں۔

یہ دنیا کی چند روزہ زندگی آنی جانی اور فانی ہے یہ ضرور یاد رکھو کہ ایک دن مرنا ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک ﷺ کو منہ دکھانا ہے قبر اور جہنم کے عزابوں کو خوب یاد کرو اور خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہ زہرہ اور امت کے ماؤں یعنی حضور ﷺ کی مقدس بیٹیوں کے نقش قدم پہ چل کر اپنی دنیاء و آخرت کو سنوارو خدا کے لئے یہود و نصاریٰ اور مشرکین کی عورتوں کے طریقوں پر چلنا چھوڑ دو۔ میری عزیزہ بہنوں اور بیٹیو پردہ عزت ہے بے عزتی نہیں آج کل بعض قسم کے بے دین دشمنانِ اسلام لوگ مسلمان عورتوں کو کہہ کر دھوکہ دیتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کو پردہ رکھ کر عورتوں کی بے عزتی کی ہے اس لئے عورتوں کو پردے سے نکل کر باہر میدان میں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہو جانا چاہیئے مگر میری عزیز بیٹیو خوب اچھی طرح سے

سمجھ لو کہ ان بے دین مردوں کا یہ پروپیگنڈہ اتنا گندہ اور گھناؤنا فریب اور دھوکہ ہے کہ شاید شیطان کو بھی نہ سوجھا ہو گا۔

اے اللہ تعالیٰ کی پیاری بندیو تم خود انصاف کرو کہ تمام کتابیں کھلی پڑی رہتی ہیں اور بے پردہ رہتی ہیں مگر قرآن شریف پر غلاف چڑھا کر اس کو ہمیشہ پردے میں رکھا جاتا ہے تو اب آپ ہی بتائیں کیا قرآن مجید پر غلاف چڑھانا قرآن مجید کی عزت ہے یا بے عزتی اسی طرح تمام دنیاء کی مسجدیں ننگی اور بے پردہ رکھی ہیں مگر خانہ کعبہ پر غلاف چڑھا کر اس کو پردہ میں رکھا گیا ہے تو اب آپ ہی بتائیں کہ کعبہ مقدسہ پر غلاف چڑھانا یہ اس کی عزت ہے بے عزتی ہے تمام دنیا کو معلوم ہے کہ قرآن مجید اور کعبہ معظّمہ پر غلاف چڑھا کر ان دونوں کی عزت و عظمت کا اعلان کیا گیا ہے کہ تمام کتابوں میں سب سے افضل و اعلیٰ قرآن مجید ہے اور تمام مسجدوں میں افضل و اعلیٰ کعبہ و معظّمہ ہے اسی طرح مسلمان عورتوں کو پردے کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ اور اسکے حبیب ﷺ نے اس بات کا اعلان فرمایا ہے کہ تمام اقوام عالم کی تمام عورتوں سے صرف مسلمان عورت سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔

میری عزیز و پیاری بیٹیو!

اب آپ کو خود فیصلہ کرنا ہے کہ اسلام نے مسلمان عورتوں کو پردے میں رکھ کر ان کی عزت بڑھائی ہے یا ان کی بے عزتی کی ہے۔

کن لوگوں سے پردہ فرض ہے:

میری عزیز بہنو اور بیٹیو!

ہر غیر محرم مرد خواہ اجنبی ہو خواہ رشتہ دار خواہ اپنا نوکر ہی کیوں نہ ہو باہر رہتا ہو یا گھر کے اندر ہر ایک سے پردہ کرنا عورت پر فرض ہے۔ ہاں ان مردوں پر جو عورت کے محرم ہوں ان سے پردہ کرانا عورت پر فرض نہیں ہے۔ محرم وہ مرد ہیں جن سے عور کا نکاح کبھی بھی کسی صورت بھی جائز نہیں ہو سکتا مثلاً باپ، دادا، چچا، ماموں، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجہ، پوتا، نواسہ، خسر ان لوگوں سے پردہ ضروری نہیں ہے، غیر محرم وہ مرد ہیں جن سے عورت کا نکاح ہو سکتا ہے جیسے چچا زاد، بھائی تایازاد، بھائی ماموں زاد، بھائی پھوپھی زاد، بھائی خالہ زاد، بھائی جیٹھ، دیور وغیرہ یہ سب عورت کے غیر محرم ہیں۔ اور ان سب لوگوں سے پردہ کرنا مسلمان عورت پر فرض عین ہے۔

بہت غلط اور خلاف شریعت رواج ہے کہ عورتیں اپنے دیوروں سے بالکل ہی پردہ نہیں کرتیں بلکہ ان کے ساتھ یعنی دیوروں کے ساتھ ہنسی مذاق کرتی ہیں اس کو برا نہیں سمجھتی ہیں۔ حالانکہ دیور عورت کا محرم نہیں ہے اس لئے دوسرے تمام غیر محرموں کی طرح مسلمان عورتوں کو دیوروں سے بھی پردہ کرنا فرض ہے بلکہ حدیث شریف میں تو یہاں تک دیوروں سے پردہ کی تاکید ہے کہ الحمو الموت ''یعنی دیور عورت کیحق میں ایسا ہی خطرناک ہے'' جیسے موت اور عورت کو دیور سے اسی طرح دور بھاگنا چاہیئے جس طرح لوگ موت سے بھاگتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ ص ۲۶۸)

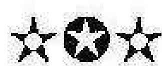
بہر حال میری عزیز بیٹیو!

خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ غیر محرم سے مسلمان عورتوں کو پردہ کرنا

فرض ہے چاہے وہ غیر مرد ہو یا رشتہ دار دیور جیٹھ بھی غیر محرم ہیں اس لئے ان لوگوں سے بھی پردہ کرنا فرض ہے اسی طرح کفار و مشرکین عورتوں سے بھی مسلمان عورتوں کو پردہ کرنا چاہیئے اسی طرح ہیجڑوں اور بد چلن عورتوں سے بھی پردہ کرنا لازمی ہے اور ان کو اپنے گھروں میں بھی آنے جانے سے روک دینا چاہیئے۔ عورتیں بہت باریک اور اتنا چست لباس ہرگز ہرگز نہ پہنیں کہ جس سے بدن کے اعضاء ظاہر ہوں مسلمان عورتوں کے لئے ایسا کپڑا پہننا حرام و ناجائز ہے مسئلہ عورت کا سارا بدن سر سے لے کر پاؤں تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے کسی غیر محرم کے سامنے بدن کا کوئی حصہ کھولنا جائز نہیں مسئلہ بالغ عورت کو غیر محرم کے سامنے چہرہ کھولنا یا سر کے کچھ حصہ سے دوپٹہ ہٹا دینا بھی جائز نہیں ہے۔ (عالمگیری جلد ۵ ص ۲۹۱)

مجھے اپنی عزیز بہنوں اور بیٹیوں پر مکمل یقین ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کے حکام کے مطابق زندگی گزاریں گی تو انشاء اللہ جنت الفردوس کی حقدار ہو جائیں گی۔

وما توفیقی اللہ باللہ



مولف خاک پائے مرشد

حضرت علامہ اقبالؒ کا جو

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق

برادرانِ محترم!

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو جو حضور ﷺ سے محبت و نسبت تھی وہ ایک خط ۱۹۰۵ء میں لندن جاتے وقت سر زمین حجاز کے قریب سے گزرتے کیا تحریر فرماتے ہیں۔

اے عرب کی مقدس زمین تجھ کو مبارک ہو تو یک پتھر تھی جس کو دنیا کے معماروں نے رد کر دیا تھا۔ مگر ایک یتیم بچے حضور ﷺ نے خدا جانے تجھ پر کیا فسوں پڑھا کہ موجودہ دنیا کی تہذیب و تمدن کی بنیاد تجھ پر رکھی گئی اے پاک سر زمین تو وہ جگہ ہے جہاں باغ کے مالک نے خود ظہور کیا تا کہ گستاخ مالیوں کو باغ سے نکال کر پھولوں کو ان کے نام مسعود پنجوں سے آزاد کرے تیرے ریگستانوں

نے ہزاروں مقدس نقش قدم دیکھے ہیں اور تیری کھجوروں نے ہزاروں ولیوں اور سلیمانوں کو تمازت آفتاب سے محفوظ رکھا۔ کاش میرے جسم کی خاک تیری ریت کے ذروں میں مل کر تیرے بیابانوں میں اڑتی پھرے اور یہی آوار گی میری زندگی کے تاریک دنوں کا کفارہ ہو۔ کاش میں تیرے صحراؤں میں لٹ جاؤں اور دنیا کے تمام سامانوں سے آزاد ہو کر تیری تیز دھوپ میں چلتا ہوا اور پاؤں کے آبلوں کی پرواہ نہ کرتا ہوا اس پاک سرزمین میں جا پہنچوں جہاں کی گلیوں میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عاشقانہ آواز گونجتی تھی اس سلسلے میں علامہ اقبال رحمت اللہ علیہ کا دعائیے شعر بھی ان کی عقیدت کی غمازی کرتا ہے۔

ہوا ہو ایسی کہ ہندوستان سے اقبال

اڑ کے مجھ کو غبارِ راہِ حجاز کرے

مدینہ منورہ کی قدر و منزلت اور خاکِ حجاز سے عقیدت میں ان کی اردو نظم کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

وہ زمین ہے تو مگر اے خوابگاہ مصطفیٰ

دید ہے کعبے کو تیری حج اکبر سے سوا

خاتم ہستی میں تو تاباں ہے مانند نگیں

اپنی عظمت کی ولادت گاہ تھی تیری زمین

تجھ سے راحت اس شہنشاہ معظم کو ملی

جس کے دامن میں امان اقوام عالم کو ملی

جب تلک باقی ہے تو دنیا میں باقی ہم بھی ہیں

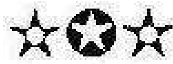
صبح ہے تو اس چمن میں گوہر شبنم بھی ہیں

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے

غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادی سینا

نگاہِ عشق مستی میں وہی اول وہی آخر

وہی قرآن وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ



نعت

حضور سرورِ کائنات ﷺ

سر جھکا کر مانگ لے عشقِ نبی ﷺ اللہ سے

جذبہ سیفِ الٰہی زورِ علی اللہ سے

عشقِ ختم الانبیاء تیرا اگر سامان ہے

زندگی کا ہر سفر تیرے لئے آسان ہے

تو صباء کی طرح کر سکتا ہے گلشن سے سفر

تازہ کر سکتا ہے پھر آئیں صدیقؓ و عمرؓ

ہاتھ میں لے کر یہ خنجر اور سپر قرآن کی

تو اگر چاہے بدل دے زندگی انسان کی

اے جوانِ پاک اٹھ گردش میں لا پھر جام کو

عام کر دے لا الٰہ اللہ کے پیغام کو

(علامہ اقبال)

✪☆✪

ملنے کا پتہ:

دار لعلوم قادریہ مراۃ لاُولیاء

ہینسووالہ (رجسٹرڈ) تحصیل شکر گڑہ